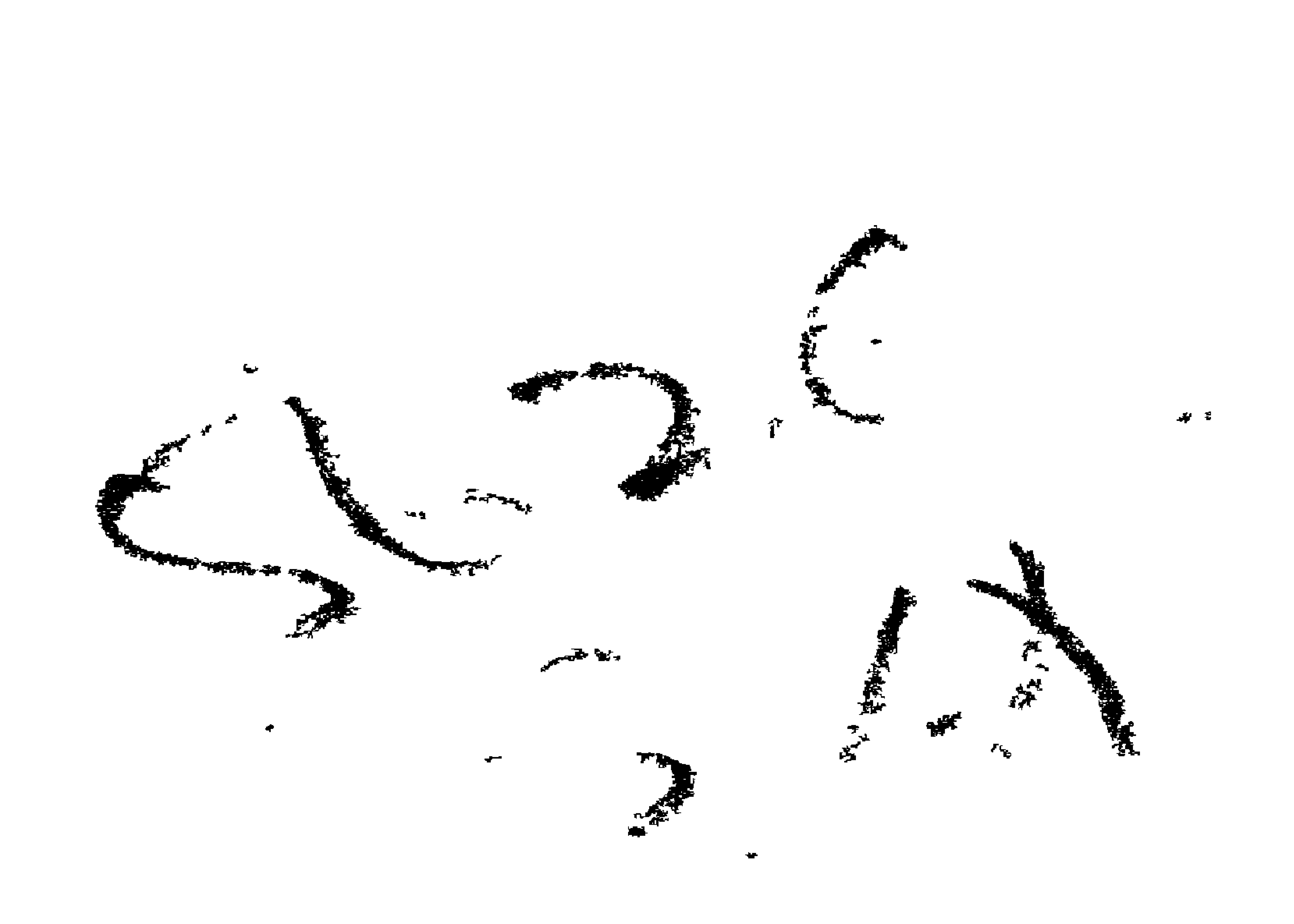
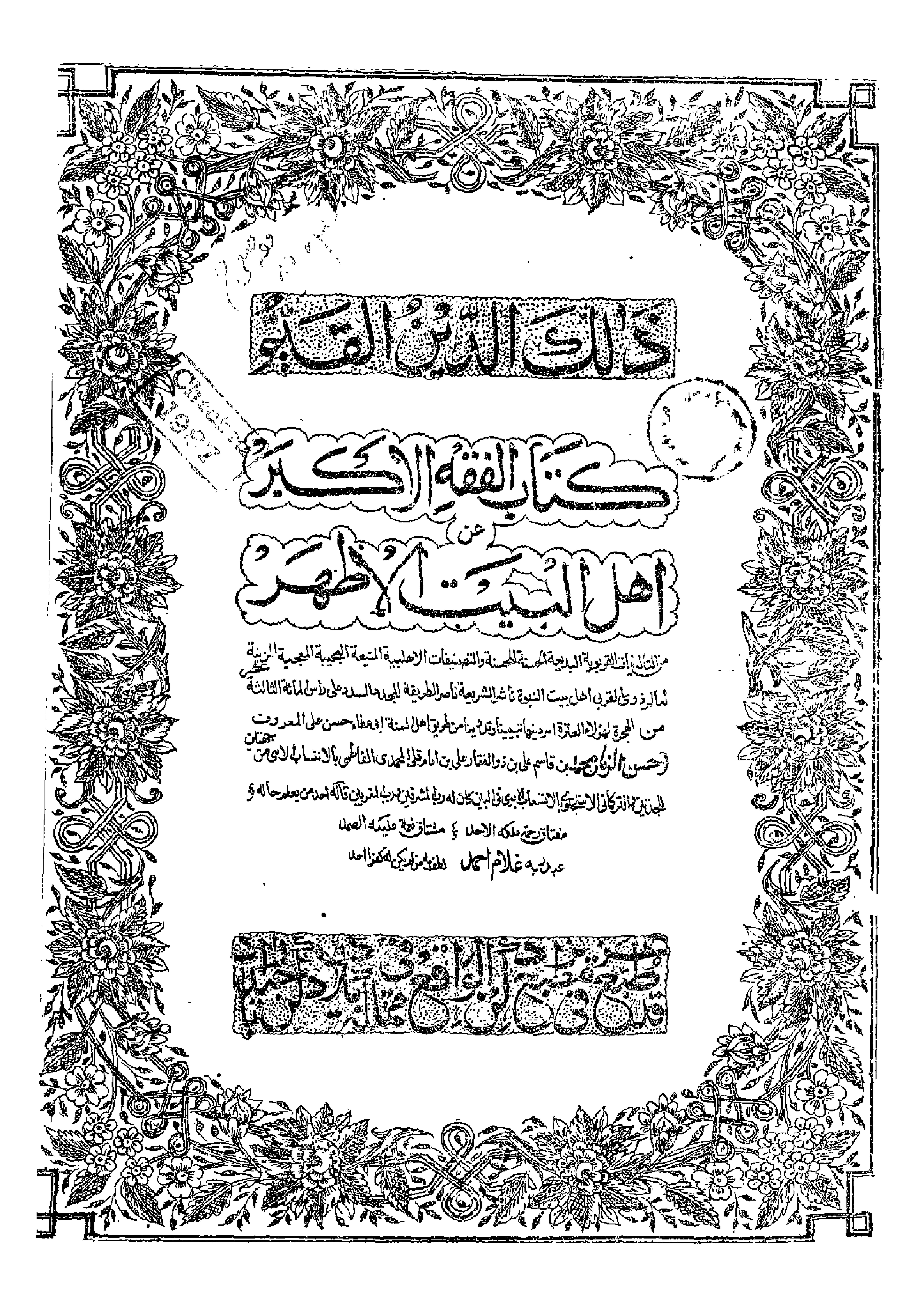




ذلك الدين القيم

كتاب الفقه الاكبر
عن
اهل البيت الاطهر

من التاليفات القربوية البديعة الحسنة المحسنة والتصنيفات الاهلبية المتبعة العجيبة المعجبة المزينة لما يرد وي القربى اهل بيت النبوة ناشر الشريعة ناصر الطريقة المجدد المسدد على راس المائة الثالثة عشر من الهجرة لهؤلاء العترة امر دينها تبيينا وتذ ييرا من طريق اهل السنة ابو عطاء حسن علی المعروف بجهان حسن الزكي ابن قاسم علی ابن ذو الفقار علی بن امام قلی المهدی الفاطمی بالانتساب لابی من الجدتين التركمانی الاستبهوی الانتساب لابی فی الدين كان له رب المشرقين ورب المغربين قاله احد من يعلم حاله

مفتاق رحمة مليكه الاحد و مشتاق نعمة مليكه الصمد

عبد ربه غلام احمد لطف به من لم يكن له كفوا احد



للہ الحمد ہر آن نقش کہ خاطر میخواست	آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

مسلمانان روی زمین کو نوید و محبان اہل بیت علیہم التحیۃ والسلام کو مژدۂ مزید کہ عالیجناب معلی القاب افادت نصاب افاضت مآب رشادت انتساب فخر جہان و جہانیان افتخار ایمان و ایمانیان مولانا المولوی الصوفی المحدث المفسر للقرآن احسن اقران برگزیدۂ حضرت رحمن و یزدان مخصوص افضال و احسان ایزد منان المشار الیہ بالبنان عین الاعیان و انسان الانسان السید السند حسن الزمان محمد لازال فیوضہم ممتدۃ فی الدوران ۔ آج کل افادہ و افاضۂ علوم اہل بیت کی طرف متوجہ ہین ۔ جن کو حضرت نے چالیس سال کی محنت و مشقت شبانہ روزی سے فراہم فرمایا ۔ اور اونیس ۱۹ کتابون مین اون کو مدون کیا ہے ۔ درحقیقت یہ علوم و معارف کا گلزار جو آپ کی محبت و محنت کی دستیاری و بیداری دیدہ کی آبیاری سے سرسبز ہوا و پھولا و پھلا ہی ۔ اگر اوسکو مصداق مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ

وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ کہین توبجا ہی۔ اورالحق قابل گلشت دید ولایق نظارہ شنید ہی۔ مولانا نے است مرحومہ مین یہ وہ کام کیا ہی کہ اس تیرہ سو برس مین کسی کا طائر خیال اس کے کنگرہ وبام عال تک نہین پہونچا تھا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ
چنانچہ اون کتابون کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) الکتاب الاول کتاب فقہ الایمان المسمی بکتاب الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر۔
(۲) الکتاب الثانی کتاب العلم المترجم بکتاب اصول روایۃ العلم عن اہل بیت مدینۃ العلم۔
(۳) الکتاب الثالث کتاب اصول الدرایۃ عن اہل بیت الہدایۃ۔
(۴) الکتاب الرابع کتاب اصول المسائل عن اہل بیت الفضائل۔
(۵) الکتاب الخامس کتاب فقہ الاسلام عن اہل بیت النبوۃ الاعلام۔
(۶) الکتاب السادس کتاب قراءات القرآن عن اہل بیت الذکر والاتقان۔
(۷) الکتاب السابع کتاب علوم القرآن عن اہل بیت النبوۃ والعرفان۔
(۸) الکتاب الثامن کتاب انباء العالم عن آل النبی المکرم صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم۔
(۹) الکتاب التاسع کتاب الحکمۃ والموعظۃ عن اہل بیت الفطنۃ والمعرفۃ۔
(۱۰) الکتاب العاشر کتاب الادب عن اہل بیت النبی المؤدب علیہ وعلیہم صلوات الرب۔
(۱۱) الکتاب الحادی العشر کتاب الطب عن اہل بیت الحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کما یرضی ویحب

(۱۲) الکتاب الثانی عشر کتاب الادعیة والاذکار عن اہل البیت الاطہار الملقب بالصحیفة الفاضلة

(۱۳) الکتاب الثالث عشر کتاب فقہ الاحسان عن اہل بیت الحکمة والعرفان ۔

(۱۴) الکتاب الرابع عشر کتاب آیات النبوة عن رایات الفتوة ۔

(۱۵) الکتاب الخامس عشر کتاب جوامع الاخبار والآثار عن اہل البیت الاخیار ۔

(۱۶) الکتاب السادس عشر کتاب الصحف المطہرة العلویة للحضرة الموقرة العلویہ ۔

(۱۷) الکتاب السابع عشر کتاب اصول العربیة المحصول من الحضرة العلویة وفیہ الاصول النحویة والقواعد الصرفیہ والمآخذ الاشتقاقیہ ولوادر اللغات العربیة والعجمیة المرویة عن اہل بیت النبوة واللطائف البدیعیہ والبیانیة والظرائف المعنویة والاشعار الالہیہ المأثورة عن اہل بیت النبوة ۔

(۱۸) الکتاب الثامن عشر کتاب الکتب والخطب عن اہل بیت علو الرتب الملقب بمنہاج البلاغة

(۱۹) الکتاب التاسع عشر کتاب معرفة الرجال الرواة عن اہل بیت الکمال ۔

یہان تک جو کتابون کے نام مندرج ہوے ہین اون سے معلوم ہو سکتا ہی کہ ہر ایک کتاب جس علم سے متعلق ہی اوس علم کی اضافت اہل بیت اطہار علیہم السلام سے کی گئی ہی جس سے یہہ مراد ہی کہ ہر ایک علم کی بابت جتنے احادیث یا آثار ہر ایک کتاب مین درج ہوے ہین اون کی روایت کا سلسلہ ائمہ اہل بیت سلام اللہ علیہم اجمعین تک پہونچتا ہی ۔ اور اون پر ختم ہوتا ہی ۔ گویا یہہ بتلایا گیا ہی

کہ حدیث انی قد ترکت فیکم ما ان اخذ تو بہ لن تضلوا کتاب اللہ سبب بید اللہ و
سبب بایدیکم واھل بیتی پر کس حد تک اور کس اہتمام کے ساتھ عمل ہوا ہے منجملہ ان کتب کے
بعض تو ایک ایک جلد میں ہین۔ اور بعضے دو دو اور بعض چار چار اور پانچ پانچ جلدون مین۔ اور بعض
اوس سے بھی زیادہ اور وہ بھی ضخیم وجحیم۔ ان کتابون کی غرابت وندرت کا ادنے پیمانہ یہ ہی کہ جیسا
اوپر ذکر ہو چکا۔ اس تیرہ سو برس کی وسیع مدت مین کسی ایک فن مین بھی کوئی کتاب اس التزام کے
ساتھ مُدوّن نہیں ہوی۔ اور ۱۹ بیس کتاب تو درکنار۔ یہہ محض بیان ہی بیان نہین ہے۔ بلکہ کشف الظنون
و مدینۃ العلوم والفنون وکتب اسانید الکتب وغیرہ جو کتب اسلامیہ کی فہرست سمجھی جاتی ہین۔ ونیز دفاتر
فہرستہای کتب خانہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیما وقسطنطنیہ ومصر ولندن وفرانس
وجرمن ملاحظہ ہون۔ جس سے اسبات کی پوری پوری تصدیق ہوسکتی ہے۔ پس جب اس متبرک تصنیف کا
یہہ حال ہی تو کیا حیدرآباد فخر البلاد نہ کہلائے گا۔ جہان سے ایسے علمی کارنامہ کا ظہور اور اشاعت
ہو رہی ہے۔ کیونکہ درحقیقت یہ کام تو بڑے بڑے نامی اسلامی بلادین جیسے مکّۂ مبارکہ مدینۂ طیبہ
نجف اشرف کربلای معلی کاظمین بکرین بغداد شریف قسطنطنیہ مصر وغیرہ مین ہونے کا تھا
الحمد للہ کہ یہ فضل وخصوصیت اس ہمارے شہر کو اللہ جل شانہ نے اپنے حبیب کریم علیہ افضل التحیۃ
والتسلیم کے طفیل سے عنایت فرمایا ہے۔ اور کیا ہمارے اعلیحضرت بندگان عالی حضور پرنور
رستم دوران افلاطون زمان سپہ سالار مظفر الممالک فتح جنگ السلطان

ابن السلطان میر محبوب علیخان بہادر نظام الملک آصفجاہ خلد اللہ تعالی ملکہ و دولتہ
کا عہد مقیمنت عہد فخر و مباہات کا ذریعہ نہ ہوگا جن کی یادگار ایسی جلیل القدر و بے نظیر تصنیف ہوگی۔
یہہ بات مسلم ہے کہ کسی والی عہد کے لئے نہایت سچا اور قابل قدر وہی علمی کارنامہ ہے
جو اوس کے مبارک زمانہ مین بروے کار آیا ہو جس سے لوگ بلا قید زمان و مکان مستفید ہوسکتے ہون
نہ ایسا یادگار جس سے مستفید ہونا کسی زمانہ سے مخصوص اور کسی مقام سے مقید و وابستہ ہو۔ ایسا
یادگار نہ بڑی بڑی عمارتین ہوسکتی ہین نہ پل نہ سرائین وغیرہ وغیرہ بلکہ اسکا اطلاق صرف ایسے نادر الوجود تصانیف
ہی پر ہوسکتا ہے ع بسا کاخا کہ محمودش بنا کرد * کہ از رفعت سرش با آسماں کرد * نہ بینی زان ہمیک
خشت برجاے * بناء عنصری ماندست بر پاے۔ پادشاہ عالمگیر کے لئے نہایت سچا اور قابل قدر
یادگار فتاواے عالمگیری ہے۔ جس کی تصنیف کے لئے اٹھارہ علماے اہل ولایت مامور تھے۔ اور
دو لاکھ روپیہ کے صرفہ مین وہ کتاب مدوّن ہوی تھی۔ اس کتاب کی شہرت اور اس سے جسقدر لوگون کو
فیض پہنچا اور پہنچتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ حالانکہ منجملہ ان اونیس کتب کے جنکا ذکر اوپر ہوا
باعتبار جدت و ندرت کے ہر ایک کتاب کے ساتھہ فتاوی عالمگیری کو وہ نسبت ہے جو ذرّہ کو آفتاب سے ہے
یا حضیض کو اوج سے۔ ایسے کتب کی تدوین کے لئے فراہمی کتب اور نقل مضامین وغیرہ مین جو کچہہ دقتین
عاید حال ہوتی ہین اوسکا اندازہ وہی لوگ بخوبی کر سکتے ہین۔ جنہون نے تصنیف و تالیف کی مشقت کو
اپنی دوش ہمت پر لیا ہو۔ بہرحال مولانای ممدوح کو ہر وقت اسکا خیال تھا کہ جس گرانمایہ کام کی بنیاد

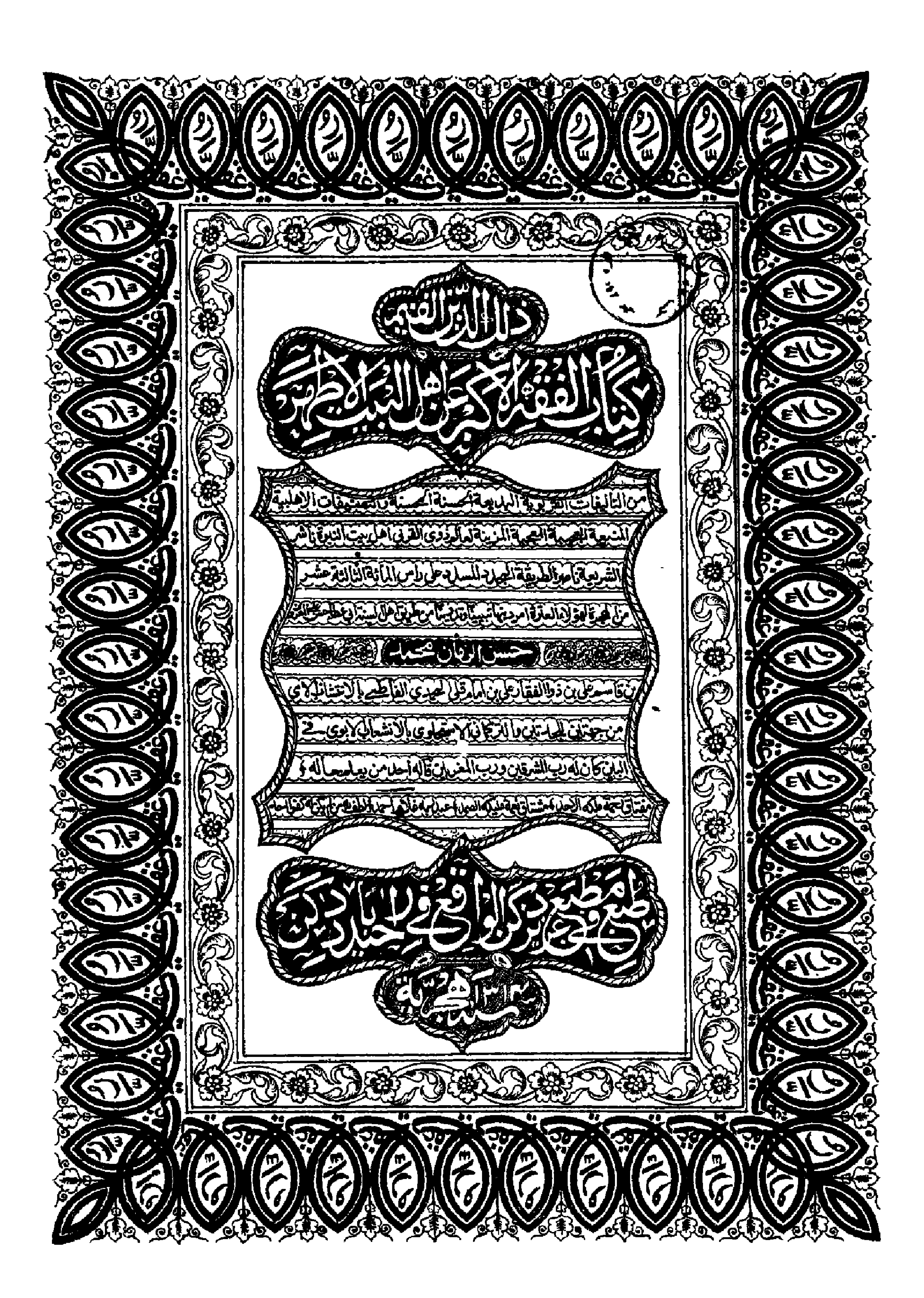
انہون نے ڈالی ہے اوسکو جسقدر جلد ہوسکے اختتام کو پہونچاوین - مگر بسبب ضعف کے جو مقتضا سے تجاوز سن ہی کما ینبغی اہتمام کا نہ ہونا موجب کمال ملال تھا - یہی نہین بلکہ اس سے زیادہ دل خراش ایک اور بات تھی وہ یہہ ہی کہ جناب مولانا سے ممدوح مسودہ بھی اپنے ہاتھہ سے تحریر فرماتے تھے - اَور مبیضہ بھی - اور بارہا این زبان مبارک سے اکثر یہی ارشاد ہوتا تھا کہ " اگرچہ ہمیشہ دل یہی چاہتا رہا کہ اس سعادت خاص مین کسی کی شرکت نہ ہو - مگر اب خصوصیت کا زمانہ نرہا جو چاہی شرکت حاصل کرے "- اور یہہ مقولہ سُننے والون کے دلون کو بےچین کردیتا تھا - گرشدہ شدہ یہہ صدا ہمارے ہر دل عزیز عالیجناب فلک رکاب **نواب سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی** دام اقبالہم کے گوش حق نیوش تک پہونچی - چنانچہ جناب ممدوح نے بنظر احیاے علوم دین نبوی علی صاحبہا افضل الصلوۃ والسلام و دولت ابد مدت حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الشرور والفتن کی جانب سے بطریق یادگار حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی اسکی تکمیل واشاعت کے لحاظ سے مصارف عملہ وطبع سے استعداد فرمایا - جزاہ اللہ خیر الجزا عنا وعن جمیع المسلمین - اور ساتھہ ہی یہ بھی فرمایا کہ ہرگاہ یہ کتب عربی مین تصنیف ہوی ہین تو بنظر سہولت فہم مضامین معہ ترجمۂ اردو طبع کئے جائین - چنانچہ اسی نیت خیر کا یہ اثر ہی کہ پہلی کتاب یعنے کتاب الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر مع ترجمہ طبع ہو رہی ہے - اور امید ہے کہ بہت جلد مشتاقین ومنتظرین اوسکے مطالعہ سے فوائد کثیرہ وحظ وافر حاصل فرمائین گے -

المخبر الدّال علی الخیر کفاعلہ۔

ہم نواب مقتدر جنگ بہادر کے نام نامی کو بھی یہان فراموش نہین کر سکتے کہ جنہون سے نے خالصًا لوجہ اللہ ایسے سترگ کام کے سرانجام کے لحاظ سے ان تمام واقعات کو عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی کے سمع مبارک تک پہنچا کر ان کتب کی تکمیل و اشاعت کی بنیاد قائم کردی۔ بارک اللہ فی سعیھم وجمیع مقاصدھم۔

اضعف عباد اللہ الصمد

غلام احمد


ذلك الدين القيم
كتاب الفقه الأكبر عن أهل البيت الأطهار
من التأليفات العربية البديعة الحسنة والتصنيفات الأهلية
المنيعة البهية المزينة لما لذوي القربى أهل بيت النبوة ناشر
الشريعة ناصر الطريقة المجدد المسلم على رأس المائة الثالثة عشر
من الهجرة لهؤلاء العترة أمر دينها تبيينا وتدينا من طريق أهل السنة
حسن الزمان محمد
بن قاسم علي بن ذو الفقار علي بن امام قلي المهدي الفاطمي بالانتساب
من جهتي الجدتين والترجماني الاستهاوي بالانتساب الأبوي في
البلد الذي كان له رب المشرقين ورب المغربين
طبع في مطبع عزيز دكن الواقع في حيدر آباد دكن
سنة ١٣١٥



مفتاح كل كتاب كريم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اللهم لك الحمد واليك المشتكى وانت المستعان ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم ونستعينك على فساد فينا ونسألك صلاح امرنا كله الحمد لله الذي احيا بمن شاء من عباده علوم اهل البيت لسيد عباده عليه واله صلوات وداده وجمع على يده ما تفرق منها وانتشر في الزبر لاهل السنة بعد ما شذ وند وكاد ان يكون مما قد فقد واندثر مع ما تفضل عليه به والقى في قلبه من تحقيقات وتدقيقات واجتهادات واستنباطات واستدلالات ونشر بين الجن والبشر تشويقا الى ذلك وتوفيقا له من فضله لما قضى له به وقدر وتحقيقا له هنالك مصداق حديث ان الله يبعث لهذه الامة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها امر دينها وحديث وان علم عالم من قريش يسع طباق الارض

اي في الفقهيات الفرعيات ۱۲ — اي في غير الفقهيات ۱۲ — اي في المذكورات وغير المذكورات ۱۲ — اي في مقام احياء علوم اهل البيت الكرام ۱۲



مفتاح کل کتاب کریم

سب تعریف خدا کیلئے ہی۔ اور سلام اوس کے اون بندون پر جن کو اوس نے اپنے لئے انتخاب کرلیا ہے خداوندا تعریف تیرے ہی لئے ہی۔ اور ہر بلا و مصیبت مین ہمارا گلہ تجہی سے ہی۔ اور مدد بھی تجہی سے مانگی جاتی ہے۔ بدی سے بچاؤ اور نیکی پر قابو اللہ ہی کی مدد سے ہی۔ اے اللہ جو خرابیان کہ بُعد زمانہ کی وجہ سے ہماری طبیعتون مین آگئی ہین اون سے بچے رہنے کیلئے ہم تجہی سے مدد چاہتے ہین اور تمام کامون کی اصلاح اور حالات کی درستی کے خواہان تجہی سے ہین۔

شکر ہے اوس خداوند کریم کا کہ جسنے اپنے بندون مین سے جس سے چاہا سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کے علوم کو پھر زندہ کرایا جو کہ اہل سنت کے کتابون مین منتشر ہونیکی وجہ سے ایسی حالت پر پہونچ گئے تھے کہ اور چندے ایسی غفلت رہتی تو پھر اونکا پتا لگنا دشوار تہا اس احسان کے ماسوا اپنے فضل سے نئی نئی تحقیقات علمی اوس کے دل پر القا کین اور نئی باتون کے نکالنے اور دریافت کرنے کی قوت اور ہمت عنایت فرمائی اور تمام سامان کو آسانی سے مہیا کر دیا۔ اور جس کے لئے یہ خدمت جلیلہ مقدر تھی اوسکے دل مین یکجوش و ولولہ پیدا کر دیا اور محض اپنے فضل و کرم سے اوسکو اس خدمت کے بدولت اس حدیث شریف کا مصداق بنا دیا کہ (خدا ہر صدی کی انتہا مین امت محمدیہ کیلئے ایسے شخص کو پیدا کرتا ہے جو احکام دین کو پھر از سر نو زندہ کرتا ہے اور مرور زمانہ کے وجہ سے دین مین جو برائیان پیدا ہو جاتی ہین اونکا قلع و قمع کرتا ہے) و نیز اس حدیث شریف کا مصداق بنا دیا کہ (ایک قریشی عالم کا علم اسقدر فراخ ہی کہ روے زمین کے تمام حصون پر چھا جاتا ہے

اشهد ان لا اله الا الله ربا رؤفا ملكا كبيرا صمدا سبوحا قدوسا رحمن الدنيا والاخرة و
رحيمهما واحدا لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله وودّه ومقبوله ورضيه و
خليله وحبيبه فاردا لا شبيه له امنا بالله كما هو في ذاته الاحدية وصفاته الواحدية
وملائكته وكتبه ورسله وانبيائه وما اورد من الامر في اليوم الآخر والقدر من الله
القدير القادر اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وآل ابراهيم انك
حميد مجيد وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد
اللهم اجعل صلواتك وبركاتك على محمد النبي وازواجه امهات المؤمنين وذريته واهل بيته
كما صليت على آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم وعلى حملة عرشك الذين لا يفترون من تسبيحك
ولا يسأمون من تقديسك والملائكة الذين اختصصتهم لنفسك اللهم وصل على رسلك و
انبيائك من آدم الى الخاتم اللهم واتباع الرسل عامة اللهم واصحاب حبيبك مولانا محمد
خاصة الذين احسنوا الصحابة وابلوا البلاء الحسن في نصره وكانفوه واسرعوا الى وفادته وسابقوا
الى دعوته اللهم والتابعين لهم باحسان الذين يقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا
بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا انك رؤف رحيم **اما بعد** فلقد امتد
ما انتهى الي من اقوال الفرق المتشيعة ان اهل السنة وهم جماعة الموالي على المرتضى وشيعته
خاصة على الحقيقة وان لم يتسموا بذلك اتقاء موضع التهمة خلافا للمتشيعة حيث تسموا

له في القاموس الخصوص واختصه بالشيء خصه به تا

له في كتاب النهاية في غريب الحديث والاثر لابن الاثير وفي حديث هرقل وقيصر كتاب الى ابليا عطاء الا بلاء الله قال القتيبي يقال من الخير ابليته ابليه ابلاء ومن الشر بلوته ابلوه بلاء ١٢

مین دل سے اقرار کرتا ہون کہ کوئی معبود نہین ہی خدا کے سوا جو پروردگار ہے بے نیاز و پاک و مقدس اور دو جہان پر مہربان
اور یکتا و بیمثل ہے۔ اور اقرار کرتا ہون کہ بیشک حضرت محمد اللہ کے بندے اور رسول یعنے پیغام پہونچانیوالے اور اوس کے
دوست و مقبول و برگزیدہ و خلیل و حبیب ہین جنکا کوی نظیر نہین ہے۔ ہم اللہ کے ذات و صفات پر اور فرشتون
اور کتابون اور رسولون اور نبیون پر۔ اور آخرت کے احوال پر۔ اور تقدیر الٰہی پر سب پر ایمان لاتے ہین۔
الٰہی جناب محمد رسول اللہ اور اونکی آل پر مثل حضرت ابراہیم اور اونکی آل پر رحمت نازل فرما اور اون مین برکت دے
تو بیشک ستودہ و بزرگ ہے۔ الٰہی جناب رسول اللہ اور اونکی ازواج اُمہات المومنین اور ذریات و اہل بیت کو مثل
آل حضرت ابراہیم کے رحمت و برکت عطا فرما۔ الٰہی اور اپنے فرشتون پر جو عرش اوٹہاے ہوے ہین جو تیری
تسبیح و تقدیس سے نہ سستی کرتے ہین اور نہ کبھی اوکتاتے ہین اور اون فرشتون پر جو مخصوص تیری عبادت کے
لئے ہین۔ الٰہی اور اپنے کُل نبیون پر حضرت آدم سے لیکر جناب خاتم المرسلین تک۔ اے بار خدایا اور کل پیروان انبیاء
پر عموماً اور اصحاب کرام پر خصوصاً جنہون نے حضرت کا اچھا ساتھ دیا آپ کے مدد مین سب مصیبتون کو جھیلا بھگتا
اور ہر امتحان مین پورے اُترے حمایت پر کھڑے ہوے سب سے اوّل اسلام قبول کیا۔ اور نیز اون لوگون
پر جو اخلاص مین صحابہ کے لگ بہگ تھے جو ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ (اے رب ہمارے بخش
ہم کو اور بھائیون ہمارے کو جو آگے لاے ہم سے ایمان اور مت ڈال ہمارے دلون مین
کینہ اون لوگون کے طرف سے جو ایمان لائے ۔ تحقیق تو شفقت کرنے والا مہربان
ہے) **امابعد**۔

بالشيعة والخاصة وسموا اهل السنة بالعامة انهم سلفاً وخلفاً قد تركوا مذهب الائمة
من اهل بيت النبوة بما سلكوا من مذاهب الصحابة والتبعة في اصول الديانة واصول الرواية
واصول الدراية وجل الفروع الفقهية على غاية الكثرة وتركوا ساثرما عنهم من انواع
العلم او كما قالوا مع ان جل علوم اجل القوم امام الائمة علي المرتضى انما هو عند اهل السنة
فمما علمت من علومه عندهم مسند له ويسمى سيرة علي خرجه حافظ اليمن من همدان الجوال
الرحال ابو اسحق ابراهيم بن الحسين بن ديزيل الكسائي المتوفى في آخر شعبان سنة احدى و
ثمانين ومائة وكان له صنفه بعد مائة وخمسين سنة ومسند له خرجه حافظ بغداد احمد بن
ابراهيم الدورقي صاحب التصانيف المتوفى في سنة مائتين وست واربعين عن ثمان وسبعين
ومسند له خرجه حافظ جرجان الحافظ الكبير ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن سنجر صاحب
المسند المتوفى في ربيع الاول سنة مائتين وثمان وخمسين قال الحافظ قطب الدين
عبد الكريم الحلبي ثم المصري الحنفي في تاريخ مصر وعندي له مسند علي روى فيه عن يعلى
ابن عبيد ويزيد بن هارون وابن نمير وخلائق كذا في تذكرة الحفاظ للحافظ الذهبي الشافعي
ومسند له وقد يسمى اخبار علي وسير علي ايضا لتضمنه لها خرجه حافظ البصرة نزيل بغداد
الحافظ الشهير يعقوب بن شيبة السدوسي صاحب المسند الكبير الذي ما صنف مسند
احسن منه ولكنه ما اتمه قال الذهبي بلغني ان مسند علي له خمس مجلدات ومات في ربيع الاول

في القاموس خصه بالشيء خصوصاً واختصه افرده به فاختص

في كتاب النهاية في غريب الحديث والاثر لابن الاثير في حديث ... قال ... قال المراد به ... تقتبس ... من ... بالبدعة

اہل تشیع جو اعتراضات اہل تسنن پر کیا کرتے ہین بہت شدومد سے میرے کان تک پہونچے۔ وے اپنے زعم مین یہہ سمجھتے ہین کہ تمام اہل سنت سلف سے لیکر خلف تک جس قدر ہین (اس وجہ سے کہ وے اپنے تمام دینی اصول اور فقہی احکام مین صحابہ و تابعین کے پیرو ہین) ائمہ اہل بیت کے طریقہ و مذہب کو چھوڑ بیٹھے ہین اور اون کے علوم سے غافل ہوگئے ہین۔ مگر غور سے دیکھو تو حضرت مولی علیؑ کے اصل پیرو اہل تسنن ہی معلوم ہوتے ہین اور خاص گروہ مین داخل ہونیکا استحقاق اگر کسیکو حاصل ہوسکتا ہے تو اہل تسنن ہی کو ہوسکتا ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے علوم کا ذخیرہ جسقدر اہل تسنن کے پاس موجود ہے اوس کا عشر عشیر بھی اہل تشیع کو میسر نہین۔ گو عرف کی بدنامی سے بہ لقب شیعیت اپنے آپ کو مشہور کرنا نہین چاہتے اور اہل تشیع اپنے من مانے ہوے خیالات کی بنا پر اپنے آپ کو شیعیان علیؑ سے جانتے ہین اور سنیّون کو عامیون مین سمجھتے ہین۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اور کیون نہو یہہ تو بدیہی امر ہے کہ جب تمام اہل بیت نبوی یا صحابی تھے یا تابعی تو کون کہہ سکتا ہے کہ صحابی یا تابعی کا پیروی کرنیوالا شخص ائمہ کا پیروی کرنے والا نہو۔

اس لئے تفصیلی فہرست حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے علوم کے کتابون کی جو اہل تسنن نے تالیف کین ہین جس قدر مجھکو معلوم ہے نام بنام بیان کرتا ہون۔ تا اہل تشیع کو اپنی غلطی پر جو اہل تسنن کے بہ نسبت ہے تنبیہ ہو اور اہل تسنن کا ائمہ اہل بیت کا پیرو ہونا اچھی طور سے دلنشین و خاطر نشان ہوجاوے ازانجملہ ایک تو وہ مسند ہے جسکو سیرت علیؑ بھی کہتے ہین جسکی تخریج حافظ ہمدان رحّال ابو اسحق ابراہیم بن حسن بن دیزیل کسائی نے کی اور آخر شعبان سنہ ۱۸۱ ایک سو اکاسی مین فوت ہوے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیڑہ سو برس ہجری کے بعد یہہ کتاب تصنیف ہوی۔ اور ازانجملہ مسند علیؑ ہے جسکی تخریج حافظ بغداد احمد بن ابراہیم دورقی صاحب التصانیف نے کی ہے جو سنہ ۲۴۶ دو سو چھیالیس مین اٹھتر برس کی عمر مین فوت ہوی اور ازانجملہ مسند علی ہے جسکی تخریج حافظ جرجان حافظ کبیر ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن سنجر صاحب المسند نے کی ہے جو ربیع الاول سنہ ۲۵۸ دو سو اٹھاون مین فوت ہوے حافظ قطب الدین عبد الکریم حلبی مصری حنفی نے تاریخ مصر مین لکھا ہے کہ میرے پاس اونکی جمع کی ہوی ایک مسند علی ہے جس مین اونہون نے یعلی بن عبید و یزید بن ہارون و ابن نمیر وغیرہم سے روایتین لین ہین۔ اسکا ذکر حافظ ذہبی شافعی نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ مین کیا ہے۔ اور ازانجملہ مسند علی ہے جسکا نام اخبار علی و سیر علی بھی ہے جسکی تخریج حافظ بصرہ دار و بغداد حافظ مشہور یعقوب بن شیبہ سدوسی صاحب مسند کبیر نے کی ہے

ذہبی کا قول ہے کہ مین نے سنا ہے کہ یہہ مسند علی ہے پانچ جلدون مین اس کے مصنف ربیع الاول سنہ ۲۶۲ھ

سنة مائتين واثنتين وستين ومسند خرجه حافظ العراق قاضي المالكية اسمٰعيل بن اسحٰق
المتوفى سنة مائتين واثنتين وثمانين ومسند خرجه حافظ مرو القاضي ابو بكر احمد بن علي
صاحب كتاب العلم وكتب جمة المتوفى سنة مائتين وتسعين واثنتين ومسند خرجه حافظ
حضرموت ابو جعفر محمد بن عبد الله عرف مُطَيَّن المتوفى سنة مائتين وسبع وتسعين وهو في اثني
عشر جزءً ومسند خرجه حافظ نسا احمد بن شعيب ثالث ائمة الحديث الستة المتوفى سنة ثلاث
وثلثمائة ومسند خرجه الحافظ ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن ابي نصر المتوفى سنة — وجملة صالحة
من اخباره وآثاره في كتاب خلاف اهل العراق عليا وعبد الله لثالث ائمة المذاهب الاربعة الشافعي
وفي كتاب الام له وفي كتب اخرى سوٰىهما له ايضا وفي كتاب خلاف اهل العراق عليا وعبد الله
لمحمد بن نصر المروزي وكذا اخبار وآثار جمة عن المولى المرتضى علي والذرية العلية في كتب الحفاظ
اى من حيث مجموعها من مجموع الكتب ١٢
الايقاظ المتقدمة الائمة من اهل السنة ككتاب السنن والآثار لابن شهاب الزهري المدني
التابعي من خاصة الامام زين العابدين وهو اول كتاب في الباب والسيرة له والسنن لصالح
اى باب السنن والآثار ١٢
ابن كيسان المدني ومصنف هشام بن حسان البصري والسنن لابن جُرَيج المكي والجامع لمعمر بن
راشد البصري نزيل اليمن والسنن لسعيد بن ابي عروبة البصري ومصنف الربيع بن صبيح البصري
اول من صنف الكتب بالبصرة والجامع والفرائض لسفيان الثوري الكوفي والخراج لابي يوسف
الكوفي ومسنده تخريج ابي عوانة الحراني له وتصانيف النعمان بن عبد السلام الاصبهاني

دو سو باسٹھ مین فوت ہوے اور ازانجملہ مسند[ش] ہی جسکی تخریج حافظ عراق قاضی مالکیہ اسمعیل بن اسحق نے کی ہے جو سنہ ۲۸۲ھ دو سو
باسی مین فوت ہوے - اور ازانجملہ مسند[ہفتم] ہی جسکی تخریج حافظ مرد قاضی ابوبکر احمد بن علی نے کی ہے جنکی تصنیف کتاب العلم ہے
اور سواے اسکے بہت سی کتابین انکی تصنیف سے ہین جو سنہ ۲۹۲ھ دو سو بیانوے مین فوت ہوے - اور ازانجملہ مسند[ے]
ہے جسکی تخریج حافظ حضرموت ابوجعفر محمد بن عبد اللہ عرف مطین نے کی ہے جو سنہ ۲۹۷ھ دو سو ستانوے مین فوت ہو
اسکے بارہ جزہین - اور ازانجملہ مسند[ہشتم] ہے جس کو حافظ نسا احمد بن شعیب ثالث ائمہ ستہ نے جمع کیا ہے یعنے جنکی
کتاب سنن نسائی مشہور ہے جو سنہ ۳۰۳ھ تین سو تین مین فوت ہوے - اور ازانجملہ مسند[۹] ہی جسکو حافظ ابو محمد عبد الرحمن
بن عثمان بن ابی نصر نے تخریج کیا ہے اور سنہ   مین فوت ہوے اور ثالث ائمہ اربعہ امام شافعی کی کتاب
(خلاف[1] اہل العراق علیا وعبد اللہ) مین حضرت علی کے اخبار و آثار کی مقدار معتد بہ موجود ہے اور انکی کتاب الام مین
اور سواے اسکے انکی دوسری کتابون مین و نیز اور دوسری ایک کتاب خلاف اہل العراق علیا وعبد اللہ مین جو محمد بن
نصر مروزی کی تصنیف ہے حضرت علی کے بہت سے اخبار و آثار درج ہین اور اسیطرح موفی مرتضی علی و آل پاک عالی
کے اخبار و آثار حفاظ متقدمین کے کتب مین بہت کثرت سے ہین جیسے ابن شہاب زہری مدنی تابعی صاحب خاص
امام زین العابدین کی کتاب السنن والآثار اس باب مین پہلی کتاب ہے اور اونکی کتاب السیرة اور صالح بن کیسان
مدنی کی سنن - اور ہشام بن حسان بصری کی مصنف اور ابن جریج مکی کی سنن - اور معمر بن راشد بصری نزیل یمن کی مصنف
اور سعید بن ابی عروبہ بصری کی سنن اور ربیع بن صبیح بصری کے مصنف (جنہون نے بصرہ مین اول کتابین
تصنیف کی ہین) اور سفیان ثوری کوفی کی جامع اور فرایض - اور ابو یوسف کوفی کی کتاب الخراج - اور نعمان بن عبد السلام اصفہانی کے تصانیف

---

[1] اہل عراق (جیسے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ) صحابہ کے اختلافی مسئلہ مین اکثر حضرت علی و عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول لیتے ہین - تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب مین اون سے یہہ بحث کی ہے کہ تم نے بہت جاے مین اون کے راے کے برخلاف دوسرے صحابہ کا قول لیا ہے -
واضح رہے کہ یہہ علمی بحث ہے یہہ اختلاف وہ نہین جس مین کچھ گناہ ہو ۱۲

وتصانيف عبد الرحيم بن سليمان الاشل المروزي نزيل الكوفة ومحمد بن الحسن الشيباني الكوفي و
الوليد بن مسلم الدمشقي ووكيع بن الجراح الكوفي وجامع عبد الله بن وهب المصري وموطاه و
جامع سفيان بن عيينة الكوفي ثم المكي وسننه وتفسيره وكتب يحيى بن آدم الكوفي ومسند
ابي داود وسليمان بن داود الطيالسي البصري والتفسير والعلم لآدم بن ابي اياس العسقلاني
وكتب ابي عبيد القاسم بن سلام البغدادي واصبغ بن الفرج المصري والسنن سعيد بن منصور
الخراساني نزيل مكة وكتب نعيم بن حماد المروزي نزيل مصر ومسدد بن مسرهد البصري واسحق
ابن راهويه المروزي ورابع الائمة المذاهب الاربعة احمد بن محمد بن حنبل المروزي نزيل بغداد
ومحمد بن يحيى بن ابي عمر العدني نزيل مكة واحمد بن منيع البغوي نزيل بغداد وعبد بن حميد الكشي
ويعقوب بن ابراهيم الدورقي واخيه احمد وائمة الحديث الستة وائمة جمة لا يحصون كثرة
ومسند علي من الافعال فضلا عن الاقوال من جمع الجوامع لخاتمة الحفاظ جلال الدين السيوطي
مع حذف السند مجلد وسوى ذلك عنه في زبره سيما تفسيره الدر المنثور جملة جالة وليس من
جميع ذلك المذكور عند المتشيعة نبذة ولا يوجد لهم عنه مسند صغير فضلا عن كبير
ولسيدتنا نساء العالمين فاطمة الزهراء مسند خرجه حافظ العراق ابو حفص عمر ابن
شاهين البغدادي وفي مسانيد الحفاظ الايقاظ عنها جملة يعتد بها وكذا في سائر اصناف الكتب
الحديثية ولحافظ الحنفية ابي بشر محمد بن احمد الدولابي من المتقدمين كتاب الذرية الطاهرة

اور عبدالرحیم بن سلیمان الاشل مروزی نزیل الکوفہ اور محمد بن حسن شیبانی کوفی اور ولید بن مسلم دمشقی اور وکیع بن جراح کوفی کے تصانیف
اور عبداللہ بن وہب مصری کے جامع اور موطا - اور سفیان بن عیینہ کوفی مکی کے جامع وسنن وتفسیر - اور یحیی بن آدم کوفی کے کتب
اور ابی داؤد سلیمان بن داؤد طیالسی بصری کی مسند - اور آدم بن ابی ایاس عسقلانی کی تفسیر وکتاب العلم - اور ابو عبید قاسم بن سلام بغدادی
اور اصبغ بن فرج مصری کے کتب - اور سعید بن منصور خراسانی نزیل مکہ کے سنن - اور نعیم بن حماد مروزی نزیل مصر اور مسدد بن مسرہد
بصری اور اسحق بن راہویہ مروزی اور رابع ائمہ مذاہب اربعہ احمد بن محمد بن حنبل مروزی نزیل بغداد اور محمد بن یحیی بن
ابی عمر عدنی مقیم مکہ اور احمد بن منیع بغوی نزیل بغداد اور عبد بن حمید کشی اور یعقوب بن ابراہیم دورقی اور احمد براد ریعقوب
اور ائمہ صحاح ستہ کے کتب - ماسوای اس کے تصنیفات اور بہت سے ائمہ اہل سنت کے جنکا شمار دشوار ہے - اور امام
سیوطی کے جمع الجوامع مین علاوہ اقوال کے سند علی خاص افعال مین باوجود حذف کرنے اسناد کے ایک مجلد ہے
اسکے سوا اور کئے اور تصانیف مین خصوصاً تفسیر درمنثور مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مسندات سے مقدار معتدبہ موجود ہے
شیعہ کے پاس ان کتابون کے علوم مین سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کوی حصہ بھی نہین ہے - آپ کے مرویات کی چھوٹی
سی مسند کا پتا بھی اونکے یہان نہین ملتا - بڑی مسند کا تو کیا ذکر -

اور سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا کے روایات کی ایک مسند ہے جسکی تخریج حافظ ابو حفص عمر بن شاہین
نے کی ہے! اور اون حفاظ کی مسندون مین جو اپنے فن مین بڑے بیدار مغز اور کامل مانے گئے ہین حضرت
فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے اخبار کا بڑا حصہ موجود ہے - اور ایسا ہی فن حدیث مین جتنی قسم کی کتابین تالیف ہوئین
ان کے اخبارات سے خالی نہین - اور حافظ الحنفیہ ابی بشر محمد بن احمد دولابی کی کتاب الذریۃ الطاہرہ سے

والحافظ الحنابلة عبد العزيز بن الاخضر الحنابذي البغدادي من المتاخرين معالم العترة النبوية
ومعارف اهل البيت الفاطمية وفيهما أمن مسانيدهم ما فيهما او قد صنف مفيد بغداد في وقته المحدث المكثر
مؤلف مسند ابي حنيفة ابو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي الحنفي مناقب اهل البيت وكلام الائمة وكذا اعتنى
حفاظ اهل السنة سواهم كحافظ صنعاء اليمن عبد الرزاق وحافظ الكوفة والعراق ابن ابي شيبة وحافظ
الاندلس والمغرب بقي بن مخلد في تفاسيرهم ومصنفاتهم وكن اعتنى جمع سواهم عن المولى علي والذرية العلية
المكرمة الى الامام جعفر الصادق رضي الله عنهم علوم جمة وجلها مستند اليها ومعتمد عليها علما وعملا عند جلهم
اي من حيث افرادها من افراد الكتب ١٢
فحثني الغيرة بحق الحق علي ان عمدت وعلى فضل الله اعتمدت الى ان ادون علوم المولى المرتضى علي والذرية العلية
رضي الله عنهم في تسعة عشر كتابا تكون لما بلغني من علومهم نصابا الكتاب الاول كتاب فقه الايمان المسمى كتاب
الفقه الاكبر عن اهل البيت الاطهر الكتاب الثاني كتاب العلم المترجم بكتاب اصول رواية العلم عن اهل بيت
مدينة العلم الكتاب الثالث كتاب اصول الدراية عن اهل بيت الهداية الكتاب الرابع كتاب اصول المسائل
عن اهل بيت الفضائل الكتاب الخامس كتاب فقه الاسلام عن اهل بيت النبوة الاعلام الكتاب السادس كتاب
قراءات القرآن عن اهل بيت الذكر والاتقان الكتاب السابع كتاب علوم القرآن عن اهل بيت النبوة والعرفان
الكتاب الثامن كتاب انباء العالم عن آل النبي المكرم صلى الله تعالى عليه وآله وسلم الكتاب التاسع كتاب
الحكمة والموعظة عن اهل بيت الفطنة والمعرفة الكتاب العاشر كتاب الادب عن اهل بيت النبي المؤدب عليهم
وعليهم صلوات الرب الكتاب الحادي عشر كتاب الطب عن اهل بيت الحب صلى الله عليه وسلم كما يرضى ويحب

له وليس منها عند فرق الشيعة الثلاثة حتى عند [illegible] كذا وقد اعترف الوصي [illegible] من الامامية في اول تفسيره مجمع البيان بان اصحابه لم يدونوا في ذلك غير مختصر نقلوا فيها ما وصل اليهم من اخبار ولم يعتنوا ببسط المعاني وكشف الاسرار [illegible] ما جمعه الطوسي من كتاب التبيان فاحسن الثناء عليه [illegible] الاسلام [illegible] الذي قال [illegible] من القلوب السليمة [illegible] المرضي انتهى [illegible] الطويل منه [illegible]

اور حافظ عبدالعزیز بن الاخضر جنابذی بغدادی کی معالم العترة النبویہ اور معارف اہل البیت الفاطمیہ ہے ان دونون کتابون مین اہل بیت کے سندات کثرت سے ہین۔ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی حنفی جنہون نے اپنے وقت مین اہل بغداد کو اپنے علم سے بہت نفع پہونچایا ہے اور بہت کثرت سے حدیث روایت کرتے ہین اور مسند ابی حنیفہ کے مؤلف بھی ہین اونہون نے مناقب اہل بیت و کلام ائمہ مین ایک کتاب لکھی ہے۔

اسیطرح اہل سنت کے بڑے حفاظ کے پاس مثل حافظ صنعا و یمن عبدالرزاق اور حافظ کوفہ و عراق ابن ابی شیبہ اور حافظ اندلس و مغرب بقی بن مخلد کے اونکی تفسیرون اور مصنفات مین۔ اور سوا اونکے اور ایک جماعت کے پاس بہت سے علوم حضرت مولیٰ علی سے۔ اور اہل بیت سے تا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم مروی و منقول ہین جنکا بڑا حصہ اکثر علما کے نزدیک علماً و عملاً مستند و معتبر ہے۔ پس غیرت حقیت حق مجھے بے ساختہ اس بات پر مجھکو آمادہ کیا کہ اللہ کے فضل پر بھروسہ کرکے مولیٰ علی و ذریہ علیہ کے علوم اونبیس کتابون مین جمع کرون جو میرے مبلغ علم و معلومات کا جو اون سے مجھے پہونچا ہے نصاب ہو سکے۔

کتاب اول کتاب الایمان ہے مسمیٰ بہ الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر۔ جس مین عقاید اہل سنت کا مفصل بیان ہے۔ کتاب دوم۔ کتاب العلم ہے دربیان اصول حدیث۔ کتاب سوم کتاب اصول الدرایۃ اس مین اصول فقہ کا ذکر ہے۔ کتاب چہارم۔ کتاب اصول المسائل۔ یعنے مسایل کلیہ۔ کتاب پنجم کتاب فقہ الاسلام عن اہل بیت النبوۃ الاعلام جسمین مسائل فقہیہ بیان کئے گئے ہین۔ کتاب ششم کتاب قراءات القرآن من اہل بیت الذکر والاتقان۔ کتاب ہفتم۔ کتاب علوم القرآن عن اہل بیت النبوۃ والعرفان۔ کتاب ہشتم کتاب انباء العالم۔ جس مین بطور سیر تمام عالم کے اخبار مذکور ہین۔ کتاب نہم کتاب الحکمۃ والموعظہ۔ اس مین نصائح مذکور ہین۔ کتاب دہم کتاب الادب۔ جس مین ہر قسم کے آداب کا بیان ہے۔ کتاب یازدہم کتاب الطب عن اہل بیت الحبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کما یرضیٰ و یحب

الكتاب الثانی عشر كتاب الادعية والاذكار عن اهل البيت الاطهار الملقب بالصحيفة الفاضلة الكتاب الثالث عشر
كتاب فقه الاحسان عن اهل بيت الحكمة والعرفان الكتاب الرابع عشر كتاب آيات النبوة عن رايات
الفتوة الكتاب الخامس عشر كتاب جوامع الاخبار والآثار عن اهل البيت الاخيار الكتاب السادس عشر
كتاب الصحف المطهرة العلوية للحضرة الموقرة العلوية الكتاب السابع عشر كتاب اصول العربية
المحصول من الحضرة العلوية اذكر فيه الاصول النحوية والقواعد الصرفية والمآخذ الاشتقاقية والتحاصر
الى نوادر اللغات العربية والعجمية المروية عن اهل بيت النبوة واللطائف البديعية والبيانية والطرائف
المعنوية والاشعار الاهلبيتية المأثورة عن اهل بيت النبوة الكتاب الثامن عشر كتاب الكتب والخطب
عن اهل بيت علو الرتب الملقب بمنهاج البلاغة الكتاب التاسع عشر كتاب معرفة الرجال الرواة عن اهل
بيت الكمال هذا مع ان قلة بضاعتي ربما كانت توهمني ان ذلك لو فتى من اضاعتي حتى سنح لي بعد استخارة
اى العمد الى تدوين علوم اهل بيت المجد فانه من الامر العظيم القدر ١٢
الله واستشارة اهل الله ما صممت به فی الامر تصميما مستعينا بالله ولی الهداية والفضل حيثما لم اجد لرواية
وصمم فی الامر والسير تصميما مضى ١٢ قاموس
عن هؤلاء ؛ ثمة الولاية من انفسهم ان اورد من روايتهم عن غيرهم من فضلاء الصحابة والتبعة وقليلا ما هو
وما قلّه وفی كل مسئلة معضلة او قرأة او شیٔ من علوم القرآن او غير ذلك من العلوم ان اشعر قد ربما تيسر
بما فی ذلك عن الصحابة والتبعة واهل المذاهب المتبعة وغيرهم من الاجلة تقوية بالشهادة لسند الرواية
وتوطئة للموافقة والمتابعة فی الدراية وكل ذلك مع الاهتمام بالالتزام للتصحيح والتعليل والتجريح والتعديل
بشروطنا اهل السنة الحسنی بانا ما يحكی فی بعض كتبنا مما لا زمام له ولا خطام هنا الا تعليقات اهل الرواية الثقات

کتاب دوازدہم [۱۲] - کتاب الادعیہ والاذکار عن اہل البیت الاطہار - جسکا لقب صحیفہ فاضلیہ ہے - کتاب سیزدہم [۱۳]
کتاب نقد الاحسان عن اہل بیت الفطنۃ والعرفان - جس مین معارف بیان کئے گئے ہین - کتاب چہاردہم [۱۴]
کتاب آیات النبوۃ - یعنے بیان معجزات - کتاب پانزدہم [۱۵] کتاب جوامع الاخبار والآثار - اس مین وہ حدیثین کامل کامل
ذکر کی گئی ہین جو اور اور مقام پر حسب ضرورت ناقص بہ حذف بعض کم کم لائی گئی تہین - کتاب شانزدہم [۱۶] - کتاب
الصحف المطہرۃ العلویۃ للحضرۃ الموقرۃ العلویۃ - جو خاص سیدنا علیؑ کے مکتوبات شریف ہین - کتاب ہفدہم [۱۷]
کتاب اصول العربیۃ المحصول من الحضرۃ العلویہ - اس کتاب مین نحو اور صرف کے اصول اور مآخذ
اشتقاق کا بیان ہے - اور عرب اور عجم کے نادر لغات ہین جو اہل بیت سے نقل کئے گئے ہین - اور فن بدیع و
بیان و معانی کے متعلق بعض بعض لطائف اور ظرائف مذکور ہین اور اون اشعار کا ذکر ہے جو اہل بیت کے طرف
منسوب ہین - کتاب ہیزدہم [۱۸] کتاب الکتب والخطب عن اہل بیت علو الرتب - اس مین وہ مکتوبات اور خطبے مرقوم ہین
جو اہل بیت سے صادر ہوے ہین - اس کتاب کا لقب منہاج البلاغۃ ہے - کتاب نوزدہم [۱۹] - کتاب معرفۃ الرجال
الرواۃ عن اہل بیت الکمال - اس مین خاص اون رجال حدیث کے احوال بیان کئے گئے ہین جو اہل بیت سے
حدیثین روایت کرتے ہین -

مجھکو اپنی کم مایگی اس وہم مین ڈالتی تھی کہ یہہ تضییع اوقات ہے - آخر کار استخارہ اور بزرگون کے
مشورہ کی بدولت ایسی بات معلوم ہوی جس سے مین نے اپنے ارادہ کو خدا کی عنایت پر بھروسہ کرکے
(جس کے ہاتھہ مین ہدایت ہے) مصمم کر دیا - مین نے قصد کر لیا ہے کہ جہان خاص ائمہ اہل بیت سے روایت
نہ پاؤن تو اونکے وہ مرویات لکھون جو اونہون نے اور صحابہ کبار و تابعین سے روایت کین ہین - اگرچہ یہہ
بہت قلیل ہین - اور یہہ بھی ارادہ کیا ہے کہ ہر مشکل مسئلہ اور قراءت اور علمی مطلب کے تحت مین - بغرض تقویت
اسناد اور اس امر کے ثابت کرنے کی ضرورت سے کہ نفس درایت مین باہم صحابہ و تابعین وغیرہم اور ائمہ اہل بیت کے
موافقت اور مطابقت ہے - حتی المقدور اون روایات کو بھی ذکر کرونگا - جو اوس باب مین صحابہ اور تابعین سے یا ارباب مذاہب
مشہورہ سے اور فضلاء سلف سے مروی ہین - اور ان سب مین تصحیح و تعلیل و جرح و تعدیل کا التزام اہل سنت کے شرائط کے موافق کیا گیا ہے - جو روایات
کہ بے سروپا اور بے ہنگام نے ہمارے بعض کتابون مین منقول ہین اونکو قاطبۃ چھوڑ دیا ہے - ہان البتہ ثقات کے تعلیقات کو بیان کیا ہے

كالفقهاء الاربعة واصحابهم فالبخاري والترمذي فابن المنذر فابي عمر ابن عبد البر وجماعات اخر فانها
ما خرج بها واقدم بفضل الله ملهم الصواب في كل باب من كل كتاب منها ما ناسب ذلك من ايات اعظم الثقلين
كتاب الله الحكيم العليم الوهاب ثم نورد المرفوع والموقوف والمقطوع عن ثاني الثقلين الا قليل
ولا نعتمد الا ما قد ورد بسند جيد معتمد صحيح او حسن او مقارب بما له من عاضد او عواضد من المتابعات
او الشواهد وارجو من فضل ربي ذي المنن ان يمن على حرج خليقته الى حضور اقته بحسن اتمامها وزين
قبولها وبان لا يجعلها عملا ينقطع عقب وفاة كاسبه بل يجعلها علما ينتفع به بعد ممات صاحبه
اللهم امين بجاه حبيبك الامين **تنبيه** قال خاتم الحفاظ جلال الدين السيوطي في اول
كتابه جمع الجوامع بعد ما ذكر ما رمز للبخاري ومسلم وابن حبان والحاكم في المستدرك والضياء المقدسي
في المختارة وجميع ما في هذه الكتب الخمسة صحيح فالعزو اليها معلم بالصحة سوى ما في المستدرك
من المتعقب فانبه عليه **قلت** ما تعقب الذهبي في تلخيص المستدرك فبعضه عندي متعقب مستدرك
ولم يتنبه عليه من بعده في علمي فانا انبه عليه في هذه الكتب حيث اتفق ان شاء الله تعالى قال وكذا
ما في موطا مالك وصحيح ابن خزيمة وابي عوانة وابن السكن والمنتقى لابن الجارود والمستخرجات
فالعزو اليها معلم بالصحة ايضا وقال بعد ذكر رمز ابي داود وما سكت عليه فهو صالح وما بين ضعفه
نقلته عنه وذكر رمز الترمذي قال وانقل كلامه على الحديث **قلت** وما ينبغي من الكلام عليه وانبه
انبه عليه ان شاء الله تعالى ثم ذكر رموز ابن ماجة والنسائي وابي داود والطيالسي وعبد الرزاق

جیسے فقہاء اربعہ اور اون کے اصحاب اور امام بخاری اور ترمذی اور ابن المنذر اور ابوعمر ابن عبد البر وغیرہ۔ کیونکہ یے معتبر اور مسلم ہین۔ اور یہہ بھی التزام کیا ہے کہ کتاب کے ہر باب کی ابتدا مین پہلے قرآن شریف کے آیات مناسب باب ذکر کئے جائین۔ پہر ویسی ہی حدیثین۔ مرفوع و موقوف و مقطوع جو اہل بیت سے مروی ہون اور اوسی روایت کو ہم ذکر کرینگے جسکی سند عمدہ اور قابل اعتبار ہو۔ صحیح یا حسن و یا مقارب جو متابعات و شواہد کی وجہ سے بمنزلہ حسن اور صحیح کے ہو۔ مین اپنے پروردگار بڑے احسان کرنے والے کے فضل سے امید رکہتا ہون کہ مجہ عاجز پر (جو سب سے زیادہ اوسکی شفقت و کرم کا محتاج ہون) ان کتب کے حسن اختتام اور مقبولیت عام ہونے مین اپنا احسان کرے۔ اور اسکو بے بنیاد کام نہ کرے جو کام والے کی موت کے ساتہہ ہی منقطع ہوجاتا ہے۔ بلکہ اس امر کو مفید نافع بنا دے۔ جو میرے بعد بھی کارآمد رہے اسے یا رخدایا۔ میری اس التجا کو اپنے حبیبؐ کے صدقہ سے قبول فرما۔ **تنبیہ** خاتم الحفاظ جلال الدین سیوطی نے کتاب جمع الجوامع کے شروع مین یہ بیان کرنے رموز بخاری اور مسلم اور ابن حبان کے اور مستدرک کے جو حاکم سے ہے اور مختارہ کے جو ضیاء مقدسی سے ہے لکہا ہے (اور جو کچہہ ان پانچون کتابون مین ہے وہ صحیح ہے۔ پس انکی طرف نسبت کرنا صحت کی علامت ہے۔ اون احادیث کے سوا جو مستدرک مین از قبیل متعقبات ہین۔ سو اونکو ہم خود بتلا دینگے۔)

مین کہتا ہون کہ ذہبی نے تلخیص مستدرک مین حاکم کی بعض تصحیح پر جو اعتراض کئے ہین اون مین سے بعض اعتراض پر مجھکو اعتراض ہے میری دانست مین کوئی اوسپر آگاہ نہین ہوا ہے۔ سو مین انشاء اللہ تعالی جہان جہان واقف ہونگا ان کتب مین اوسپر آگاہ کردونگا۔ پہر **سیوطی** نے لکہا ہے۔ اور ایسے ہی جو کچہہ موطاء امام مالک۔ اور صحیح ابن خزیمہ و ابی عوانہ و ابن السکن اور منتقی ابن جارود اور مستخرجات مین ہین۔ وہ بھی صحیح ہین۔ پس اونکی طرف بھی نسبت کرنا صحت کی علامت ہے اور **ابوداود** کی رمز لکہنے کے بعد لکہا ہے کہ ابو داود نے جس حدیث پر سکوت کیا ہے وہ قابل حجت ہی اور جسکی تضعیف کی ہے اسکو مین نے نقل کردیا ہے اور **ترمذی** کی رمز بیان کرکے کہا ہے کہ مین اوس بحث کو جو ترمذی نے حدیث کے متعلق کی ہے نقل کردونگا۔

مین کہتا ہون۔ ابو داود۔ و ترمذی کے روایات کے متعلق جو بحث اور گفتگو ضروری ہے۔ اوس بحث پر انشاء اللہ تعالی مین متنبہ کرونگا۔ پہر سیوطی نے ابن ماجہ و نسائی و ابوداود طیالسی۔ و عبد الرزاق

وسعید بن منصور وابن ابی شیبة واحمد وابنه عبد الله وابی یعلی والطبرانی والدارقطنی وابو نعیم
والبیہقی قال وهذه فیها الصحیح والحسن والضعیف فابینه غالبا (قلت) وحیث لم یبینه فانا ابینه
حیث اقف علیه ان شاء الله تعالی قال وکل ما کان فی مسند احمد فهو مقبول فان الضعیف الذی
فیه یقرب من الحسن (قلت) وانا انبه علیه ان شاء الله تعالی والبحث فیه مستوفی فی المقول
المستحسن فی فخر الحسن وذکر رموز العقیلی فی الضعفاء وابن عدی فی الکامل والخطیب
وابن عساکر فی تاریخه قال وکل ما عزی لهؤلاء الاربعة او للحکیم الترمذی فی نوادر الاصول و
الحاکم فی تاریخه او الدیلمی فی مسند الفردوس فهو ضعیف فیستغنی بالعزو الیها اوالی بعضها
عن بیان ضعفه قلت وجملة صالحة للاعتداد منها صالحة للاحتجاج بها فانبه علیه حیث اقف
ان شاء الله تعالی وقد جری السیوطی علی هذا الاصطلاح فی کتابه الدر المنثور فی التفسیر الماثور
وسائر کتبه والناس عنه غافلون فلیکن منك علی ذکری ولم یذکر السیوطی تهذیب الآثار لابن جریر
فی کتب الصحیح والظاهر من تسمیته ایاه به انه عنده مهذب بصحیح خلافا ما صرح انه غیر صحیح
قال تلمیذ لابی محمد الفرغانی وابن جریر ابتدأ بتصنیف کتاب تهذیب الآثار وهو من عجائب
کتبه ابتداء بما رواه ابوبکر الصدیق رض مما صح وتکلم علی کل حدیث وعلله وطرقه وما
فیه من الفقه واختلاف العلماء وحججهم واللغة فتم مسند العشرة واهل البیت والموالی
ومن مسند ابن عباس قطعة ومات وقال الخطیب وله کتاب تهذیب الآثار لم ار مثله فی معناه

وسعید بن منصور وابن ابی شیبہ واحمد وعبداللہ بن احمد وابویعلی وطبرانی ودارقطنی وابونعیم وبیہقی کے رموز بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ان کتابون مین صحیح وحسن وضعیف سب قسم کی روایتین ہین۔ اکثر مقامات پر مین اون احادیث کے سندون کی حالت ظاہر کرونگا مین کہتا ہون کہ جوامور کہ سیوطی سے رہ گئے ہین شرط واقفیت اونکی اطلاع مین کردونگا سیوطی نے کہا کہ جو کچہ مسند احمد مین ہے وہ مقبول ہے کیونکہ اونکی ضعیف روایت بھی حسن کے قریب ہے مین کہتا ہون کہ اون اسنادات کے حالات مین اپنی کتب مین ظاہر کرونگا اور اسکی پوری بحث میری کتاب القول المستحسن فی فخر الحسن مین مذکور ہے۔ اور سیوطی نے بعد بیان کرنے رمز کتاب الضعفاء عقیلی وکتاب کامل ابن عدی وتاریخ خطیب وتاریخ ابن عساکر کے کہا ہے کہ جو روایتین منسوب ہون ان چارونکی طرف۔ یا حکیم ترمذی کی نوادر الاصول کی طرف۔ اور تاریخ حاکم کی طرف۔ اور دیلمی کی مسند الفردوس کی طرف وہ ضعیف ہین۔ صرف حوالہ دینا ہی ضعف کی دلیل ہے ضعف کی تصریح کی حاجت نہین مین کہتا ہون کہ ایک معتدبہ حصہ ان روایتون کا استدلال کے قابل ہے۔ انشاء اللہ تعالی جہان مین واقف ہونگا اوسپر آگاہ کردونگا سیوطی اپنی تفسیر درمنثور مین اور دوسری کتابون مین اسی اصطلاح پر چلے ہین لیکن لوگ اوس سے غافل ہین پس یہ قاعدہ یاد رہنا چاہئے۔ اور سیوطی نے ابن جریر کی کتاب تہذیب الآثار کو صحاح کے ذیل مین ذکر نہین کیا۔ مگر بظاہر تہذیب الآثار نام رکھنے سے تو یہی مفہوم ہوتا ہے کہ اون کے نزدیک وہ مہذب وصحیح ہے۔ بجز اوس حصہ کے جسکے صحیح نہونے پر اونہون نے تصریح کی ہے۔ ابن جریر کے شاگرد ابو محمد فرغانی نے کہا ہے کہ ابن جریر نے اپنی کتاب تہذیب الآثار کی تصنیف شروع کی۔ (جو اونکے تصنیفات مین سے نہایت ہی عجیب کتاب ہے) اوسکا آغاز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اون روایتون سے کیا ہے جنکی صحت ثابت ہے۔ اور ہر حدیث پر بحث کی ہے۔ اور ہر حدیث کے ذیل مین اوس کی علت کو اور طرق روایت کو اور اون مسائل کو جو اوس حدیث سے ماخوذ ہین۔ اور علماء کے اختلاف کو اور اونکی دلیلون کو۔ اور لغات کے معانی کو تصریح سے بیان کیا ہے سو عشرہ مبشرہ واہل بیت نبوی اور اونکے موالی کی مسند تو تمام ہوچکی ہے۔ اور ابن عباس کی مسند کو کسیقدر لکھنے پائے تھے کہ انتقال کر گئے۔ خطیب نے کہا ہے کہ ابن جریر کی تہذیب الآثار کی سی کتاب میری نظر سے نہین گذری۔

هذا ولنشرع الآن في مقاصد الكتاب الاول بعون الله الكريم الوهاب بالآخر الاول **كتاب**

الفقه الاكبر عن اهل البيت الاطهر وقد يقال ذلك الدين القيم للمرء المسلم

وهو فقه العلوم وايمان العامة يستوي فيه الخاصة والعامة فيه كالابانة عن اصول الديانة من عدة عقيدة الابد

من اعتقادها الكل داخل في الملة واليه الاشارة في حديث جبرئيل عليه السلام بالايمان قال الله المتعال

فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين **فرض الايمان الاكمل** قال الله تعالى قل آمنا

بالله وما انزل علينا وما انزل على ابراهيم واسمعيل واسحق ويعقوب والاسباط وما اوتي موسى وعيسى

والنبيون من ربهم لا نفرق بين احد منهم ونحن له مسلمون وقال تعالى يا ايها الذين آمنوا آمنوا بالله

ورسوله والكتاب الذي نزل على رسوله والكتاب الذي انزل من قبل ومن يكفر بالله وملائكته وكتبه

ورسله واليوم الآخر فقد ضل ضلالا بعيدا وقال انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذا

تليت عليهم آياته زادتهم ايمانا وعلى ربهم يتوكلون الذين يقيمون الصلوة ومما رزقنهم ينفقون

اولئك هم المؤمنون حقا الآية قال حافظ الاولياء اصحاب الكرامات العلي محمد بن اسلم الطوسي

صاحب المسند المجود حدثنا علي بن موسى الرضي عن ابيه ثنا ابي جعفر عن ابيه محمد بن علي عن ابيه علي بن الحسين عن

ابيه الحسين عن ابيه علي رضي الله عنهم قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الايمان اقرار باللسان

ومعرفة بالقلب وعمل بالجوارح ورواه البيهقي في شعب الايمان ثنا ابو محمد عبيد بن محمد بن محمد

ابن مهدي القشيري انا ابو محمد عبد الله بن محمد بن موسى بن كعب ثنا ابو محمد الفضل بن محمد بن المسيب

اب ہم خداوندکریم کے فضل کے بہروسہ پر پہلی کتاب کے مقاصد شروع کرتے ہین ۔

کتاب الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر اور اسکا نام الدین القیم للمرء المسلم بہی ہے

اور وہ فقہ علم اور ایمان عام کا ہے ۔ جس مین خاص و عام یکسان ہین۔ اس مین اصول عقائد مین سے چند ایسے عقائد کا بیان ہے جنپر اعتقاد رکہنا ہر مسلمان کو ضرور ہے ۔ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی حدیث مین لفظ ایمان سے اسی کی طرف اشارہ ہے ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس کیون نہ نکلی اونکے ہر فرقہ سے ایک جماعت تاکہ سمجھ پیدا کرے دین مین ۔

فرض الایمان الاکمل فرمایا خدا تعالیٰ نے ۔ کہہ[1] (اے پیغمبر) ایمان لائے ہم ساتہ اللہ کے اور اوس چیز کے کہ اوتاری گئی اوپر ہمارے ۔ اور وہ چیز کہ اوتاری گئی اوپر ابراہیم کے اور اسمٰعیل کے اور اسحٰق اور یعقوب کے اور اولاد اوسکی کے اور جو دی گئی موسیٰ اور عیسیٰ اور سب نبیون کو پروردگار اون کے سے۔ نہین جدائی ڈالتے ہم درمیان کسیکے اونمین سے ۔ اور ہم واسطے اوس کے فرمانبردار ہین ۔ اور فرمایا ۔ اے[2] لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ ایمان لاؤ ساتہ اللہ کے اور رسول اوسکے کے ۔ اور ساتہ کتاب کے جو اوتاری ہے اوس نے اوپر رسول اپنے کے ۔ اور کتاب کے جو اوتاری گئی ہے پہلے اس سے ۔ اور جو کوئی کفر کرے ساتہ اللہ کے ۔ اور اوسکے فرشتون اور اوسکی کتابون اور اوسکے رسولون اور دن پچہلے کے ۔ پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی دور ۔ اور فرمایا ۔ سوائے اسکے نہین کہ ایمان والے وہ لوگ ہین کہ جب یاد کیا جاوے اللہ ۔ ڈر جاتے ہین دل اونکے ۔ اور جب پڑہی جاتی ہین اوپر اونکے نشانیان اوسکی زیادہ کردیتی ہین اونکا ایمان ۔ اور اوپر پروردگار اپنے کے بہروسہ کرتے ہین وہ[3] لوگ کہ قایم رکہتے ہین نماز ۔ اور اوس چیز سے کہ دیا ہے ہمنے اونکو خرچ کرتے ہین ۔ یہی لوگ ہین ایمان والے سچے ۔ حافظ الاولیا و صاحب کرامات عالیہ محمد بن اسلم طوسی صاحب مسند مجود نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ۔ علی بن موسی رضا نے ۔ اونہون نے اپنے باپ سے کہا اونہون نے کہ حدیث بیان کی ہمسے میرے باپ جعفر صادق نے اونہون نے اپنے باپ محمد بن علی سے وہ اپنے باپ علی بن حسین سے وہ اپنے باپ امام حسین سے ۔ وہ اپنے باپ علی کرم اللہ وجہہ و رضی عنہم سے ۔ کہا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ (ایمان زبان سے اقرار کرنا اور دل سے پہچاننا اور ہاتہ پانون سے عمل کرنا ہے) اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین کہا کہ بیان کیا ہمسے ابو محمد عبید ابن محمد بن محمد بن مہدی قشیری نے ۔ کہا کہ خبر دی ہمکو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن موسی بن کعب نے ۔ کہا کہ بیان کیا ہمسے ابو محمد فضل بن محمد بن مسیب

[1] اس آیت شریفہ سے اقرار باللسان کی طرف اشارہ ہے ۱۲ [2] اس آیت شریفہ سے استنباط ہے جملہ معرفۃ بالقلب کا ۱۲ [3] اس سے عمل بالجوارح مفہوم ہوتا ہے ۱۲

ثنا ابو الصلت الهروی عبد السلام و محمد بن اسلم قالا ثنا علی بن موسی الرضی عن ابیه فذکرہ بہ و
سندہ مسلسل بالائمۃ السبعۃ اولی الرفعۃ الکمل وقولہ علیہ الصلاۃ والسلام اقرار باللسان ای بتوحید
اللہ وتصدیق رسولہ وما جاء بہ وقال الحافظ البلاذری ابو محمد احمد بن محمد بن ابراھیم بن ھاشم صاحب
الصحیح علی وضع صحیح مسلم ثنا الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی ابو السید المحجوب ثنی ابی علی بن محمد
ثنی ابی محمد بن علی ثنی ابی علی بن موسی الرضی قال ثنی ابی موسی بن جعفر قال ثنی ابی جعفر عن ابیہ محمد بن
علی عن ابیہ علی بن الحسین عن ابیہ الحسین عن ابیہ علی رضی اللہ عنہم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم الایمان معرفۃ بالقلب وقول باللسان وعمل بالارکان وقال الحافظ ابو بکر احمد بن
عبد الرحمن الفارسی الشیرازی فی الالقاب انبا ابو بکر محمد بن احمد بن عقیل الوراق ثنا ابو محمد
احمد بن محمد بن ابراھیم بن ھاشم البلاذری الحافظ فذکرہ عنہ بہ وسندہ مسلسل بالائمۃ
العشرۃ الکمل فذاک السند الغالی ھو السلسلۃ الذھبیۃ او عقد اللآلی بل سبحۃ الجواھر المھذبۃ
لا بل ھذا تقصیر لفضلہ الکبیر وسیروی نبذۃ من فضیلۃ کل من ھؤلاء الائمۃ ان شاء اللہ تعالی
ولم یتشرف احد ممن صنف واشتھر ما صنف من ذوی الروایۃ بالاجتماع بالامام علی الرضی
وحفیدہ ابنہ الامام الحسن العسکری والاستماع منھما الا اھل السنۃ وللہ المنۃ وقال الحافظ
الناقد ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی ثنا محمد بن زیاد السلمی ثنا علی بن موسی الرضی فذکرہ بہ و
قال الحافظ ابو عثمان اسماعیل بن عبد الرحمن الصابونی النیسابوری فی المائتین انبا ابو بکر ابن

کہا بیان کیا ہمسے ابوالصلت ہروی عبدالسلام ومحمد بن اسلم نے۔ کہا دونون نے کہ بیان کیا ہم سے علی بن موسی الرضا نے۔ اونہون نے اپنے باپ سے پہر اس حدیث کو اوسی سند سے بیان کیا۔ اور اسکی سند بڑے درجہ کے ستّا ائمہ سے مسلسل ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ اقرار کرنا زبان سے اسکی یہہ معنی ہین کہ اقرار کرنا اللہ کے اکیلے ہونیکا اور سچا کہنا اوسکے پیغامبر کا اور جو کچہہ وہ اللہ کے پاس سے پیغام لائے۔ اور کہا حافظ بلاذری ابو محمد احمد بن محمد بن ابراہیم بن ہاشم نے۔ جنہون نے صحیح مسلم کی ردشش پر ایک صحیح لکھی ہے۔ کہا بیان کیا ہم سے امام حسن ابن علی بن محمد بن علی بن موسے نے جو باپ ہین اون سیدکے کہ پوشیدہ ہوگئے۔ کہا انہون نے کہ مجہہ سے کہا میرے باپ علی بن محمد نے کہا اونہون نے کہ مجہہ سے کہا میرے باپ محمد بن علی نے۔ کہا اونہون نے مجہسے بیان کیا میرے باپ علی بن موسی رضا نے۔ کہا اونہون نے کہ مجہہ سے بیان کیا میرے باپ موسیٰ بن جعفر نے۔ اونہون نے کہا کہ مجہہ سے بیان کیا میرے باپ جعفر نے اونہون نے روایت کی اپنے باپ محمد بن علی سے۔ اونہون نے اپنے باپ علی بن حسین سے۔ اونہون نے اپنے باپ حسین سے۔ انہون نے اپنے باپ علی سے رضی اللہ عنہم۔ کہا انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایمان دل سے پہچاننا۔ اور زبان سے اقرار کرنا اور اعضا سے عمل کرنا ہے۔

اور حافظ ابوبکر احمد بن عبدالرحمن فارسی شیرازی نے القاب مین لکہا ہے کہ خبر دی ہمکو ابوبکر محمد بن احمد بن عقیل وراق نے۔ کہا کہ بیان کیا ہم سے ابو محمد احمد بن محمد بن ابراہیم بن ہاشم بلاذری حافظ مذکور نے۔ پہر اوسی سند سے وہ حدیث بیان کی۔ اور اسکی سند ائمہ عشرہ سے مسلسل ہے پس یہہ سند عالی طلائی زنجیر ہے یا موتیون کا ہار۔ یا مالاے مروارید۔ نہین بلکہ یہہ سب اوسکی کسر شان ہے۔

اور عنقریب کچہہ فضائل ان ائمہ کے بیان کئے جاوینگے انشاءاللہ تعالی اور بجز اہل سنت کے اہل روایت مین سے کسی مصنف مشہور التصنیف کو امام علی رضا۔ اور اون کے پروتے امام حسن عسکری کے ساتہہ اجتماع و استماع کا شرف نصیب نہین ہوا والمنۃ للہ۔

اور حافظ نقاد ابو حاتم محمد بن ادریس رازی نے کہا ہے کہ بیان کیا ہم سے محمد بن زیاد سہمی نے اونہون نے کہا بیان کیا ہم سے علی بن موسی رضا نے پہر وہ حدیث اوسی سند سے بیان کی۔

اور حافظ خراسان ابوعثمان اسمعیل بن عبدالرحمن صابونی نیشاپوری نے مائتین مین لکہا ہے کہ خبر دی ہمکو ابوبکر ابن

مهران ثنا ابو محمد زنجویه بن محمد بن الحسن اللباذ ثنا ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی فذکره
به قال الصابونی هذا حدیث غریب لم اکتبه الا من حدیث اهل البیت وقال الحافظ ابوبکر احمد
ابن محمد بن محمد بن اسحاق المعروف بابن السنی الدینوری فی کتاب الاخوة والاخوات اخبرنی ابو یحیی
الساجی ای الحافظ زکریا صاحب الجرح والتعدیل ثنا عبد العزیز بن محمد بن الحسن بن زبالة
ثنا عبد الله بن موسی بن جعفر ثنی علی بن موسی به وعبد العزیز قال ابن حبان یاتی عن المدنیین
بالاشیاء المعضلات فبطل الاحتجاج به **قلت** قد برأ من عهدته ههنا وثبت حدیثه هذا وعزی
لابی سعید ابن الاعرابی الحافظ فی معجمه بسنده عن عبد الله بن موسی به فلیراجع وقال ابن ماجة حافظ
قزوین وسادس ائمة الحدیث الستة فی سننه ثنا سهل بن ابی سهل الرازی ومحمد بن اسمعیل قالا ثنا عبد السلام
ابن صالح ابو الصلت الهروی ثنا علی بن موسی الرضی به قال ابو الصلت لو قرئ هذا الاسناد علی مجنون لبرأ
واخرجه من جهة الهروی الحفاظ ابوبکر ابن ابی داود وابو بشر الدولابی فی الکنی والطبرانی فی الکبیر
وابوبکر الآجری فی الشریعة وابو نعیم الاصبهانی والحاکم خارج المستدرک فی تاریخ نیسابور وغیره فالبیهقی
فی شعب الایمان وابن مردویه فی التفسیر وابو نصر ابن ابی القاسم القشیری وابن الجوزی والتاج ابن السبکی
فی طبقات الشافعیة وابن الجزری فی اسنی المطالب فی مناقب الامام علی بن ابی طالب بطرق ومما ینبغی
ان یستدرک علی الحاکم کونه لم یخرجه فی صحیحه المستدرک مع کونه صحیحا علی رأیه فی الهروی حیث انه
صحح له حدیث انا مدینة العلم وانما فوقه ائمة اهل بیت النبوة الذین هو یعظمهم فتنبه وللحاکم

مہران سنے۔ کہا اونہون سنے بیان کیا ہم سے ابو محمد زنجویہ بن محمد بن اللباد سنے۔ کہا اونہون سنے کہ بیان کیا ہم سے ابوحاتم محمد بن ادریس رازی سنے۔ پھر وہ حدیث بیان کی صابونی سنے کہا کہ یہہ حدیث نادر ہے مین سنے صرف حدیث اہل بیت سے اسکو لکہا ہے۔ حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحق جو ابن سنی دینوری کے نام سے مشہور ہین اونہون سنے اپنی کتاب الاخوۃ والاخوات مین لکہا ہے کہ خبر دی مجہکو ابویحیی ساجی سنے یعنی حافظ زکریا۔ صاحب الجرح والتعدیل سنے۔ کہا اونہون سنے بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن محمد بن حسن بن زبالہ سنے۔ کہا اونہون سنے بیان کیا ہم سے عبداللہ بن موسیٰ بن جعفر سنے۔ کہا اونہون نے بیان کیا مجہہ سے علی بن موسیٰ سنے۔ اوسی حدیث کو اوسی سند سے اور عبدالعزیز کی نسبت ابن حبان سنے کہا کہ وہ مدنیین سے ایسے اچنبے کی باتین روایت کرتا ہے جنکے وجود کو عقل دشوار سمجہتی ہے۔ پس اوسکی روایت سند کے قابل نہین ہے۔ مین کہتا ہون کہ اس بیان سے اونکی برارت ہوگئی۔ اور یہہ حدیث اونکی ثابت ہوگئی۔ اور حافظ ابوسعید ابن الاعرابی کے معجم کی طرف بھی یہہ حدیث منسوب کی گئی ہے کہ اونہون سنے اسکو روایت کیا ہے۔ عبداللہ بن موسیٰ سے اوسی سند و متن کے ساتھ۔ پس اوسکی طرف رجوع کرنا چاہئے اور ابن ماجہ حافظ قزوینی سادس ائمہ حدیث ستہ سنے اپنی سنن مین لکہا ہے۔ کہ بیان کیا مجہہ سے سہل بن ابی سہل رازی سنے۔ اور محمد بن اسمٰعیل سنے۔ کہا دونون سنے بیان کیا ہم سے علی بن موسیٰ رضا سنے اوسی سند و متن کے ساتھ۔ ابوالصلت سنے کہا کہ یہہ سند ایسی ہے کہ اگر مجنون پر پڑھ دیجاوے تو البتہ اچھا ہوجاوے۔ اور ہروی کے واسطہ سے اسکی روایت کی ہے حفاظ حدیث ابوبکر ابن ابی داؤد سنے اور ابوبشر دولابی سنے کنی مین۔ اور طبرانی سنے کبیر مین اور ابوبکر آجری سنے کتاب الشریعہ مین۔ پھر ابونعیم صفہانی سنے اور حاکم سنے تاریخ نیشاپور مین پہر بیہقی سنے شعب الایمان مین اور ابن مردویہ سنے تفسیر مین۔ اور ابونصر ابن ابی القاسم قشیری سنے۔ اور ابن جوزی سنے اور تاج ابن السبکی نے طبقات شافعیہ مین اور ابن جزری سنے اسنی المطالب فی مناقب الامام علی بن ابی طالب مین کئی طرق سے اور باوجودیکہ ہروی حاکم کی راے کے موافق مقبول الروایہ ہے۔ چنانچہ انا مدینۃ العلم کی روایت کو جو ہروی سے ہے صحیح قرار دیا ہے تسپر بھی ہروی کی اس روایت کو اپنی صحیح مستدرک مین ذکر نہ کرنا قابل اعتراض اور گرفت کے ہے۔ اور اوس کے اوپر کے سلسلہ مین تو ائمہ اہل بیت ہین جنہین وہ معظم جانتے ہین ۔ پس آگاہ رہو۔

فی تاریخ نیسابور بسند لیس فیہ من ذکر بجرح عن محمد بن عبداللہ بن طاہر نائب العراق وابن نائبہا قال کنت

واقفا علی راس ابی وعندہ احمد بن محمد بن حنبل واسحاق بن راھویہ وابوالصلت الھروی فقال ابی لیحدث

کل رجل منکم بحدیث فقال ابوالصلت ثنی علی بن موسی الرضی وکان واللہ رضی اللہ کما سمّی عن ابیہ

موسی بن جعفر عن ابیہ جعفر بن محمد عن ابیہ محمد بن علی عن ابیہ علی بن الحسین عن ابیہ الحسین

ابن علی عن ابیہ علی رضی اللہ تعالی عنہم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الایمان قول وعمل

فقال بعضہم ماھذا الاسناد فقال لہ ابی ھذا سعوط المجانین اذا سعط بہ المجنون برأ ورواہ علی بن

غراب حدثنا علی بن موسی الرضی بہ باللفظ الاول اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد وابن غراب

وثقہ ابن معین والدارقطنی وقال احمد کان یدلس وما اراہ الاکان صدوقا وروی لہ ابن ماجۃ

والنسائی وقال الخطیب تکلم فیہ لاجل مذھبہ کان غالیا فی التشیع واما روایاتہ فوصفوہ فیہا بالصدق

وقال ابن حجر افرط ابن حبان فی تضعیفہ قال السیوطی ومثل ھذا یصلح فی المتابعۃ ومحمد بن سہل

بن عامر البجلی ثنا علی بن موسی الرضی بہ اخرجہ الخطیب والبجلی قال ابن الجوزی مجہول وقال السیوطی

مارایت لہ ترجمۃ ولا فی المیزان وعبداللہ بن احمد الطائی ثنی ابی ثنی علی بہ اخرجہ الخطیب والطائی

متکلم فیہ وابواحمد داؤد بن سلیمان بن وھب الغازی ثنا علی بن موسی الرضی بہ اخرجہ ابوزکریا

البخاری فی فوائدہ والغازی مجہول وبالجملۃ فقد استسعد بروایۃ ھذا الحدیث لمجود

عن الامام الھمام ابی الحسن علی الرضی مسلسلا عن آبائہ من جہۃ اہل بیتہ وتبعتہ جلۃ جماعۃ

اور حاکم کی تاریخ نیشاپور مین ایسی سند سے کہ جسپر کوی جرح نہین کی گئی روایت ہے محمد بن عبد اللہ بن طاہر (نائب العراق وابن نائب سے) کہا اوس نے کہ مین اپنے باپ کے سر کے پاس کہڑا تہا۔ جسوقت احمد بن محمد بن حنبل واسحق بن راہویہ وابو الصلت ہروی۔ اون کے پاس تہے۔ میرے باپ نے کہا کہ ہر شخص ایک حدیث بیان کرے سو ابو الصلت نے کہا کہ بیان کیا مجہسے علی بن موسی رضا نے (اور وہ واللہ اسم بامسمی اللہ کے پسندیدہ تہے) اپنے باپ موسی بن جعفر سے۔ اونہون نے اپنے باپ جعفر بن محمد سے۔ اونہون نے اپنے باپ محمد بن علی سے اونہون نے اپنے باپ علی بن حسین سے۔ اونہون نے اپنے باپ حسین بن علی سے۔ اونہون نے اپنے باپ علی سے رضی اللہ عنہم۔ کہا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ ایمان قول وعمل ہے۔ سو بعضون نے کہا کہ یہہ کیا عالیشان اسناد ہے۔ تو میرے باپ نے کہا کہ یہہ مجنونون کی دارو ہے اگر اسکو دیوانہ کی ناک مین ٹپکایا جاوے تو اچہا ہوجاوے۔ اور خطیب نے تاریخ بغداد مین روایت کیا ہے اسکو علی بن غراب سے۔ کہا اونہون نے بیان کیا مجہسے علی بن موسی رضی نے اوسی اسناد سے بلفظ (۱) اول۔ اور ابن غراب کی توثیق ابن معین ودارقطنی نے کی ہے۔ احمد نے کہا کہ وہ مدلس تہا اور مین اوسکو سچا جانتا ہون اور اون سے روایت لی ہے ابن ماجہ نے اور نسائی نے۔ اور خطیب نے کہا کہ اوس کے مذہب مین گفتگو کی گئی ہے۔ کیونکہ وہ غالی شیعی تہا لیکن روایات مین اوسکی راستی اور سچائی بیان کرتے ہین۔ ابن حجر نے کہا کہ ابن حبان نے اوسکی تضعیف مین افراط کی ہے۔ سیوطی نے کہا کہ ایسا شخص متابعت کے لئے بیجا نہین ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو خطیب نے محمد بن سہل بن عامر بجلی سے کہا اونہون نے کہ بیان کیا ہمسے علی بن موسی رضی نے اوسی سند و متن سے۔ اور بجلی کو ابن جوزی نے مجہول بتایا ہے۔ اور سیوطی نے کہا کہ مین نے تو میزان مین انکا کوی ذکر پایا نہ اور کہین۔ اور روایت کیا ہے اسکو خطیب نے عبد اللہ بن احمد طائی سے کہا اونہون نے بیان کیا مجہسے میرے باپ نے کہا اونہون نے بیان کیا مجہسے علی رضی نے بعین سند و متن اور طائی مین کلام ہے۔ اور ابو زکریا بخاری نے اسکو روایت کیا ہے اپنی کتاب فوائد مین ابو احمد داؤد بن سلیمان بن وہب غازی سے کہا اوس نے بیان کیا ہم سے علی بن موسی رضی نے بعین سند و متن۔ اور غازی مجہول ہے۔ الحاصل حفاظ اہل سنت کی ایک بڑی جماعت نے۔ بڑی سعادت حاصل کی ہے۔ بروایت اس حدیث کے حضرت امام ہمام ابو الحسن علی الرضی سے مسلسلاً آپکے آباء سے

(۱) یعنے اپنے ہمعصر راوی سے بلفظ عن روایت کرنے مین بیچ والے کا نام چہوڑ دیتے تہے ۱۲

(۲) ایک روایت اوسی مضمون کے دوسری روایتون کے بعد ذکر کرنا ۱۲

من حفاظ اهل السنة والجماعة ولله المنة على الضاعة ولا يضر كون بعض الرواة عن الامام
محل الكلام لكون آخرين ثقات الانام من الاعلام وذكر ابن السبكي انه رواه عن الرضى
الهيثم بن عبد الله وعلى بن الازهر السرخسي ايضا وعن الكاظم محمد بن صدقة ومحمد بن تميم
وان الاربعة مجاهيل وقال تمام في فوائده ثنا احمد بن محمد الطبرستانى ثنا الحسن بن على التميمى
ثنا محمد بن صدقة العنبرى ثنا موسى بن جعفر عن ابيه وثنا احمد بن محمد الطبرستانى ثنا احمد
ابن عيسى العلوى ثنا عباد بن صهيب عن جعفر بن محمد به وعزى لابى عمرو بن حمدان فى فوائده
عن على قال سألت النبى صلى الله عليه وآله وسلم عن الايمان ما هو قال معرفة بالقلب واقرار
باللسان وعمل بالاركان ولابن مردويه عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
الايمان اقرار باللسان وعقد بالقلب وعمل بالجوارح والاركان وهو يزيد وينقص قال السيوطى
وسنده ضعيف فليراجع وبالجملة فالحديث له عن المولى على المرتضى طرق جمة عند الائمة الجلة
وللشيرازى والديلمى عن عائشة رفعا كاللفظ الاول وكذا لابن الجوزى عن انس رفعا وسندهما
ضعيف قال البيهقى فى خبر اهل البيت وشاهد هذا الحديث ما انا ابو نصر ابن قتادة فذكر
بسنده عن ابى قتادة رفعه من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فذل بها لسانه
واطمأن بها قلبه لم تطعمه النار **قلت** بل هو شاهد لحديث الآتى فى فرض الايمان الاجمال
فالمجمل فتامل ومع هذا كله فقيل الدارقطنى وذكر رواية الهروى له وهو متهم بوضعه

آپ کے اہل بیت اور تبعہ کی جہت سے واللہ المنۃ علی الصناعۃ۔ اور بعض رواۃ امام کا مجروح ہونا چندان مضر نہین۔ کیونکہ اور رواۃ ثقات اعلام ہین اور ابن سبکی نے ذکر کیا ہے کہ اس حدیث کو امام رضی سے ہیثم بن عبد اللہ و علی بن ازہر سرخسی نے بھی روایت کی ہے اور امام کاظم سے محمد بن صدقہ و محمد بن تمیم نے۔ اور یہ چارون مجہول الحال ہین۔

اور تمام نے اپنی کتاب فوائد مین لکھا ہے کہ اس حدیث کو بیان کیا ہے احمد بن محمد طبرستانی نے کہا کہ بیان کیا ہے حسن بن علی تیمی نے۔ کہا کہ بیان کیا ہے محمد بن صدقہ عنبری نے۔ کہا کہ بیان کیا ہے موسی بن جعفر نے۔ اونہون نے اپنے باپ سے اور نیز تمام نے کہا کہ بیان کیا ہے اس حدیث کو احمد بن محمد طبرستانی نے۔ کہا کہ بیان کیا ہے احمد بن عیسی علوی نے۔ کہا کہ بیان کیا ہے عباد بن صہیب نے جعفر بن محمد سے۔ اوسی سند و متن کے ساتھ۔

اور نسبت دی گئی ہے طرف ابو عمرو بن حمدان کے کہ اونہون نے اپنی کتاب فوائد مین روایت کیا حضرت علی سے کہا آپنے کہ مین نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ایمان کیا ہے۔ فرمایا کہ دل سے پہچاننا۔ اور زبان سے اقرار کرنا اور ہاتھ پیرو سے کام کرنا۔
اور نسبت دیگئی ہے طرف ابن مردویہ کے کہ اونہون نے حضرت علی سے روایت کیا ہے۔ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایمان اقرار لسانی۔ و اعتقاد قلبی۔ و عمل جوارح و اعضاء کا نام ہے۔ اور وہ گھٹتا اور بڑھتا ہے (۵۲) سیوطی نے کہا اسکی سند ضعیف ہے پس چاہئے کہ اوسکو دیکھ لیا جاوے۔

خلاصہ یہ کہ ائمہ کے نزدیک یہ حدیث حضرت مولی علی رضی اللہ عنہ سے بہت طریقون سے ثابت ہے۔ اور شیرازی۔ اور دیلمی کے پاس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے مرفوعاً مثل الفاظ اول کے مروی ہے۔ اور ایسی ہی ابن جوزی کے پاس حضرت انس کی روایت مرفوعاً مروی ہے اور سند ان دونون کی ضعیف ہے۔

بیہقی نے حدیث اہل بیت کی نسبت کہا ہے کہ اس کا شاید وہ حدیث ہے جو بیان کیا ہے ابو النصر ابن قتادہ نے۔ سو ذکر کیا بیہقی نے بسند خود ابو قتادہ سے مرفوعاً کہ جو شخص شہادت دے اس بات کی کہ کوئی معبود نہین ہے سواے اللہ کے۔ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے رسول ہین پھر اوسکی زبان بھی اس شہادت کی تابع ہو دے اور دل مطمئن ہوجاوے تو اوسکو آگ نہ کھائیگی۔
مین کہتا ہون بلکہ وہ شاہد ہے اوس حدیث کا جو فرض ایمان اجمل اور مجمل مین آویگی۔ نہ اس حدیث کا۔ پس غور کرو۔
ان تمام بیانون پر بھی دار قطنی نے ہروی کی روایت کو ذکر کرکے جو کہا ہے۔ کہ (ہروی پر اس حدیث کے وضع کر لینے کا گمان ہے۔

---

۵۲ ان تونکا جدا جدا بیان قرآن مین اور حدیث مین جابجا موجود ہے راویونکے حال کی تحقیق فقط اسلئے ہوتی ہے کہ یہ تفصیل اس ترکیب سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائین یا نہین ۱۲ -

لم يحدث به الامن سرقه منه فهو الابتداء فی هذا الحدیث وقیل ابن الجوزی موضوع کلاهما
مما لایعول علیه ولا یلتفت الیه وکذا قد قصر ابن السبکی هنا فقصر لما اغتر بما ذکر فی الهروی
واقتصر السخاوی فی المقاصد الحسنة علی روایة ابن ماجة وحکم ابن الجوزی وقصة روایة الامام
له بنیسابور عند الدیلمی بلا سند وکل ذلک قصور فی العثور واورده السیوطی فی الجامع
الصغیر بروایة ابن ماجة والطبرانی ورمز له فی الهامش بالضعف وقال فی الدرر المنتثرة
وذکر ایراد الزرکشی له عن ابن ماجة قلت اورده ابن الجوزی فی الموضوعات فلم یصب وقد ذکر
السیوطی فی اللآلی المصنوعة اکثر الطرق المذکورة وقال ابن الجزری فی اسنی المطالب فی حدیث
الهروی حدیث حسن اللفظ والمعنی رجال اسناده ثقات غیر الهروی وهو خادم الامام
الرضی فانهم ضعفوه مع صلاحه وقد روی ایضا عن مالک وحماد بن زید وروی عنه احمد
ابن ابی خیثمة وعبد الله بن احمد وجماعة ولکن تابعه علی روایة هذا الحدیث عن الرضی محمد
ابن اسلم فذکره عن البیہقی فی الشعب قال فخرج ابو الصلت من عهدته انتهی والکلام فیه
مدحا وقدحا مبسوط فی غیر هذا المقام وقوله سلام الله علیه وطوله معرفة بالقلب ای
بالالوهة للرب والنبوة لرسوله بما اوجب ولاحمد فی المسند عن علی قال قال رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم الاسلام ان یسلم قلبک وان یسلم المسلمون من لسانک ویدک
قیل فای الاسلام افضل قال الایمان قیل ما الایمان قال ان تؤمن بالله وملئکته وکتبه

نہین روایت کیا اوسکو بجز اوس شخص کے جس نے حدیث کو ہروی سے چرا لیا ہی سو وہی ہروی اس حدیث مین ابتدا ہی)
اور ایسا ہی ابن جوزی نے جو کہا ہی کہ (وہ موضوع ہے) یہ دونون قول ایسے ہین جو معتبر و قابل التفات نہین ہین۔ اور
ابن سبکی سے بھی اسمقام پر لغزش ہوئی ہی۔ اور یہ لغزش اسوجہ سے ہوئی کہ اونکو دہوکا ہو گیا اون اقوال سے جو ہروی کے
حق مین کیے گئے ہین۔ اور سخاوی نے مقاصد حسنہ مین اقتصار کیا ہی ابن ماجہ کی روایت پر۔ اور ابن جوزی کے اوس
حکم پر اور اس قصہ پر کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو امام نے شہر نیشا پور مین جو کتاب الفردوس دیلمی مین بلا سند منقول
ہے۔ اور یہ سب لغزشین قصور اطلاع کی وجہ سے ہین۔

اور سیوطی نے جامع صغیر مین ابن ماجہ و طبرانی سے اس حدیث کو ذکر کیا ہی۔ اور حاشیہ مین اوسکے ضعف کا اشارہ کیا ہی۔
اور درر منتثرہ مین یہ بیان کرنے کے بعد کہ (زرکشی نے اس حدیث کو ابن ماجہ سے روایت کیا ہی)۔ کہا ہی کہ مین کہتا ہون
کہ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات مین جو ذکر کیا ہے سو خطا ہے۔

اور سیوطی نے لآلی مصنوعہ مین اکثر طرق مذکورہ کو بیان کیا ہے۔ اور ابن جزری نے اسنے المطالب مین حدیث
مروی کی نسبت کہا ہی کہ یہ حدیث حسن ہے لفظاً و معنیً۔ اسکے سب راوی ثقہ ہین۔ بجز ہروی کے جو خادم
ہین امام رضی کے۔ کیونکہ محدثین نے اونکو باوجود نیک ہونے کے ضعیف الروایۃ کہا ہی اور وہ امام مالک
و حماد بن زید سے بھی روایت کرتے ہین۔ اور احمد بن ابی خیثمہ اور عبد اللہ بن احمد اور ایک جماعت محدثین نے
اون سے روایت لی ہے۔ لیکن اونکی متابعت کی ہے اس حدیث کی روایت پر علی رضی سے۔ محمد بن اسلم نے
نقل کیا اوسکو جزری نے روایت بیہقی سے جو شعب الایمان مین ہے۔ کہا کہ پس بری ہو گیا ابو الصلت
اپنے عہدہ سے انتہی اور یہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔ **معرفۃ بالقلب**
اس سے مراد معرفت الوہیت خدا و نبوت رسول ہی جسطرح اللہ نے فرض کیا ہی۔

اور مسند احمد مین حضرت علی سے روایت ہی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اسلام یہ ہی کہ تیرا دل
مطیع ہو جائے۔ اور مسلمان تیرے دست و زبان سے محفوظ رہین۔
کسی نے پوچھا اسلام مین کونسا امر افضل ہے۔ فرمایا ایمان۔ پوچھا۔ ایمان کیا ہے۔ فرمایا یقین لانا اللہ پر
اور اوسکے فرشتون اور کتابون۔ اور رسولون پر۔ اور مرکر قبر سے اوٹھنے پر

ورسله والبعث بعد الموت قيل فايّ الايمان افضل قال الهجرة قيل ما الهجرة قال ان تهجر السوء
قيل فايّ الهجرة افضل قال الجهاد الحديث ولاحمد والطبرانی فی الكبير بسند ثقات عن
عمرو بن عبسة نحوه وهذا فی الايمان والاسلام والهجرة وجهة من الشريعة ولعبد الرزاق
وابن ابی شيبة ورستة فی الايمان واللالكائی فی السنة والبيهقی فی الشعب وابن عساكر عن
حجر بن عدی قال حدثنا علی بن ابی طالب ان الطهور نصف الايمان والی ظاهر هذه الاحاديث
والاثار عن اهل البيت الاطهار ونحوها ذهب اصحاب الحديث ومالك والشافعی واحمد
والاوزاعی كمذهب اهل البيت ان العمل داخل فی الايمان الا انه لا يزول اصل الايمان
بزوال العمل كما لا يزول اصل الشجر بزوال الفروع والثمر والرجل لا يخرج عن نوعه بقطع
الايدی والارجل فالمعنی بالايمان فيها هو الايمان الكامل الذی لن يفتقر بعد الاثبات
به الی ان يعتذر عن صاحبه وهو المقرون بالاسلام دون المجرد عنه وقوله وهو يزيد وينقص
ای فی الاوصاف الثلثة فالزائد فيها الايمان الخاصة والناقص ايمان العامة اما فی المعرفة
والتصديق فمن جهة الثمرات والحلاوة لا اصل التصديق فانه ان نقص كان شكا مخرجا من
الايمان واما فی الاقرار فاذا خيف القتل ان اقر بالايمان فلم يقر فهو ناقص وان اقر فهو الايمان
الزائد الكامل واما فی العمل بالاركان فلا يحتاج الی البيان ومما يشيد ما ذكرنا ما عن
المولی المرتضی قال كانت السورة اذا انزلت علی عهد رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم او الاية

کہا گیا ایمان مین کونسا امر افضل ہی فرمایا ہجرت پوچھا گیا ہجرت کیا ہی۔ فرمایا برائی کو چھوڑنا۔ پوچھا گیا ہجرت کونسی بہتر ہی فرمایا جہاد۔ الی آخر الحدیث۔ معلوم رہے کہ ایمان واسلام وہجرت کے معنو نکی یہہ بھی ایک طرز تشریح ہے۔

اور روایت کیا ہی عبدالرزاق وابن ابی شیبہ نے اور رستہ نے کتاب الایمان مین۔ اور لالکائی نے کتاب السنہ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین۔ اور ابن عساکر نے۔ حجر بن عدی سے کہا بیان کیا ہمسے علی بن ابیطالب نے کہ بیشک طہارت نصف ایمان ہے۔

ان احادیث وآثار کے ظاہری معنون کے لحاظ سے محدثین اور امام مالک امام شافعی وامام احمد واوزاعی برطبق مذہب اہل بیت اس امر کے قائل ہین کہ عمل بھی جزو ایمان ہی اور حقیقت ایمانین داخل ہی۔ اور اسکے ساتھ یہہ بھی کہتے ہین کہ عمل کے مفقود ہونے سے اصل ایمان زائل نہین ہوتا جیسا کہ شاخون اور ثمر کی علیحدگی سے اصل درخت زائل نہین ہوتا یا ہاتھ پیر کے قطع ہونے سے انسان اپنی نوعیت سے خارج نہین ہوتا۔

پس ان احادیث مین ایمان سے مراد ایمان کامل ہی جسکے بجالانیکے بعد اوس مومن کی جانب سے کسی عذر کی حاجت نہ ہو۔ یہ تو وہی ایمان ہوسکتا ہے جو اسلام کو بھی شامل ہی۔ نہ کہ ایمان قلبی محض اور ایمان مین کم وبیشی سے۔ اوسکے اوصاف ثلثہ کی کم وبیشی مقصود ہے۔ زائد الاوصاف خواص کا ایمان ہے اور ناقص الاوصاف عوام کا۔

معرفت وتصدیق مین کمی بلحاظ ثلث حصول ثمرات وحلاوت ممکن ہی نہ کہ اصل تصدیق مین (معاذ اللہ) کیونکہ اگر اصل تصدیق کم ہو جائے تو وہ شک ہے جو ایمان سے بالکل خارج کر دیتا ہے۔

اور **اقرار** مین جب کہ اقرار لسانی سے قتل کا اندیشہ ہو اور اس خوف سے اقرار نکرے تو یہ ایمان ناقص ہے۔ اگر باوجود خوف کے علانیہ اقرار کرے تو یہ ایمان کامل ہی۔ رہا **عمل** ۔ تو وہ ظاہر ہے تفصیل کی کوئی ضرورت نہین

اور ہمارے بیان کی موید وہ روایت بھی ہوسکتی ہے جسکو محمد بن اسمعیل وراق نے اپنی کتاب الامالی مین ذکر کیا ہی اور عسکری نے کتاب المواعظ مین اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیر مین حضرت علیؑ سے فرمایا آپ نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین کوئی سورہ یا آیت نازل ہوتی تھی۔

اوأكثر زادت المؤمنين ايمانا وخشوعاو ثقتهم فانتهوا اخرجه محمد بن اسمعيل الوراق فی اماليه و العسكری فی المواعظ وابن مردويه فی تفسيره وسنده حسن قاله السيوطی وكذا الحديث الالهی المسلسل بالائمة العشرة الكمل فی فضل الايمان انما هو ناظر ظاهر فی عدم دخول العمل فی اصل الايمان و سيرد ی ان شاء الله تعالی **فضل الايمان الاكمل** قال الله المتعال بعد قوله اولٰئك هم المؤمنون حقا لهم درجات عند ربهم ومغفرة ورزق كريم (وعن) قبيصة بن جابر الاسدی قال قام رجل الی علی فقال يا امير المؤمنين ما الايمان قال الايمان علی اربع دعائم علی الصبر واليقين والجهاد والعدل فالصبر علی اربع شعب علی الشوق والشفقة والزهادة والرقب فمن اشتاق الی الجنة سلا عن الشهوات ومن اشفق عن النار رجع عن المحرمات ومن ابصر بالدنيا تهاون بالمصيبات ومن ارتقب الموت سارع الی الخيرات واليقين علی اربع شعب علی تبصرة الفطنة وتأول الحكمة وموعظة العبرة وسنة الاولين فمن تبصر فی الفطنة تأول الحكمة ومن تأول الحكمة عرف العبرة ومن عرف العبرة فكانما كان فی الاولين والعدل علی اربع شعب علی غائص الفهم وزهرة العلم وشريعة الحكم وروضة الحلم فمن فهم فسر جميع العلم ومن علم عرف شرائع الحكم ومن حكم ورد روضة الحلم ومن حلم لم يفرط امره وعاش فی الناس وهو فی راحة والجهاد علی اربع شعب امر بمعروف ونهی عن المنكر والصدق فی المواطن وشنآن الفاسقين فمن امر بالمعروف شد ظهر المؤمن ومن نهی عن المنكر ارغم انف المنافق ومن صدق فی المواطن قضی ما عليه

ای لم يضيعه ۱۲

تومومنین کے ایمان کوزیادہ کرتی تھی اوراُنکو برائیوں سے روکتی تھی پس وہ باز رہتے تھے۔ اسکی سند حسن ہی چنانچہ سیوطی نے کہا ہی۔ اور اسیطرح سے حدیث قدسی مسلسل ۲۰ الحمہ عشر جو مانند فضل الایمان ہین ذکر کیجائیگی۔ ایمان مین عمل داخل نہ رہنے پر بخوبی دلالت کرتی ہے

ایمان اکمل کی فضیلت

قال اللہ المتعال لہم درجات عند ربہم ومغفرہ ورزق کریم۔ خداوند تعالیٰ نے (اعلی درجہ کے ایمان والونکی فضیلت مین) فرمایا ہے کہ اُنکے لئے درجے ہین اونکے پروردگار کے پاس اور بخشش ہی اور روزی عزت کی۔ اور روایت کیا ہی ابن ابی الدنیا نے کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر مین اور لالکائی نے کتاب السنہ مین۔ اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین قبیصہ بن جابر سے کہا کہ ایک شخص نے حضرت علیؓ سے عرض کیا کہ ایمان کیا ہے فرمایا کہ ایمان کے چار ستون ہین صبر۔ یقین۔ جہاد۔ عدل۔ پھر صبر چار شاخون پر ہے۔ شوق۔ خوف۔ زہد۔ انتظار۔ پس جو شخص جنت کا شوق رکھے وہ خواہشات نفسانی سے بے پروا ہو جاتا ہے اور جو کہ دوزخ سے خوف کرے حرام چیزون سے توبہ کرتا ہی اور جو دنیا کو بخوبی دیکھے گا وہ دنیوی مصیبتون کو آسان سمجھیگا۔ اور جو موت کا منتظر رہیگا نیکیونکی طرف جلدی کرے گا۔ اور یقین چار شاخون پر ہے۔ بصیرت و فطانت۔ اور حکمت پر عمل کرنا۔ اور امور عبرت سے نصیحت لینا۔ اور طریقہ سلف۔ پس جو شخص بصیرت حاصل کرے وہ حکمت کی باتون پر عمل کرتا ہی۔ اور جس نے امور حکمت پر عمل کیا اوسنے عبرت کو جان لیا۔ اور جس نے عبرت کو پہچانا گویا کہ وہ سلف مین سے ہوگیا۔ اور انصاف کی چار شاخین ہین۔ کمال فہم۔ وفور علم۔ طریقہ حکم۔ باغ حلم۔ جسنے فہم پایا تمام علم اوسپر منکشف ہوا۔ اور جو علم سے بہرہ مند ہوا اوسنے طریقہ حکم کو پہچان لیا اور جو شخص کہ طریقہ حکم کو پہچان لیا وہ باغ حلم مین داخل ہوگیا۔ اور جو حلم والا ہوا اوس نے اپنے کام مین نقصان نہین کیا۔ اور وہ لوگون مین براحت تمام زندگی بسر کرے گا۔ اور جہاد کی بھی چار شاخ ہین۔ امر معروف۔ نہی منکر۔ راستی۔ مخالفت فاسقین۔ پس جس نے امر معروف (یعنے نیکی کا حکم) کیا وہ مسلمانون کا پشت و پناہ ہوا۔ اور جس نے نہی منکر (یعنے گناہ سے منع) کیا۔ اوس نے منافقون کے چہرہ کو خاک آلود کیا۔ اور جس نے راست گوئی اختیار کی اوس نے ادائی واجبات سے سبکدوشی حاصل کی۔

ومن شنأ الفاسقين وغضب لله غضب الله له فقام السائل عند هذا فقبّل رأس علی اخرجه
ابن ابی الدنیا فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر واللالکائی فی السنۃ وابن عساکر فی تاریخ دمشق
ورواہ البیہقی مختصراً عن العلاء بن عبد الرحمن الی آخر الجملۃ الاولی و (عن) خلاس
ابن عمرو قال کنا جلوسا عند علی بن ابی طالب اذ اتاہ رجل من خزاعۃ فقال یا امیر المؤمنین
ھل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ینعت الاسلام قال نعم سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول بنی الاسلام علی اربعۃ ارکان علی الصبر والیقین والجہاد والعدل
وللصبر اربع شعب الشوق والشفقۃ والزہادۃ والترقب فمن اشتاق الی الجنۃ سلا عن الشہوات
ومن اشفق عن النار رجع عن المحرمات ومن زہد فی الدنیا تہاون بالمصیبات ومن ارتقب
الموت سارع فی الخیرات ولليقين اربع شعب تبصرۃ الفطنۃ وتأول الحکمۃ ومعرفۃ العبرۃ
واتباع السنۃ فمن ابصر الفطنۃ تأول الحکمۃ ومن تأول الحکمۃ عرف العبرۃ ومن عرف العبرۃ
اتبع السنۃ فمن اتبع السنۃ فکانما کان فی الاولین وللجہاد اربع شعب الامر بالمعروف و
النہی عن المنکر والصدق فی المواطن وشنآن الفاسقین فمن امر بالمعروف شد ظہر المؤمن
ومن نہی عن المنکر ارغم انف المنافقین ومن صدق فی المواطن قضی الذی علیہ واحرز دینہ
ومن شنأ الفاسقین فقد غضب للہ ومن غضب للہ یغضب اللہ لہ وللعدل اربع شعب غوص
الفہم وزہرۃ العلم وشرائع الحکم وروضۃ الحلم فمن غاص الفہم فسر جمل العلم ومن رعی

اور جس نے بدکاروں سے بغض رکھا اور صرف اللہ کے واسطے غصہ ہوا۔ اوسکے لئے خدا وند تعالےٰ (اوسکے دشمنوں پر) غضبناک ہوتا ہے ۔
اس کلام کے تمام ہوتے ہی وہ شخص اوٹھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سر مبارک کو بوسہ دیا۔
اس روایت کو بیہقی نے بھی علاء بن عبد الرحمٰن سے نقل کیا ہے لیکن مختصراً۔ اوسمین صرف پہلا جملہ مذکور ہے ۔
اسکی ہم مضمون اور ایک روایت مرفوع ہے[۵۲] جسکو ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت علی سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اسی روایت کو حارث نے بھی حضرت علیؓ سے مرفوعاً بالاختصار روایت کیا ہے۔ اور قبیصہ بن جابر اور علاء بن عبد الرحمٰن نے حضرت علیؓ کے قول سے ۔

---

۵۲ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ۱۲

زهرة العلم عرف شرائع الحکم ومن عرف شرائع الحکم ورد روضة الحلم ومن ورد روضة الحلم لم یفرط
فی امره وعاش فی الناس وهو فی راحة اخرجه ابونعیم فی الحلیة وقال کذا رواه خلاس بن عمرو
مرفوعا ورواه الحارث عن علی مرفوعا مختصرا ورواه قبیصة بن جابر عن علی من قوله ورواه العلاء بن
عبدالرحمن عن علی من قوله **فضل الایمان المجمل بل الاجمل** قال الله المتعال فی سورة الحدید
(والذین امنوا بالله ورسله اولئک هم الصدیقون) وقال فی سورة التوبة (وعد الله المؤمنین و
المؤمنات جنات تجری من تحتها الانهر خالدین فیها ومساکن طیبة فی جنات عدن ورضوان
من الله اکبر ذلک هو الفوز العظیم) وقال فی سورة الفتح (لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات تجری
من تحتها الانهر خالدین فیها ویکفر عنهم سیاتهم وکان ذلک عند الله فوزا عظیما) قال الحافظ
البلاذری حدثنا الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر ابو السید المحجوب امام عصره بمکة
قال ثنی علی بن محمد النقی قال ثنی ابی محمد بن علی قال ثنی ابی علی بن موسی الرضی قال ثنی ابی موسی بن جعفر
الکاظم قال ثنی ابی جعفر بن محمد الصادق قال ثنی ابی محمد بن علی الباقر قال ثنی ابی علی بن الحسین زین
العابدین قال ثنی ابی الحسین بن علی سید الشهداء ثنی ابی علی بن ابیطالب سید الاولیاء قال ثنی محمد بن
عبدالله سید الانبیاء صلی الله علیه واله وسلم قال ثنی جبریل سید الملائکة قال قال الله سید السادات
انی انا الله لا اله الا انا من اقرلی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل حصنی امن عذابی ورواه من جهة البلاذری
الحافظ العلامة مسند نیسابور ابوطاهر محمد بن احمد محمش الزیادی فالحافظ ابوصالح احمد بن

ثبوت فضل الایمان من هذه الایات من حیث ان الحکم علی المشتقات دال علی ان ماخذها علة الحکم فافهم ۱۲ منه

قال علی القاری فی شرح الحصن الحصین وقد ترجم الشیخ احمد الغزالی لهذا الحدیث الاسلام فی غایة من النظام علی طریق السادة الکرام ۱۲ منه مد ظله

(الحدیث المسلسل بالخلفاء العشرة المعصومین الاصفیاء)

ایمان مجمل کی فضیلت

فرمایا خداوند تعالی نے سورہ حدید مین - والذین آمنوا باللہ و رسلہ اولئک ہم الصدیقون " اور جو لوگ کہ ایمان لائے اللہ پر اور اللہ کے رسولون پر وہی سچے ہین " اور فرمایا سورۂ توبہ مین " وعدہ فرمایا ہے اللہ نے ایمان والے مردون اور ایمان والی عورتون کو بہشتون کا جنکے نیچے نہرین بہتی ہین وہ ہمیشہ اوس مین رہین گے - اور جنات عدن مین پاکیزہ گہر ونکا - اور رضا مندی اللہ کی طرف سے بڑی (چیز) ہے - یہی بڑی کامیابی ہے " اور فرمایا سورۂ فتح مین " تاکہ داخل کرے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتونکو بہشتون مین جنکے نیچے نہرین جاری ہین - ہمیشہ رہین گے اونمین - اور دور کرے اونسے اونکی برائیان اور ہے یہ نزدیک اللہ کے بڑی کامیابی "

کہا حافظ بلاذری نے بیان کیا ہمسے مکۂ مبارکہ مین امام وقت باپ سید محجوب[۵۱] کے حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر نے کہا بیان کیا مجھسے علی بن محمد تقی نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ محمد بن علی تقی نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ علی بن موسی رضا نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ موسی بن جعفر کاظم نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ جعفر بن محمد صادق نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ محمد بن علی باقر نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ علی بن حسین زین العابدین نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ حسین بن علی سید الشہدا نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ علی[۵۲] بن ابیطالب سید الاولیاء نے -

---

۵۱ یعنے امام محمد بن حسن جنکے محجوب ہونے کا واقعہ مشہور یہ ہے کہ آپ بعمر پنج سالگی موضع (سُرّ من راے) مین ایک غار کے اندر تشریف فرما ہوئے اور غائب ہو گئے تھے ۱۲

۵۲ مخفی نہ رہے کہ اس روایت مین دس ائمہ اہل بیت مسلسلاً راوی ہین ۱۲

عبد الملك النیسابوری المؤذن ثم المحدث ابو طاهر عبد السلام بن ابی الربیع الحنفی ثم المحدث سعید الدین محمد بن مسعود الفارسی الکازرونی ثم الحافظ ابن الجزری فی اسنی المطالب وغلط فی سند الائمة بعض من دون الحافظ ابی صالح ممن لیس من اهل المعرفة والمسطر هو المحرر قال ابن الجزری کذا وقع هذا الحدیث بهذا السیاق من المسلسلات السعیدیة والعهدة فیه علی البلاذری (قلت) هو احد الرواة الثقات فی مصره بل اوحد الحفاظ الایقاظ فی عصره المسن المحسن قال الحافظ ابو عبد الله الحاکم فی تاریخ نیسابور کان واحد عصره فی الحفظ والوعظ وکان یکثر المقام بنیسابور یکون له فی کل سبوع مجلسان عند شیخی البلد ابی الحسن الحجی وابی نصر العبدوی وکان شیخنا ابو علی الحافظ ومشائخنا یحضرون مجالس وعظه ویفرحون بما یذکره علی رؤس الملأ من الاسانید ولم ارهم غمزوه قط فی اسناد او اسم او حدیث سمع محمد بن ایوب البجلی وتمیم بن محمد الحافظ وعبد الله بن محمد بن محمد بن شیرویه وطبقتهم بخراسان والعراق وکتب بمکة عن امام اهل البیت ابی محمد الحسن بن علی بن علی بن موسی الرضی وخرج صحیحا علی وضع کتاب مسلم وقال الحافظ ابو سعد بن السمعانی فی کتاب الانساب کان حافظا فهما عارفا بالحدیث ثم ذکر سماعه من جماعة من ائمة الصناعة بطوس ونیسابور والری وبغداد وذکر کلام الحاکم وقال الحافظ الذهبی فی طبقات الحفاظ فی ترجمة الامام الحافظ البارع الطوسی البلاذری الواعظ ثم ذکر کلام الحاکم مختصرا فلیس السند ولا المسلسل مما ینتقد واخرج ابو نعیم فی حلیة الاولیاء فالسلفی وابن عساکر وابن النجار عن ابی الصلت ثنا

پہر اونکے واسطہ سے محدث ابو طاہر عبدالسلام بن ابی الربیع حنفی نے پہر اُنکے واسطہ سے محدث سعیدالدین محمد بن مسعود فارسی گازرونی نے پہر اُنکے واسطہ سے ابن الجزری نے اسنے المطالب مین۔

اِن راویوںمین سے ابو صالح کے نیچے والے بعض راویون نے۔ (جو اہل معرفت حدیث نہین ہین) ائمہ کے نامون مین کچہ غلطی بھی کی ہے۔ اور ٹھیک وہی اسناد ہے جسکو ہمنے اوپر بیان کیا ہے۔

ابن جزری بطور جرح لکھتے ہین کہ یہ حدیث مسلسلات[1] سعید یہ مین یون ہی آئی ہے۔ اور اسکا ذمہ بلاذری پر ہے واللہ اعلم۔

مین کہتا ہون۔ بلاذری کے حق مین کسی طرح کا وہم بجاے خود نہین ہوسکتا۔ وہ اپنے شہر کے نہایت ثقہ راویون سے ہین بلکہ حفاظ الفاظ مین یگانۂ وقت شمار کئے جاتے ہین چنانچہ حاکم نے تاریخ نیشاپور مین اونکی نسبت لکھا ہے کہ حفظ حدیث اور وعظ مین یکتاے وقت تھے نیشاپور مین اکثر اقامت پذیر رہتے تھے۔ اور ہر ہفتہ مین دو مرتبہ شیخ ابوالحسن لحمی و شیخ ابونصر عبدوی کے یہان اُنکے وعظ کی مجلس منعقد ہوا کرتی تھی۔ حافظ ابو علی اور دوسرے ہمارے اساتذہ حاضر مجالس وعظ ہوتے تھے اور اونکے اسانید جو وہ بلاذکر کرتے تھے مسرور ہوتے تھے مینے کبھی کسی شیخ کو اُنکی بیان کی ہوئی حدیث یا نام یا سند مین طعن کرتے نہین دیکھا۔ اُنھون نے محمد بن ایوب بجلی سے اور حافظ تمیم بن محمد سے اور عبداللہ بن محمد بن شیرویہ سے اور اونکے ہم طبقہ دیگر اوستادون سے خراسان و عراق مین تلمذ حاصل کیا ہے۔ اور مکۂ مبارکہ مین حضرت امام اہل بیت حسن[2] عسکری سے ملاقی ہو کر حدیثین لکھ لی ہین۔ اور اُنھون نے صحیح مسلم کی وضع پر ایک صحیح لکھی ہے۔

اسیطرح حافظ ابوسعد ابن سمعانی نے کتاب الانساب مین بلاذری کی تعریف بدین الفاظ کی ہے کہ وہ حافظ حدیث نہایت فہیم ورئیس علم حدیث ہین طوس و نیشاپور و ری و بغداد مین ایک جماعت ائمہ سے حدیث سنی ہے۔ اور حاکم کے قول کو بھی اُنھون نے نقل کیا ہے۔ اور حافظ ذہبی نے طبقات الحفاظ مین اونکو بوصف امام حافظ کامل طوسی بلاذری واعظ ذکر کیا ہے پہر کلام حاکم کو بھی مختصر النقل کیا ہے الغرض سند و متن حدیث ہر دو محل شبہ یا محتاج تنقیح نہین ہین۔

---

[1] مصنفہ محدث سعیدالدین گازرونی ۱۲ ۔ [2] ہم اسبات پر افتخار کرسکتے ہین کہ خاص اہل سنت ہی کے ایک محدث صاحب تصنیف نے امام حسن عسکری سے شرف ملاقات حاصل کیا ہے۔ اور آپ سے حدیث سنی ہے۔ یہ شرف اور ونکو نصیب نہوا۔ ۱۲

علی بن موسی الرضی ثنی ابی موسی بن جعفر ثنی ابی جعفر بن محمد ثنی ابی محمد بن علی ثنی ابی علی بن الحسین قال ثنی ابی الحسین بن علی ثنی علی بن ابی طالب ثنا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم عن جبریل علیه السلام قال قال الله عز وجل انی انا الله الذی لا اله الا انا فاعبدونی یا عبادی فمن جاءنی منکم بشهادة ان لا اله الا الله بالاخلاص دخل فی حصنی ومن دخل فی حصنی امن من عذابی قال ابو نعیم هذا حدیث ثابت مشهور بهذا الاسناد من روایة الطاهرین عن ابائهم الطیبین علیهم السلام وکان بعض سلفنا من المحدثین اذا روی بهذا الاسناد قال لو قرئ هذا الاسناد علی مجنون لافاق قال ابو علی احمد بن علی الانصاری ای راویه عن ابی الصلت وقال لی احمد بن رزین سالت الرضے عن الاخلاص فقال طاعة الله عز وجل ای طوعا ورغبة الی الله لاخوفا ورهبة من خلق الله وعزی للشیرازی عن علی رفعه قال الله تعالی انی انا الله لا اله الا انا من اقر لی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی ولابن النجار عن علی رفعه قال الله تعالی لا اله الا الله کلامی وانا هو فمن قالها دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی وقوله تعالی من اقر لی بالتوحید ای بما جاء به امنه رسولی ان بلغه خبره انه رسولی **وقال** اعظم الفقهاء الاربعة ابو حنیفة فی الفقه الاکبر والایمان هو الاقرار والتصدیق وقال فی الوصیة الایمان اقرار باللسان وتصدیق بالجنان والاقرار وحده لا یکون ایمانا لانه لو کان ایمانا

له وما معنی الاخلاص فی هذا (الحدیث الخفی علی اهل الرفض) خواص اهل السنة المودة علی اختصاص العقیدة من دون تقیة شقیة فی مقالات الائمة النقیة التقیة ۱۲ منه

اور روایت کیا ہے ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء مین پھر سلفی و ابن عساکر و ابن نجار نے ابو الصلت سے کہا بیان کیا ہمسے علی رضا نے کہا بیان کیا مجھ سے میرے باپ موسیٰ کاظم نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ جعفر صادق نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ محمد باقر نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ علی زین العابدین نے کہا بیان کیا مجھسے میرے باپ حسین بن علی نے کہا بیان کیا مجھسے علی بن ابیطالب نے کہا کہ فرمایا ہمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جبرئیل علیہ السلام سے سنا کہ فرمایا اللہ عز وجل نے بیشک مین ہی خدا ہون۔ عبادت کے لایق میرے سوا کوئی نہین تو اے میرے بندو میری ہی عبادت کرو بس تم مین سے جس شخص نے گواہی دی اخلاص کے ساتھ۔ اسبات کی کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہین ہے وہ میری پناہ مین آگیا اور جو میری پناہ مین آگیا میرے عذاب سے امن پایا۔

کہا ابو نعیم نے کہ یہہ حدیث اس اسناد سے (جو بروایت ائمہ اطہار او نکے آبا ر علیہم السلام سے مروی ہی) ثابت و مشہور ہے۔ اور ہمارے بعض محدثین سلف جس وقت اس سند سے حدیث روایت کرتے تھے تو کہتے تھے کہ اگر یہہ اسناد کسی مجنون پر پڑہی جاے تو اچھا ہو جائے۔

اور امام رضا نے لفظ اخلاص کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ اللہ کی اطاعت یعنی اقرار توحید خالص اللہ کے لئے ہو نہ کہ خلق اللہ کے خوف سے۔

اور روایت کیا ہی شیرازی نے حضرت علی سے مرفوعاً یعنی آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا خدا ے تعالے نے بیشک مین ہی خدا ہون۔ میرے سوا ے کوئی معبود نہین ہے جس نے میری توحید[1] کا اقرار کیا میرے قلعہ مین داخل ہوا اور جو میرے قلعہ مین داخل ہوا میرے عذاب سے امن پایا۔

اور ابن نجار کی روایت ہی حضرت علیؑ سے مرفوعاً کہ فرمایا خداوند تعالیٰ نے لا الہ الا اللہ میرا کلام ہے اور مین وہی (اللہ) ہون۔ سو جس شخص نے یہہ کلمہ کہا میرے قلعہ مین داخل ہوا اور جو میرے قلعہ مین داخل ہوا میرے عذاب سے امن پایا۔

اعظم فقہاء اربعہ حضرت امام ابو حنیفہ نے فقہ اکبر مین لکھا ہے کہ ایمان اقرار اور تصدیق کا نام ہے۔ اور کتاب الوصیۃ مین فرمایا ہی کہ ایمان زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق ہی محض اقرار ایمان نہین ہے ورنہ سب منافق مومن ہوتے۔

---

[1] اس فرمان الٰہی مین وہی توحید مقصود ہی کہ انبیاء اللہ علیہم السلام کی وساطت سے جسکی تعلیم ہوتی ہے۔

لکان المنافقون کلھم مؤمنین وکذلک المعرفۃ وحدھا ای مجرد التصدیق لایکون ایمانا
لانھا لوکانت ایمانا لکان اھل الکتاب کلھم مؤمنین قال اللہ تعالی فی حق المنافقین واللہ
یشھد ان المنافقین لکاذبون ای فی دعواھم الایمان حیث لاتصدیق لھم وقال فی حق
اھل الکتاب الذین اٰتیناھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم انتھی ۔ **فرض**
الایمان الاجمل فالمجمل قال اللہ المتعال (اٰمنوا باللہ ورسولہ)
ولابن جریر فی التفسیر عن علی قال الایمان منذ بعث اللہ اٰدم شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ و
الاقرار بما جاء من عند اللہ لکل قوم ما جاءھم من شریعۃ ومنھاج ولا یکون المقر تارکا
ولکنہ مضیع وقال اللہ المتعال (لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن
البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملئکۃ والکتاب والنبیین) وقال (اٰمن الرسول بما
انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل اٰمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ) الی قولہ والیک
المصیر وقال تعالی (یا ایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ ورسلہ والکتاب الذی نزل علی رسولہ
والکتاب الذی انزل من قبل ومن یکفر باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر
فقد ضل ضلالا بعیدا) قال ابو داؤد الطیالسی فی مسندہ انبانا شعبۃ عن منصور
عن ربعی بن حراش عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم
لایؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن

ایسے ہی صرف معرفت قلبی یعنے تصدیق محض بھی ایمان نہین ہوسکتی ورگرنہ سب اہل کتاب مومن ہوتے۔ منافقین کی نسبت خدا تعالی کا ارشاد ہی اور اللہ گواہی دیتا ہی کہ بیشک منافقین البتہ جھوٹے ہین۔ یعنے اپنے ایمان کے دعوی مین۔ کیونکہ سچے دل سے نہین کہتے۔ اور اہل کتاب کے حق مین ارشاد ہوتا ہی کہ جنکو ہمنے کتاب دی ہی وہ جسطرح اپنے بیٹون کو پہچانتے ہین (اسیطرح) ہمارے رسول کو بھی پہچانتے ہین۔

بیان ایمان اجمل

فرمایا خداوند تعالی نے (آمنوا باللہ و رسولہ) ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر۔

روایت کیا ہی ابن جریر نے اپنی تفسیر مین علی مرتضی رضی سے کہ فرمایا آپنے۔ جبسے کہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو مبعوث کیا اسوقت سے ایمان کے یہی معنی لئے جاتے ہین کہ ایمان گواہی دینا ہی اسبات کی کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین ہی اور اقرار کرنا ہر حکم شریعت وطریقت کا جو ہر قوم کے لئے خدا کیطرف سے نازل ہوا ہو اور ایمان کا محض اقرار کرنیوالا (یعنی بغیر عمل کے) تارک ایمان نہین ہی البتہ اسکا ایمان ناقص ہی۔ اور فرمایا خداوند تعالی نے "نیکی یہی نہین ہی کہ منہ کرلو تم مشرق و مغرب (اپنے اپنے ملک کے قبلہ) کی طرف بلکہ اصل نیکی اوسی شخص کی ہی جو اللہ پر اور روز آخرت اور فرشتون اور کتاب اور نبیون پر ایمان لایا" اور نیز ارشاد ہی کہ "ایمان لایا پیغمبر ساتھ اُس کتاب کے جو انکے پروردگار کیطرف سے انپر اُتاری گئی اور مسلمان (لوگ بھی) یہ سب اللہ پر اور اسکے فرشتون اور اُسکی کتابون اور اُسکے پیغمبرون پر ایمان لائے پھر خداوند کی جانب سے حکایۃً ارشاد ہوتا ہی اور تیرے ہی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہی" اور نیز فرمایا "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خوب ہی ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اوسنے اپنے رسول پر اُتاری ہی اور اُس کتاب پر جو (قرآن سے) پہلے اُتاری اور جو منکر ہوا اللہ کا اور اُسکے فرشتون کا اور اُسکی کتابونکا اور اُسکے رسولونکا اور روز آخرت کا تو وہ (راہ راست سے) بڑی دور بھٹک گیا"

ابو داود طیالسی نے اپنی مسند مین روایت کیا ہی علی سے کہا کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے کوئی بندہ صاحب ایمان نہین ہوتا جبتک کہ وہ چار چیزون پر ایمان نہ لاوے۔ گواہی دے اس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین ہے۔ دوسرے نیز یہ کہ مین اللہ کا رسول ہون اوسنے مجکو سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے۔ تیسرے اور ایمان لاوے موت پر اور بعد موت کے پھر زندہ ہونے پر۔ چوتھے اور ایمان لاوے تقدیر پر۔

یہ روایت ابو داود طیالسی کی جہت سے جامع ترمذی مین بھی آئی ہے۔

بالموت ويؤمن بالبعث بعد الموت ويؤمن بالقدر وعن ابي داؤد اخرجه الترمذي
في جامعه عن محمود بن غيلان عنه فقوله يؤمن بالموت يؤمن بالبعث اي يكون ايمانه بالموت مقرونا
بالايمان بالبعث فان كثيرا من الكفار لا يؤمنون بالبعث ويزيده وضوحا الرواية الآتية وانه ميت ثم مبعوث
من بعد الموت وفيه ايضا انه لابد من الموت قبل البعث وان طالت الحيوة فافهم ولا تتوهم وقال احمد في المسند
ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة فذكره به لا يؤمن عبد حتى يؤمن باربع حتى يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله
بعثني بالحق ويؤمن بالموت ويؤمن بالبعث بعد الموت ويؤمن بالقدر وكذا اخرجه
عثمان بن ابي شيبة وجعفر الفريابي في القدر وابن ماجة وابو يعلى والحاكم هكذا رواه
الطيالسي وغندر عن شعبة به وكذا رواه جرير وزائدة وشريك عن منصور به وجعله
الترمذي اصح من حديث النضر بن شميل عن شعبة عن منصور عن ربعي عن رجل عن
علي قال وهكذا روى غير واحد عن منصور عن ربعي عن علي وعليه البغوي وقال احمد
ثنا وكيع ثنا سفيان عن منصور عن رجل عن علي وهي دون الرجل سلسلة الائمة وكذا
رواه البغوي عن يعلى بن عبيد وعبيد الله بن موسى وابي نعيم عن سفيان زاد عبيد الله
خيره وشره وسفيان عن منصور اصح من غيره عنه كما ذكره ابن المبارك وكذا روى
جعفر الفريابي عن عبد الله وعثمان ابني ابي شيبة عن ابي الاحوص سلام بن سليم
عن منصور عن ربعي عن رجل من بني اسد عن علي رفعه اربع لن يجد احد طعم الايمان

اس حدیث میں ویؤمن بالموت ویؤمن بالبعث کا جو حکم ہے اوس سے مقصود یہ ہے کہ ایمان بالموت کے ساتھ ایمان بالبعث بھی مقرون رہے یعنے جیسا کہ انسان کو مرنے کا یقین ہوتا ہے ویسا ہی مرنے کے بعد زندہ ہونیکا بھی یقین چاہیے کیونکہ اکثر کفار موت کے بعد زندہ ہونے سے منکر ہین۔ اور اس مضمونکی وضاحت روایت مابعد سے ہوتی ہے کہ آمین وانہ میت ثم مبعوث من بعد الموت مذکور ہے۔

اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسانکی عمر کیسی ہی دراز کیون نہو مگر اوسکو موت لابدی ہے۔

امام احمد نے اپنی مسند مین محمد بن جعفر سے روایت کیا ہے کہ کہا اونہون نے کہ بیان کیا ہمسے شعبہ نے اوسی سند سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "مومن نہین ہوتا کوئی بندہ جبتک کہ چار چیزونکا یقین نکرے۔ گواہی دے اسبات کی کہ اللہ کے سواے کوئی لائق عبادت کے نہین ہے۔ اور نیز یہ کہ مین خدا کا رسول ہون بھیجا ہے اوسنے مجکو سچے دین کے ساتھ اور ایمان لاوے موت پر اور بعد موت کے پھر زندہ ہونے پر۔ اور ایمان لاوے تقدیر پر"

و نیز روایت کیا ہے اس حدیث کو اسیطرح سے عثمان بن ابی شیبہ نے۔ اور جعفر فریابی نے (کتاب القدر مین) اور ابن ماجہ اور ابو یعلی اور حاکم نے اور ایسا ہی روایت کیا ہے اسکو جریر و زائدہ و شریک نے منصور سے بسند مذکور۔ اور ترمذی نے اس سند کو زیادہ صحیح قرار دیا ہے بہ نسبت روایت نضر بن شمیل کے شعبہ سے اور وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ ربعی سے وہ ایک شخص سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔ ترمذی نے کہا کہ ایسا ہی روایت کیا ہے کئی راویون نے منصور سے وہ ربعی سے اور وہ حضرت علی سے (بلا واسطہ) اور امام بغوی اس سے آمین ترمذی کے ساتھ متفق ہین اور امام احمد کی دوسری روایت یون ہے کہ بیان کیا ہمسے وکیع نے کہا بیان کیا ہمسے سفیان نے منصور سے وہ ایک شخص سے وہ حضرت علی سے۔ اور اس سند مین سواے شخص مذکور سب راوی ائمہ مین مسلسل۔ اسطرح سے (بالواسطہ) بھی بغوی نے یعلے بن عبید سے اور عبید اللہ بن موسی سے اور ابو نعیم سے روایت کیا ہے اور یہ سب روایت کرتے ہین سفیان سے الخ عبید اللہ کی روایت مین خیرہ و شرہ کا لفظ بھی ہے۔ اور سفیان کی روایت منصور سے زیادہ صحیح مانی جاتی ہے بہ نسبت اوس روایت کے کہ سواے سفیان کے کسی اور نے منصور سے روایت کیا ہو جیسا کہ ابن المبارک نے ذکر کیا ہے۔

اور ایسا ہی روایت کیا ہے جعفر فریابی نے ابی شیبہ کے دونون فرزندون عبد اللہ اور عثمان سے وہ ابو الاحوص سلام بن سلیم سے وہ منصور سے وہ ربعی سے وہ قبیلہ بنی اسد کے ایک شخص سے وہ علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "چار رکن ہین کہ بدون انکے اعتقاد کے کسی کو ایمان کا ذائقہ حاصل نہین ہوتا۔

حتى يؤمن بهن ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وانی رسول الله بعثنی بالحق وانه
میت ثم مبعوث من بعد الموت ویؤمن بالقدر كله وكذا روى الفريابي عن عبيد الله
بن معاذ عن ابيه عن شعبة والحاصل ان شعبة في رواية الطيالسي وغندر رواه عن منصور
عن ربعي عن علي وكذا رواه جرير وزائدة وشريك عن منصور ورواه شعبة في رواية النضر
ابن شميل ومعاذ بن معاذ عن منصور عن ربعي عن رجل عن علي وكذا رواه سفيان وسلام
ابن سليم عن منصور وزيادة الثقة مقبولة فكيف بزيادة الثقات وهو من باب المزيد
في متصل الاسانيد فيحمل على ان ربعيا سمعه اولا من رجل عن علي ثم سمعه من علي فرواه
مرة كذا وتارة كذا كما وعاه ايتاء كل ذي حق حقه وان كان لم يسمعه الا من الرجل فالرجل
وان جهل فللحديث متابعات وشواهد هو بها متعاضد فقوله عليه السلام بعثني بالحق
يتضمن الايمان بكل ما جاء به ومنه الايمان بالملائكة والكتب والرسل وسيؤتي
من خبر اخوان شاء الله تعالى وهذه الاحاديث صريحة في ان الايمان هو الايقان
بالشهادة لا يدخل فيه العمل وانما العمل من الاسلام كما يرشد اليه قوله تعالى

قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولكن قولوا اسلمنا ولما يدخل الايمان في قلوبكم
ويشهد به حديث جبريل عليه السلام وهو اعظم حجة في الملة وحديث احمد وابن
مردويه بسند صحيح والبزار وابي يعلى عن انس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

توحید باری تعالےٰ تصدیق رسالت یقین اسبات کا کہ ہر شخص کو مرنا اور اوسکے بعد پہر زندہ ہونا حق ہے اعتقاد اس امر کا کہ جملہ امور تقدیر الٰہی سے متعلق اور اوسکے مطابق ہی وقوع پذیر ہوتے ہین

فریابی نے اسکو عبید اللہ بن معاذ سے بھی روایت کیا ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ شعبہ سے روایت کرتے ہین ـ

خلاصہ کلام یہ کہ طیالسی و غندر کی روایت مین شعبہ نے روایت کیا ہے منصور سے وہ ربعی سے وہ بلا واسطہ حضرت علی سے جیسا کہ جریر و زائدہ و شریک نے منصور سے روایت کیا ہے ـ اور نضر بن شمیل و معاذ بن معاذ کی روایت مین شعبہ راوی ہین منصور سے وہ ربعی سے وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت علی سے جیسا کہ روایت کیا ہے سفیان و سلام بن سلیم نے منصور سے ـ

اور مسلم ہے کہ ایک ثقہ راوی اگر کوئی بات زیادہ بیان کرے تو وہ مقبول ہوتی ہے ـ چہ جائیکہ چند ثقات نے اوس زیادتی کو بیان کیا ہو ـ اور اصطلاح محدثین مین اس قسم کی سند کو المزید فی متصل الاسانید کہتے ہین ـ

پس یہ اختلاف اس بات پر محمول ہوگا کہ ربعی نے اولاً ایک شخص کے واسطے سے سُنا پہر اوسی حدیث کو بلا واسطہ حضرت علی سے سُنا ـ اسلئے کبھی بالواسطہ روایت کیا اور کبھی بلا واسطہ اور اگر بالفرض ربعی نے سوائے اوس شخص کے اور کسی سے نہ سنا اور وہ شخص مجہول الحال ہو تو بہی اوسکے لحاظ سے اس سند مین ضعف اسلئے نہین آسکتا کہ اور شواہد و متابعات سے اسکی تقویت ہوئی ہے ـ

مخفی نہ رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشاد مبارک "بعثنی بالحق" مین اون جملہ امور کا ایمان شامل ہے جنکو آپ اللہ کے پاس سے لائے ہین ـ فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانا اسی مین داخل ہے ـ اور عنقریب انشاء اللہ تعالےٰ اس مضمون کی دوسری حدیث بھی ذکر کیجائیگی ـ

الغرض یہ احادیث صراحۃً دلالت کرتی ہین کہ ایمان کے معنی الوہیت و نبوت پر دل سے اعتقاد کرنیکے ہین عمل کو اوسمین دخل نہین اسلام مین البتہ عمل داخل ہے جیسا کہ آیت شریفہ قالت الاعراب سے واضح ہوتا ہے ـ یعنے اعرابی لوگ اپنا ایمان جتاتے ہین کہدو (اونسے اے نبی کریم) کہ ہنوز ایمان تمہارے دلون مین جاگیر نہین ہوا البتہ اسلام کا دعوی کرو تو بجا ہے خود ہوگا" اور حدیث جبرئیل علیہ السلام اسپر شاہد ہے جسمین ایمان و اسلام و احسان کا سوال اور ہر ایک کی علحدہ علحدہ تفسیر مذکور ہے جو مذہب اسلام کی بہت بڑی حجت ہے ـ و نیز وہ حدیث جسکو امام احمد نے اور ابن مردویہ نے (بسند صحیح) اور بزار اور ابو یعلی نے انس رض سے روایت کیا ہے ـ

قال الاسلام علانية والايمان فى القلب ثم يشير بيده الى صدره ثلث مرات
الحديث ولاسحق بن راهويه وعبد بن حميد فى تفسيرهما عن عكرمة قال سئل الحسن
مقبله من الشام عن الايمان فقرأ (ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب
ولكن البر من امن بالله واليوم الاخر والملئكة والكتب والنبين واتى المال على حبه
ذوى القربى واليتمى) الاية وكذا روى مجاهد مرسلا عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم
ان ابا ذر سأله عليه السلام عن الايمان فقرأ الاية اخرجه عبد الرزاق فى تفسيره
واسحق وعبد وروى عنه عليه وآله السلام من وجه اخر متصلا عن القاسم بن
عبد الرحمن جاء رجل الى ابى ذر فقال ما الايمان فتلا عليه هذه الاية فقال
ليس عن البر سألتك فقال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
فسأله عما سألتنى فقرأ عليه هذه الاية (الحديث) اخرجه اسحق وعبد
وابن مردويه واخرج ابن ابى حاتم والحاكم وصححه عن ابى ذر انه سأل رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم عن الايمان فتلا هذه الاية ثم سأله فتلاها ثم سأله
فتلاها (الحديث) ومعناه ان الايمان هو الايقان بما ذكر ولكنه مقرون
بالعمل بما امر وانه البر والايمان الاكمل ومن هنا قال ابو ميسرة من
عمل بهذه الاية فقد استكمل الايمان اخرجه وكيع وابن ابى شيبة

کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کا تعلق ظاہر سے ہے اور ایمان کا دل سے پھر آپ نے تین مرتبہ اپنے سینہ مبارک کیطرف اشارہ کیا"۔ الخ

اور روایت کیا ہے اسحٰق بن راہویہ اور عبد بن حمید نے اپنی تفسیر وں مین عکرمہ سے کہا کہ جسوقت امام حسن بصری شام سے تشریف لائے تو آپسے پوچھا گیا کہ ایمان کیا ہے آپنے اوسکے جواب مین یہ آیت پڑہی لیس البران تولوا وجوھکم الآیہ "نیکی یہی نہین ہے کہ منہ کرو تم مشرق و مغرب (اپنے اپنے ملک کے قبلہ) کی طرف بلکہ اصل نیکی اوسی شخص کی ہے جو اللہ پر اور روز آخرت اور فرشتون اور کتاب اور نبیون پر ایمان لایا اور اپنے مال کو باوصف مرغوب ہونے کے قرابتدارون اور یتیمون کو دیا"

اور ایسا ہی مجاہد نے مرسلاً روایت کیا ہے کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کی حقیقت پوچھی سو حضرت نے بھی جواب مین یہی آیت پڑہی ۔

اس حدیث کو عبد الرزاق نے (اپنی تفسیر مین) اور اسحٰق اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

اور یہی حدیث بواسطہ قاسم بن عبد الرحمن متصلاً یون مروی ہے کہ ایک شخص ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ ایمان کیا ہے تو اونہون نے یہ آیت پڑہی اوس نے کہا کہ مین آپسے نیکی کو نہین پوچھتا ہون ابو ذر رض نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ایک شخص حاضر ہوا اور اوسنے آپسے یہی سوال کیا جو تمنے مجھسے کیا سو حضرت نے بھی یہی آیت پڑہی تھی۔ الحدیث ـــــ اسکو اسحٰق اور عبد بن حمید اور ابن مردویہ نے روایت کیا ہے ۔

اور ابن ابی حاتم و حاکم نے روایت کیا ہے کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کی حقیقت پوچھی حضرت نے یہ آیت پڑہی۔ بلکہ مکرر سہ کرر سوال پر بھی یہی ارشاد ہوا۔ اسکی سند کو حاکم نے صحیح کہا ہے ۔

حاصل اِن سب روایات کا یہ ہے کہ ایمان محض یقین کر لینا ہے امور مذکورہ کا لیکن مامورات کے عمل کے ساتھ ایمان اکمل ہوجاتا ہے ۔ اور اسیلئے ابو میسرہ نے کہا ہے کہ جسنے اس آیت پر عمل کیا اوسکا ایمان کامل ہوگیا۔

اسکو وکیع اور ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر نے نقل کیا ہے ۔

وابن المنذر و لابن شاهین فی السنة وللحاکم فی تاریخه والدیلمی فی مسند الفردوس
عن علی رفعه الایمان والعمل اخوان شریکان فی قرن لا یقبل اللہ تعالی احدهما الا
بصاحبه و لابن شاهین عن محمد بن علی مرسلا الایمان والعمل قرینان لا یصلح کل
واحد منهما الا مع صاحبه ولابی نعیم فی الحلیة عن محمد بن علی الباقر قال الایمان
ثابت فی القلب وهذا هو مذهب ابی حنیفة واصحابه ان الاعمال غیر داخلة فی اصل
الایمان قال فی الوصیة ثم العمل غیر الایمان والایمان غیر العمل بدلیل ان کثیرا من الاوقات یرتفع
العمل عن المؤمن ولا یجوز ان یقال یرتفع عنه الایمان فان الحائض ترفع عنها الصلوة ولا یجوز ان یقال
رفع الایمان عنها وامر لها بترک الایمان وقد قال لها الشارع دعی الصوم ثم اقضیه ویجوز
ان یقال لیس علی الفقیر زکوة ولا یجوز ان یقال لیس علی الفقیر الایمان انتهی
و للشیرازی فی الالقاب عن علی ان النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم قال کنا وانتم
بنی عبد مناف فنحن وانتم الیوم بنو عبد اللہ ورواه الطحاوی فی شرح معانی الاثار
عن النزال بن سبرة قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم فذکر نحوه والظاهر انه من روایة النزال عن علی
والمعنی انه من شان الایمان ان لا یدعی الیوم بنحو بنی عبد مناف بل یدعی بنحو بنی عبد اللہ فذلک من فضل الایمان
باللہ الرحمن والحمد للہ المنان علی الاحسان والامتنان (الکفر بالطاغوت مع الایمان
برب الملکوت) قال اللہ المتعال (فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک

اور روایت کیا ہی ابن شاہین نے کتاب السنۃ مین اور حاکم نے اپنی تاریخ مین اور دیلمی نے مسند الفردوس مین علیؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ "ایمان و عمل مثل دو بھائیونکے ہین جو ایک ہی رسن کے بندہے ہوے ہین جبتک دونون ساتھ نہون خدا کسی ایک کو قبول نہین فرماتا"

اور نیز ابن شاہین نے محمد بن علی سے مرسلاً روایت کیا ہی کہ ایمان و عمل دونون ملے جُلے ہین اسطرح پر کہ انمین سے ہر ایک بدون دوسرے کے قابل قبول نہین ہی۔ اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین روایت کیا ہی کہ فرمایا امام محمد باقر نے کہ ایمان دل سے تعلق رکھتا ہے۔

خود امام اعظم علیہ الرحمہ نے رسالۃ الوصیۃ مین لکھا ہی کہ عمل ایمان سے مغائر اور ایمان عمل سے مغائر ہی کیونکہ بسا اوقات مومن پر عمل کا حکم اٹھا جاتا ہی مگر کسی وقت اور کسی حالتمین یہ نہین کہ سکتے کہ ایمان لانا واجب نہین رہا۔ چنانچہ عورت سے حیض کی حالتمین نماز کا حکم ساقط ہوجاتا ہی مگر یہ نہین کہہ سکتے کہ ایمان کی فرضیت اُس سے ساقط ہوگئی ہی یا ترک ایمان کا حکم ہوا ہے۔ کیونکہ اُسکے لئے تو شارع کا یہ حکم ہے کہ اس حالتمین روزہ نہ رکھے مگر بعد کو قضا کرے۔ اسیطرح یہ کہ سکتے ہین کہ فقیر پر زکوٰۃ واجب نہین ہی مگر یہ کہنا درست نہین ہی کہ اسپر ایمان فرض نہین۔ (معاذ اللہ) انتہے۔

اور روایت کیا ہی شیرازی نے کتاب الالقاب مین علی کرم اللہ وجہہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ہم اور تم ایک بنی عبد مناف تھے مگر آج ہم اور تم بنی عبد اللہ ہین۔ یعنے عبد مناف جاہلیت کا نام ہی اور اُس شخص کی نسبت ایک بت کی طرف تھی تو ہمکو نہ چاہیے کہ اپنے تئین اُس شخص کی طرف نسبت دین بلکہ بنی عبد مناف کے بدلے بنی عبد اللہ کہنا چاہیے۔ یعنے اب ہم خدا کیطرف منسوب ہین اس حدیث کو امام طحاوی نے شرح معانی الآثار مین روایت کیا ہی نزال بن سبرہ سے کہا اونہون نے کہ فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الخ اور ظاہر یہ ہے کہ نزال بن سبرہ نے علیؓ ہی سے سُنا ہوگا۔

مقصود حدیث یہ ہی کہ اب عبد مناف جیسے نام کی طرف نسبت کرنی خلاف شان ایمان ہی بلکہ بجائے اوسکے عبد اللہ وغیرہ اس قسم کے نامونکی طرف انتساب مستحسن ہے اور اس حدیث سے ایمان کی جو فضیلت ثابت ہوتی ہی ظاہر ہی الحمد للہ کہ ہم اس دولت عظمی سے بہرہ یاب ہین۔

نہ ماننا شیاطین کو اور ماننا اللہ تعالیٰ کو

فرمایا خداوند تعالیٰ نے تو جو جھوٹے معبودون کو نہ مانے اور اللہ ہی پر ایمان لائے۔

بالعروة الوثقى) الآية قال ابن ابی شیبة ثنا حاتم بن اسمعیل عن جعفر عن ابیه قال کان علی بن الحسین یعلم ولده یقول قولوا امنت بالله وکفرت بالطاغوت ؏

الایمان المفصل الایمان بالذات الاحدیة والصفات الواحدیة والاسماء الالهیة قال ذوالجلال المتعال (قل هوالله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد) وقال (لو کان فیهما الهة الا الله لفسدتا) وقال (ما اتخذ الله من ولد وما کان معه من اله اذا لذهب کل اله بما خلق ولعلا بعضهم علی بعض) وقال الله المتعال (ولله الاسماء الحسنی فادعوه بها وذروا الذین یلحدون فی اسمائه سیجزون ما کانوا یعملون) قال مسدد صاحب المسند نا عبدالوارث بن سعید عن محمد بن اسحق عن النعمان بن سعد قال کنت بالکوفة فی دار الامارة دار علی بن ابیطالب رضی الله تعالی عنه اذ دخل علینا نوف بن عبدالله فقال یا امیرالمؤمنین بالباب اربعون رجلا من الیهود فقال علی رضی الله عنه علیّ بهم فلما وقفوا بین یدیه قالوا له یا علی صف لنا ربک هذا الذی هو فی السماء کیف هو وکیف کان ومتی کان وعلی ای شئ هو فاستوی علی جالسا وقال معشر الیهود اسمعوا منی ولا تبالوا ان لا تسألوا احدا غیری ان ربی عزوجل هو الاول لم یبد مما ولا ممازج معما ولا حال وهما

پس تحقیق اوسنے مضبوط رسی پکڑ رکھی ہوسے،،

کہا ابن ابی شیبہ نے کہ بیان کیا ہمسے حاتم بن اسمعیل نے وہ روایت کرتے ہین امام جعفر صادق سے۔ آپ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے۔ کہ امام زین العابدین اپنی اولاد کو تعلیم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کہو۔ آمنت باللہ وکفرت بالطاغوت۔ ایمان لایا مینے ساتھ اللہ کے اور تکفیر کی شیاطین کی۔

ایمان مفصل

{ایمان لانا ذات یگانہ او صفات بیمثل اور اسماء الٰہی پر}

فرمایا خدا وند تعالی نے کہو (اے پیغمبر) کہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اوس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اوسکے برابر کا ہے اور فرمایا "اگر زمین و آسمان مین خدا کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان دونوں کبھی کے برباد ہوگئے ہوتے "

اور نیز فرمایا "نہ تو اللہ نے کسیکو بیٹا بنایا اور نہ اوسکے ساتھ کا کوئی اور خدا ہے ورنہ ہر ایک خدا اپنی مخلوقات کو (الگ لئے) لئے پھرتا اور (آپس مین لڑتے اور) آخر کار ایک دوسرے پر غالب آجاتا " اور فرمایا "اور اللہ کے (سبہی) نام اچھے ہین تم اوسکے لئیے اوسکو انہی نام سے جاہو پکارو اور جو لوگ کہ اوسکے نامون مین کفر کرتے ہین اونکو اونہی کے حال پر چھوڑدو کوئی دن جاتا ہو کہ وہ اپنے کئے کا بدلہ پالین گے "

مسند صاحب مسند نے کہا کہ بیان کیا ہمسے عبد الوارث بن سعید نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن اسحق سے کہ کہا نعمان بن سعد نے کہ مین کوفہ کی دار الامارۃ یعنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دولت سرا مین موجود تھا جبکہ نوف بن عبد اللہ حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا امیر المومنین چالیس یہودی دروازہ پر منتظر اجازت ہین۔ آپنے فرمایا کہ انہین میرے پاس بلا لاؤ جب وہ حاضر ہوئے تو اونہون نے عرض کی کہ یا علی ہمسے اپنے اس رب کی تعریف کیجئے جو آسمان مین ہے کہ وہ کیسا ہے اور کسطرح ہوا اور کب ہوا اور وہ کس چیز پر قائم ہے۔ سو حضرت علی سیدھے ہو بیٹھے اور فرمایا اے گروہ یہود ہان اسکو مجھسے بخوبی سن لو اور سوا میرے کسی اور سے پھر سوال کرنے کی پروا نہ رکھو بیشک میرا خدا وہی اول ہے نہین ظاہر ہوا کسی چیز سے اور نہ ملنے والا ہے کسی چیز کے ساتھ اور نہ سمانے والا ہے کسی وہم مین۔

ولا شبح يتقضّى ولا محجوب فيحوى ولا كان بعد ان لم يكن فيقال حادث بل جل ان يكيّف المكيِّف للاشياء كيف كان بل لم يزل ولا يزول لاختلاف الازمان ولا لتقلب شأن بعد شأن فكيف يوصف بالاشباح وكيف ينعت بالالسن الفصاح من لم يكن فى الاشياء فيقال كائن ولم يبن منها فيقال بائن بل هو بلا كيفية وهو اقرب من حبل الوريد وابعد فى الشبه من كل بعيد لا يخفى عليه من عباده شخوص لحظة ولا كرور لفظة ولا ازدلاف ربوة ولا انبساط خطوة فى غسق ليل داج ولا ادلاج لا يتغشى عليه القمر المنير ولا انبساط الشمس ذات النور بضوئها فى الكرور ولا اقبال ليل مقبل ولا ادبار نهار مدبر الا وهو محيط بما يريد من تكوينه فهو العالم بكل مكان وكل حين واوان وكل نهاية ومدة والامد الى الخلق مضروب والحد الى غيره منسوب لم يخلق الاشياء من اصول اولية ولا بأوائل كانت قبله بدية بل خلق ما خلق فاقام خلقه وصور ما صور فاحسن صورته توحد فى علوه فليس لشئ منه امتناع ولا له بطاعة شئ من خلقه انتفاع اجابته للداعين سريعة والملائكة فى السموات والارضين له مطيعة علمه بالاموات البائدين كعلمه بالاحياء المتقلبين وعلمه بما فى السموات العلى كعلمه بما فى الارضين السفلى وعلمه بكل شئ لا تحيره الاصوات ولا تشغله اللغات سميع للاصوات

اور نہ وہ جسم ہے کہ جسکی حد و انتہا ہو اور نہ روکا ہوا ہی کہ گہیر لیا جاوے اور نہ ایسا ہی کہ عدم کے بعد موجود ہوا ہی جو حادث کہلاے وہ چگونگی سے برتر ہی بلکہ خود جملہ اشیا کو چگونگی عطا فرمانے والا ہی اسلئے وہ منزہ ہی اسبات سے کہ کہا جاوے کہ وہ کیونکر ہی وہ بدل نہین گیا اور بدل نہین جائیگا وقتون اور کامون کے بدلنے سے۔ انسان سے اُس ذات کی صفت کیونکر ہوسکتی ہی اور زبان سے (گو وہ کیسی ہی فصیح ہو) اُسکی تعریف کیسے ممکن ہی وہ چیزون مین ملا ہوا نہین ہے کہ مختلط کہلاوے۔ اور نہ جدا ہی کہ اُنسے جدا کہلاوے بلکہ وہ بلا کیف ہے۔ اور رگ گردن سے زیادہ قریب ہی اور شبہ و مثال مین بعید سی بعید تر ہے۔ اوسکے علم سے بندون کی نظر اور لفظونکا تلفظ۔ اور اندہیری رات کی تاریکی مین بلندیکی چڑہائی اور ہموار زمین پر چلنا۔ اور مرور شبہاے تاریک پوشیدہ نہین ہی۔ نہ چاند اور آفتاب کی روشنی اوسپر اثر کرسکتی ہے اور نہ رات اور دن اُسپر احاطہ کرسکتے ہے بلکہ وہ تمام کائنات پر محیط ہی پس وہ ہر مکان اور ہر وقت اور ہر آن اور ہر غایت کا جاننے والا ہی تعین مدت خلق کیواسطے ہی اور حد ماسوا اللہ کے تلئے۔ اوسنے کائنات کو اصول ازلیہ اور مبادی سابقہ سے نہین پیدا کیا۔ بلکہ ہر چیز کو جسطرح چاہا بنایا اور ٹہیک بنایا اور ہر چیز کو اچہی صورت عنایت کی وہ اپنی رفعت مین یگانہ ہے۔

اوسکی اطاعت سے کسی کو گزیر نہین اور کسی مخلوق کی طاعت سے اوسکو نفع نہین۔ اوسکی بارگاہ میں مستمندونکی دعا جلد مقبول ہوتی ہے۔ زمین و آسمان مین جتنے فرشتے ہین سب اوسکے فرمانبردار ہین۔ اون اموات کو جو نیست و نابود ہوگئے ہین وہ ایسا ہی جانتا ہی جیسا کہ زندونکو جو چلتے پہرتے ہین اور آسمانی چیزون کا علم اُسکو ایسا ہی ہے جیسا کہ زمینی چیزونکا اوسکے علم سے کوئی چیز خارج نہین ہے۔ ایک ہی آن مین مختلف آوازین اُسکو متحیر نہین کرتین اور نہ مختلف زبانین ایک ہی وقت مین اوسکو غافل کرتی ہین۔

المختلفة بلا جوارح له مؤتلفة مدبر بصير عالم بالامور حي قيوم سبحانه كلم موسى تكليما بلا جوارح ولا ادوات ولا شفة ولا لهوات سبحانه وتعالى عن تكييف الصفات من زعم ان الهنا محدود فقد جهل الخالق المعبود ومن ذكر ان الاماكن به تحيط لزمته الحيرة والتخليط بل هو المحيط بكل مكان فان كنت صادقا ايها المتكلف لوصف الرحمن بخلاف التنزيل والبرهان فصف لنا جبريل وميكائيل واسرافيل هيهات اتعجز عن وصف مخلوق مثلك وتصف الخالق المعبود وانما تدرك صفة رب الهيئة والادوات فكيف من لم تاخذه سنة ولا نوم له ما في السموات وما في الارض وما بينهما وهو رب العرش العظيم (وعن) مسدد اخرجه ابو نعيم في الحلية قال انا ابو بكر احمد بن محمد بن الحارث قال ثنا الفضل بن حباب الجمحي نا مسدد به وعزى الاثر للحكيم الترمذي في نوادر الاصول فليراجع قال ابو نعيم غريب من حديث النعمان كذا رواه ابن اسحق عنه مرسلا و النعمان قال صاحب الميزان ما روى عنه سوى عبد الرحمن بن اسحق احد الضعفاء وهو ابن اخته (قلت) قال ابن حبان في الثقات يروى عن علي بن ابي طالب وزيد بن ارقم روى عنه ابنه وعبد الرحمن بن اسحق وروى له الترمذي فقيل الذهبي في المغني مجهول غير مقبول ولذا قال في التقريب مقبول ولوائح الصحة ظاهرة على صفحات هذا المتن وليس بقادر على الاتيان بمثله من دون علي كرم الله وجهه ولا يخفى على من صفا ولنبين معاني بعض الفاظ الاثر فقوله

وہ بدون جوارح کے طرح طرح کی آوازون کا سُننے والا ہے۔ وہ مُدبر۔ بصیر۔ علیم۔ زندہ۔ اور سب کا تھامنے والا ہے (سبحان اللہ) اُسنے موسیٰ سے بلا جوارح و آلات کے اور بدون ہونٹ اور کوّے کے کلام کیا۔ وہ پاک اور برتر ہے اس سے کہ اوسکی صفتون کی کیفیت بیان کیجاوے جسنے گمان کیا کہ ہمارا خدا محدود ہے۔ بخدا اوسنے اپنے خالق معبود کو نہین پہچانا جسنے کہا کہ مکان اوسکو گہیرے ہوے ہے وہ حیرت اور شبہہ مین پڑگیا بلکہ وہی ہر مکان کو گہیرے ہوے ہی پس جو شخص کہ برخلاف قرآن و دلیل کے خدا کی توصیف کرنیمین کوشش کرے اگر وہ اپنے دعوے مین سچا ہے تو ہمسے جبرئیلؑ اور میکائیل اور اسرافیل کی شان اور کیفیت بیان کرے (جو ناممکن ہے) افسوس جب انسان مخلوق کی حالت بیان کرنے سے عاجز ہے تو کیا وہ خالق معبود کی توصیف پر قادر ہو سکتا ہے جو اشیا کہ ذی کیفیت و ہیئت ہین اونکی حالت البتہ معلوم ہوسکتی ہے لیکن ایسی ذات جسکو اونگھ عارض ہوتی ہے اور نہ نیند کیسے مدرک ہوسکتی ہی۔ اور (اور اونکی ذات) جو کچھ زمین و آسمان مین ہی سب اوسی کی ملک ہی اور وہی عرش عظیم کا مالک ہی۔

اور روایت کیا ہی ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین ابو بکر احمد بن محمد بن حارث سے اونہون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے فضل بن حباب جمحی نے اونہون نے کہا کہ بیان کیا ہمسے اس حدیث کو مسدد نے اوسی سند سے۔

اور نیز یہ روایت حکیم ترمذی کی نوادر الاصول کی طرف منسوب ہی وہان دیکھہ لیجائے۔

ابو نعیم نے کہا کہ یہ حدیث بروایت نعمان غریب ہی۔ ابن اسحٰق نے اونسے اسیطرح مرسلاً روایت کیا ہے۔ اور نعمان کی نسبت صاحب میزان نے کہا ہی کہ اونسے سوا عبد الرحمٰن بن اسحٰق کے (جو منجملہ ضعفا کے اور اونکے ہمشیرہ زادہ ہین) اور کسینے روایت نہین کی **مین کہتا ہون**۔ ابن حبان نے کتاب الثقات مین لکھا ہے کہ نعمان روایت کرتے ہین علیؑ ابن ابیطالب اور زید بن ارقم سے اور نعمان سے اونکے فرزند اور عبد الرحمن بن اسحٰق روایت کرتے ہین۔ اور ترمذی نے نعمان کی روایت کو بیان کیا ہے پس انکو کتاب المغنی مین ذہبی کا مجہول کہنا غیر مقبول ہی چنانچہ ذہبی نے ہی انکو کتاب التقریب مین مقبول الروایۃ کہا ہے۔

الغرض صحت کے انوار اس متن پر بخوبی درخشان ہین اور حضرت علیؑ کے نیچے والے راویونمین سے کوئی ایسے بیان پر قادر نہین ہے۔ یہ بات سلیم الطبع پر مخفی نہین ہے۔

زاد له من الله رضوانه وطوله (هو الاول لم يبد مُمّا) ای هو الاول بلا ابتداء
فلم يظهر من شئ يعبر عنه بما[١] (ولا ممازج معما) ای ولا يختلط مع شئ يعبر عنه
بما[٢] وفيه رد صريح علی اهل الاتحاد القائلين بالحلول والاتحاد الذين يتشبثون
بكلام اهل التحقيق لمذهبهم الباطل وهم بريئون منه قال شيخ المعرفة محی الدين
ابن العربی فی الباب ۵۵۸ الثامن والخمسين وخمسمائة من الفتوحات المكية
بعد بسط فكما ان الناظر فی المرايا المختلفة المتقابلة يری صورته فيها بحسبها مع القطع
بان تلك الصورة المختلفة التعينات باختلاف المرائی ليس شئ منها عين الناظر الخارج عن
المرأة القائم بنفسه المتعين بتعين خاص لا اختلاف فيه وانه ما انتقل بذاته الی المرايا
ولا حل فيها فكذلك الحق تعالی يتجلی فی مرايا الحقائق المختلفة الاستعدادات بحسبها
مع انه تعالی ما انتقل اليها ولا حل فيها وقال قدس سره فی هذا الباب بعد بسط
ما نصه وهذا يدل لك صريحا علی ان العالم ما هو عين الحق اذ لو كان عين الحق تعالی
لما صح كونه بديعا له وقال فی الباب ۲۹۲ الاثنين والتسعين ومائتين بعد بسط
فنور الشمس اذا تجلی فی البدر يعطی من الحكم ما لا يعطيه بغير البدر لا شك فی ذلك
كذلك الاقتدار الالهی اذا تجلی فی العبد فظهرت الافعال عن الخلق فهو وان كان
بالاقتدار الالهی لكن يختلف الحكم بواسطة هذا المجلی الذی كان مثل المرأة لتجليه

[١] وفی خطبة له الظاهر لا يقال مما والباطن لا يقال فيما وفی اخری ومن قال فيم فقد ضمنه ۱۲

[٢] وفی خطبة مع كل شئ لا بمقارنة ۱۲

واضح ہو کہ خطبۂ مذکورہ کے اکثر مضامین ایسے دقیق ہین جنکا سمجھنا ہر شخص کا حصہ نہین ہے اور فرق مخترعہ کے خیالات کے لحاظ سے بعض مباحث کی توضیح کی زیادہ ضرورت ہے اسلئے بعض بعض الفاظ کی شرح کردیجاتی ہے۔

اس ارشاد سے کہ "وہی اول ہے نہ کسی چیز سے ظاہر ہوا" یہ مقصود ہے کہ ذات باری مبادی و مبدأ سے پاک ہے۔

اور اس قول سے "اور نہ وہ کسی چیز سے ملا ہوا ہے" اہل الحاد کا رد ہوتا ہے جو حلول و اتحاد کے قائل ہین اور اپنے زعم باطل مین کبار محققین کے اقوال کو وہ اپنا ماخذ سمجھتے ہین حالانکہ وہ اس سے مبرا ہین۔

شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات مکیہ کے باب ۵۵ مین ایک مفصل بیان کے بعد لکھا ہے کہ جسطرح کہ کوئی شخص مختلف الشکل آئینون مین جو ایک دوسرے کے مقابل ہون نظر کرے تو وہ اپنی صورت کو بعینہ اون آئینون کی شکل مین دیکھے گا۔ باوجود اس یقین کے کہ یہ مختلف تعینات جو آئینون کے اختلاف سے دکھلائی دیتے ہین انمین کا کوئی تعین ہرگز عین ناظر نہین ہے جو آئینون سے خارج اور قائم بنفسہٖ ہو اور متعین بہ تعین خاص۔ اور نہ وہ اون آئینون کیطرف منتقل ہوا ہے نہ اونمین حلول کیا ہو۔ اسیطرح جناب باری عزشانہ مختلف الاستعداد حقایق کے آئینونمین اونکے حسب استعداد مختلف تجلیات سے جلوہ فرما ہے نہ وہ اونمین منتقل ہوا ہے نہ حلول کیا ہے۔ اور نیز اسی باب مین یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ "یہ بیان خود اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عالم عین حق نہین ہے کیونکہ اگر عین حق ہوتا تو خدائے تعالیٰ پر اوس کا مبدع[۱] ہونا صادق نہ آتا" اور باب ۲۹۲ مین ایک بیان مبسوط کے بعد لکھتے ہین کہ آفتاب کے انعکاس سے جو حکم کہ چاند مین پیدا ہوتا ہے وہ ہرگز دوسرے مین ظہور نہین کرسکتا اسی طرح جب اقتدار الٰہی بندہ مین جلوہ فگن ہوتا ہے تو مخلوقات سے افعال کا ظہور ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ ظہور اقتدار الٰہی سے ہی ہے۔ لیکن اختلاف مظاہر سے حکم تجلی مین بھی اختلاف واقع ہوتا ہے اور یہ مثل آئینہ کے ہے تجلیات کے لئے۔

---

۱ ہر چیز کو ابتداءً پیدا کرنے والا ۱۲

كما يعلم عقلا ان القمر فى نفسه ليس فيه من نور الشمس شئ وان الشمس ما انتقلت اليه
بذاتها وانما كان لها مجلى كذلك العبد ليس فيه شئ من خالقه ولا حل فيه وانما هو
مجلى له خاصة ومظهر وقال فى الباب الرابع عشر وثلثمائة لو صح ان يترقى الانسان
عن الانسانية والملك عن الملكية ويتحد بخالقه تعالى لصح انقلاب الحقائق وخرج الاله
عن كوله الها ولا سبيل الى قلب الحقائق ابدا وقد اكثر الشيخ وغيره من اهل المعرفة
السالفة والخالفة فى تصانيفهم من ذكر مثال ظل الانسان وعكسه فى المرأة فقولهم موافق
لقول علماء السلف ان الله على عرشه بائن من خلقه فان الانسان بائن من ظله وعكسه
قال الشيخ محمد يوسف الصوفى السورتى فى كشف الغين عن كلام اهل العين واعلم ان
جماعة غلطوا وفهموا من كلام الصوفية ان الحق سبحانه هو الكلى الموجود فى ضمن افراده
وليس له وجود وراء ذلك وطائفة فهموا انه كان موجودا مستقلا ثم تجلى وظهر بصور
الاكوان فلم يبق له بعد ظهوره بها وجود مستقل وراء هذه الموجودات الكونية
وهذه الطائفة بعد ان فارقوا الاولى باثباتهم له وجودا مستقلا قبل الظهور والبروز
شاركوا الاولى فى نفى الوجود المستقل عنه من غير فرق وكل من هذين المذهبين
بطلانه اظهر من ان يخفى كذا قال العلامة جلال الدين الدوانى قدس سره فى
شرح رباعياته كما نقله المحقق عبد الملك المشتهر بالشيخ امان فى رسالته اثبات الحدية

اور نیز باب ۳۱۲ مین تحریر فرمایا ہے کہ اگر انسان کو انسانیت سے اور فرشتہ کو ملکیت سے ترقی کرکے خالق سے متحد ہوجانا ممکن ہوتا تو انقلاب حقایق لازم آتا اور (معاذ اللہ) خدا الوہیت سے خارج ہوجاتا لیکن انقلاب حقایق دائما محال ہے۔

الغرض شیخ العارفین ابن عربیؒ اور نیز دوسرے اہل عرفان متقدمین و متاخرین نے اپنی تصانیف میں ظل یہ اور عکس آئینہ کی مثال کو اکثر لکھا ہے کیونکہ انسان اپنے ظل و عکس سے مبائن ہے۔ پس وہ علما سلف کے ساتھ متفق ہین جو کہتے ہین کہ خدا سے تعالی اپنے عرش پر ہے اور مخلوق سے علحدہ ہے۔

علامۂ جلال الدین دوانی رحمہ اللہ نے شرح رباعیات مین ذکر کیا ہے کہ جاننا چاہیے کہ بعض لوگون نے مسئلہ وحدۃ الوجود کے متعلق کلام صوفیہ کے سمجھنے مین غلطی کی ہے یعنی یہ سمجھا ہے کہ اللہ جل شانہ ایک کلی ہے جو اپنے افراد کے ضمن مین موجود ہے۔ اور اوسکو سوا ان افراد کے وجود نہین۔ اور بعضون نے یہ سمجھا ہے کہ وہ موجود مستقل تہا بصور ممکنات مین ظہور کیا اور ان موجودات کے ظاہر ہونے کے بعد اوسکے لئے وجود مستقل باقی نہین رہا اگرچہ گروہ ثانی نے برخلاف طائفۂ اولی اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ قبل ظہور و بروز ممکنات کے خداوندعالم کے لئے وجود مستقل تہا۔ با این وہ نفی وجود مستقل مین بلا لحاظ فرق جماعت اولے کے شریک ہوگئے ہین۔ اور ان ہردو مذہب کا بطلان بخوبی ظاہر ہے۔

شیخ عبدالحق دہلوی اخبار الاخیار مین لکھتے ہین کہ علامہ کے اس کلام کو محقق عبدالملک شیخ امان رح نے رسالہ اثبات الاحدیۃ مین نقل کیا ہے۔

اور اسکو شیخ محمد یوسف صوفی سورتی نے کتاب کشف الغین عن کلام اہل العین مین ذکر کیا ہے۔

ذکره الشیخ عبد الحق الدهلوی فی اخبار الاخیار وقال الشیخ محمد فارسا البخاری فی تحقیقاته ما نصه من قال انه لیس له تعین فی ذاته الا فی الکون فقد افسد العقائد والحد وقال الشیخ محمد یوسف فی موضع اخر نعوذ طائفة ضالة یتزیون بزی الصوفیة وهم الملاحدة عن طریق الحق وسبیل الصدق تقول ما ثمه الا ما تری تعنی ان هذه المدرکات الحسیة هی هو لیس غیرها شیء فهم والدهریة سواء قال تعالی عنهم وما یهلکنا الا الدهر بل هم اشد کفرا من الدهریة لان کلام الدهریة یمکن تاویله علی قول من یقول ان الدهر من الاسماء الحسنی واما قول الملاحدة ما ثمة الا ما تری فانکار لوجود الحق [علی حدة] سبحانه وتعالی لانهم یقولون العالم کله هو الله ولیس غیره شیء معه موجود فی الخارج کالکلی الطبیعی وجزئیاته لیس غیرها موجود ولا شک ان قیلة العینیة بهذا المعنی کفر صریح بل اشد کفرا ذلیس کافر ولا مشرک ینکر وجود الحق [علی حدة] عز وتعالی عما یقول الظالمون علوا کبیرا قال شیخ المعرفة فی الفتوحات قد زلت اقدام طائفة عن محجة التحقیق وقالوا ما ثمّ الا ما تری فجعلوا العالم هو الله والله نفس العالم الی ان قال والمحققون مرادهم اثبات الحق ونفی الغیر کما قال لبید رضی الله عنه الا کل شیء ما خلا الله باطل[له] ومقصود الملاحدة مشتهاة نفوسهم الحیوانیة فهذه حیوتهم وما لهم فی الآخرة من خلاق انتهی ملخصا اه وقد فشی هذا المذهب [الباطل] فی زماننا فوقع الکثیرون فی الالحاد والزندقة واشاعوا اقوالهم فی النظم والنثر وطعنوا فی تصانیفهم علی

[له] رواه الترمذی فی شمائل النبی علیه وآله السلام عن ابی هریرة رضی الله عنه عنه علیه السلام قال ان اصدق کلمة قالها الشاعر وفی روایة اشعر کلمة تکلمت بها العرب کلمة لبید الا کل شیء ما خلا الله باطل وتمامه وکل نعیم لا محالة زائل سوی جنة الفردوس ان نعیمها یدوم وان الموت لا بد نازل ١٢

اور شیخ نقشبندیہ محمد پارسا رحمہ نے رسالہ التحقیقات میں لکھا ہے کہ جس نے یہ اعتقاد کیا کہ جناب باریتعالی کے لئے کوئی تعین بالذات سوا سے مخلوقات کے نہیں ہے تو اوسنے اپنے عقیدہ کو خراب کیا اور منکر ہوا۔

اور شیخ محمد یوسف صوفی نے کشف الغین کے ایک مقام پر یہ لکھا ہے کہ ایک جماعت ملحدین صحیح فی نما جو راہ راست اور طریق حق سے برگشتہ ہین یہ کہتے ہین کہ محسوسات کے سوا حقیقت باریتعالی اور کوئی شئے نہین ہے یعنی یہی (معاذ اللہ) عین خدا ہین اور خدا ان محسوسات کا عین ہے۔ یہ لوگ تو فرقہ دہریہ سے برابر ہوگئے ہین جو یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ (زمانہ ہی ہمکو ہلاک کرتا ہے) بلکہ اوسنے بڑہے ہوے ہین کیونکہ دہر کو اسماء حسنی مین سے شمار کرنیوالون کے مذہب کے موافق تو دہریہ کے قول کی تاویل پھر ممکن ہے بخلاف ان ملحدین کے۔ کیونکہ انکا تو زعم فاسد یہ ہے کہ وہان (عرصۂ وجود مین) سوا سے ان ظاہری چیزون کے جو حسیًّا نظر آتی ہین اور کچھ نہین ہے۔ گویا یہ لوگ باریتعالی کے وجود فی نفسہ کے منکر ہین۔ اور مخلوقات عالم کو عین خالق بتاتے ہین یعنے یہ کہ سوا سے مخلوق کے اور کوئی شئے خارجًا موجود نہین ہے جسطرح کہ کلی طبیعی اور افراد کا اتحاد باطنی ہوتا ہے کہ وہ بدون اون جزئیات کے اور کسی صورت سے ظہور نہین پا سکتی۔

الغرض عینیت کا عقیدہ تو صریح کفر بلکہ اشد کفر ہے کیونکہ کوئی کافر و مشرک بھی باریتعالی کے وجود علیحدہ کا منکر نہین ہے جل جلالہ وعز شانہ۔

شیخ العارفین محی الدین ابن عربی رح فتوحات مین فرماتے ہین کہ "ایک جماعت کو مقام تحقیق سے لغزش ہوئی ہے جس سے وہ یہ خیال کرتے ہین کہ اللہ نفس عالم ہے اور عالم عین اللہ ہے۔ اور محسوسات کے سوا پردہ جلال مین اور کوئی شئے نہین ہے۔ اور محققین کا مقصود یہ ہے کہ خاص جناب باری کے لئے ہی وجود ثابت کیا جائے اور جملہ ماسوا سے وجود کی نفی ہو۔ چنانچہ لبید رضی اللہ عنہ نے اپنے شعر مین فرمایا ہے۔ ؎ الا کل شئی ما خلا اللہ باطل[۱] (سوا سے اللہ جل شانہ کے ہر چیز فانی ہے) اور ان ملحدون کو اپنی من مانی بات بنانا منظور رہے۔ دنیا کو اسطرح گزارتے ہین مگر آخرت مین اونہین کوئی حصہ نہوگا۔ انتہی۔

اور نہایت قابل افسوس بات یہ ہے کہ ہمارے زمانہ کے اکثر جہلا بھی اس بدینی مین مبتلا ہو کر ایسے ناجائز مضمون کے اشعار و رسائل شائع کرنے لگے ہین۔

---

[۱] اس شعر کو یہ شرف حاصل ہے کہ خاص جناب سرور عالم نے زبان حق ترجمان سے ادا فرمایا اور اسکے حق مین (سچا شعر) کا لفظ ارشاد ہوا ۱۲

مثال الظل وعكس المرآة وقالوا ان اهل هذا المثال ما فهموا حقيقة هذه المسئلة فهم
طاعنون على جميع اهل المعرفة الاجلة وفى الحقيقة هم انفسهم مطعونون من جميع ائمة الملة
بل خارجون من الملة والمشتكى الى الله تعالى وقوله زاده من الله رضوانه وطوله ولا حال او هما
اى ولا هو مما يستطيع الاوهام والافهام ان تدركه اصلا[ك١] ولا شبح يتقصى الشبح الشخص ويتقصى
يطلب قصاه ويدخل فيه قوله ولا محجوب فيحوى وقوله ولا كان بعد ان لم يكن فيقال حادث
جواب سوال هو كيف كان وترقى منه بقوله بل جل ان يكيف المكيف للاشياء كيف كان اى جل مكيف
للاشياء ان يكيف بكيف كان وقوله بل لم يزل ولا يزول لاختلاف الازمان جواب سوال هو متى[ك٢] كان
ولا لمتقلب شان بعد شان اى المشار اليه بقوله تعالى كل يوم هو فى شان وقوله فكيف يوصف بالاشباح
توضيح لقوله جل ان يكيف الخ وقوله ولا شبح الخ وكيف ينعت بالالسن الفصاح اى الناطقة بالصفات
من لم يكن فى الاشياء فيقال كائن ولم يبن منها فيقال بائن بل هو بلا كيفية وهو اقرب من حبل الوريد و
ابعد فى الشبه اى المشابهة من كل بعيد وفى جواب المرتضى عن سوال ذعلب اليمانى قريب من الاشيا
غير ملامس بعيد منها غير مباين وفى خطبة للمرتضى لم يحلل فى الاشياء فيقال هو فيها كائن ولم ينأ
عنها فيقال هو منها بائن وفى خطبة اخرى لم يقرب من الاشياء بالتصاق ولم يبعد عنها بافتراق
لا يخفى عليه من عباده شخوص لحظة اى مد البصر بلا حركة جفن ولا كرور لفظة اى تكرر اللفظة
ورجوعها ولا ازدلاف ربوة صعود انسان او حيوان الى ربوة من الارض اى موضع مرتفع

ك١ فى خطبة له لا تقدره الاوهام بالحدود والحركات ولا بالجوارح والادوات ١٢

ك٢ وفى خطبة له ولا يقال له متى ولا يضرب له امد بحتى ١٢

اور سایہ اور عکس آئینہ کی مثالون پر اور اوسکے بیان کرنے والے بزرگان سلف پر طعن اور زبان درازی شروع کردی ہین اور کہتے ہین کہ وہ لوگ اس مسئلہ کی حقیقت کو نہین سمجھے جو ایسی تمثیل دئیے ہین (چہ خوش چھوٹا منہ بڑی بات)۔
اس سے تو جمیع اہل عرفان پر طعن لازم آتا ہی۔ لیکن حقیقت حال پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تمامی اہل ملت کی جانب سے یہ ملحدین ہی بالعکس قابل طعن ہین بلکہ خارج الملت ہین۔
اے بارخدایا ہم تیرے ہی آگے انکا شکوہ پیش کرتے ہین کہ تو ہی انکی اصلاح پر قادر ہے۔
اور حضرت علیؑ نے اس حدیث مین فرمایا ہی ولاحالٌ وہمٌ "نہین سمانے والا ہی وہ کسی وہم مین"۔ اسکے معنی یہ ہین کہ وہم و عقل کو اوسکی حقیقت کے سمجھنے کی مجال نہین ہے۔ اور فرمایا "وہ ایسا نہین ہی کہ عدم کے بعد موجود ہوا ہو جو حادث کہلاوے"۔ یہ پہلو ہونگے اوس سوال کا جواب ہی کہ (وہ کیونکر ہوا) پھر آپ نے ترقی کرکے فرمایا ہی کہ "وہ جملہ اشیا کو چگونگی عطا فرمانیوالا ہے اور خود قبول کیفیت سے مبرا ہی" یعنی وہ مبرا ہے ہر قسم کی چگونگی سے۔
اور فرمایا "وہ نہین بدل گیا اور نہین بدل جائیگا زمانیکے بدلنے سے" یہ جواب ہی اس سوال کا کہ (وہ کب سے ہوا) پھر فرمایا "اور نہ شیونکے بدلنے سے" جسکا اشارہ اس آیت شریفہ مین کیا گیا ہی کُلَّ یَومٍ ہُوَ فِی شَانٍ۔ یعنے وہ ہر روز ایک نئی شانمین ہے۔
اور فکیف یوصف الخ۔ جل ان یکیف اور ولاشیٔ کی توضیح ہی اور فرمایا "وہ چیزونمین ملا ہوا نہین ہی کہ مختلط کہلاوے اور نہ جدا ہی کہ اون سے جدا کہلاوے بلکہ وہ بلا کیف ہی اور رگ گردن سے زیادہ قریب ہی اور شبہ و مثال مین ہر بعید سی بعید تر ہے"
اسی طرح ذعلب یمانی کے جواب مین آپنے فرمایا ہی کہ وہ اشیا سے قریب ہی مگر ملامس نہین ہی اور بعید ہی لیکن مباین نہین ہے
ایک اور خطبہ مین مرقوم ہے کہ وہ اشیا مین حلول نہین کیا ہے کہ جس سے یہ کہا جائے کہ وہ اشیا مین داخل ہی اور نہ اون سے دور ہے کہ کہا جائے کہ وہ اشیا سے جدا ہی۔
اور دوسرے خطبہ مین ہی کہ وہ اشیا سے قریب نہین ہی کہ جسپر معنی التصاق صادق آوے۔ اور نہ اشیا سے بعید ہے جسپر افتراق کا اطلاق ہو۔

ولا انبساط خطوة ای فی ارض مستوية فی غسق ای ظلمة لیل داج ای مظلم ولا ادلاج فی
القاموس لدلج محركة والدلجة بالضم والفتح السیر من اول اللیل وقد ادلجوا فان ساروا من
اخره فادّلجوا بالتشدید لم یخلق الاشیاء من اصول اولية ولا باوائل كانت قبله بدایة وفی خطبة
له لم یخلق الاشیاء من اصول ازلية ولا من اوائل ابدیة وفیه ابطال لقيلة بعض لفلاسفة الضلال
وكذا فی سائر هذه الارشادات ابطال لاقوال فرق من البطال علمه بما فی السموت العلی كعلمه
بما فی الارضین السفلی وعلمه بكل شیٔ ای سوی ذا من الاسرار والانوار والمعارف الذاتية
والمواقف الصفاتية والتجليات الالهية وغیر ذلك مما لا یعرف لان یعرف مسالك من المسائل
المشار الیه بجملة بقوله تعالی وهو بكل شئ علیم كلم موسی تكليما بلا جوارح ولا ادوات ولا شفة
ولا لهوات سبحانه وتعالی عن تكییف الصفات فیه ابطال لقالة الجهمية فی تكليم الله موسی انه
امر غیره فكلمه وقیلة المعتزلة انه خلق الكلام فی جسم فاسمعه موسی علیه السلام
وكلهم نفاة الصفات عن حضرة الذات من زعم ان الهنا محدود فقد جهل الخالق المعبود
هذا جواب سوال الیهود وعلی ای شئ هو فانه یفهم منه انه محدود وفی خطبة للمولی المرتضی
ایضا ومن قال علام فقد اخلامنه ای غیر ذلك المكان مع ان الحد الی غیره منسوب كما مضی
عن المرتضی ایضا وفی جواب الامام الرضی عن سوال زندیق كیف هو واین هو قال ویلك ان
الذی ذهبت الیه غلط هو این الاین وكیف الكیف فلا یعرف بالكیفونة ولا بالاینونة

اور فرمایا "کہ اسنے کائنات کو اصول اولیہ اور مبادی سابقہ سے نہین پیدا کیا" اور آپکے ایک خطبہ مین ہو کہ خدائے تعالیٰ نے مخلوق کو اسطرح نہین پیدا کیا کہ ہمیشہ سے کچھ اوسکی اصل ہو اور اوس سے پیدا کیا ہو۔ اور نہ یون پیدا کیا کہ کچھ اول چیزین ہون جو ہمیشہ رہین گی اور اونسے پیدا کیا ہو۔

مخفی نرہے کہ اس سے فلاسفہ کے قول کا رد بخوبی ثابت ہوتا ہی بلکہ ان تمام ارشادات سے کئی فرق باطلہ کی تردید ہوئی ہو۔

اور فرمایا "آسمانی چیز و نکا علم اوسکو ایسا ہی ہو جیسا کہ زمینی چیز و نکا۔ اوسکے علم سے کوئی چیز خارج نہین ہو یعنے اسکے سوا بھی وہ سب کچھ جانتا ہو اوسکے بھید اور اوسکے نور اور اوسکی ذات اور اوسکی صفتین اور اوسکی تجلیات وغیرہ یہ سب کچھ وہی جانتا ہو جسکے جاننے کی طرف مخلوق کو کوئی سبیل نہین ہو۔ چنانچہ اس معنی کی نسبت اجمالاً ارشاد ہوا ہو کہ وہو بکل شئی علیم یعنے وہ ہر چیز کا جاننے والا ہو

اور فرمایا کہ اوسنے موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام سے بلا جوارح و آلات اور بدون ہونٹ اور کوّے کے کلام کیا وہ پاک اور برتر ہو اس سے کہ اوسکی صفتو نکی کیفیت بیان کیجاوے" اسمین جہمیہ اور معتزلہ کے عقائد کی تردید ہے یعنے جہمیہ کہتے ہین کہ ایک فرشتہ نے بحکم الٰہی موسیٰ سے کلام کیا۔ اور معتزلہ کا یہ قول ہو کہ کسی جسم مین (مثل آگ اور درخت کے) خداوند تعالیٰ نے کلام کی قوت عطا فرمائی تھی جسکو اونھون نے سُنا تھا۔ یہ سب صفات باری کے منکر ہین۔

اور فرمایا "جسنے گمان کیا کہ ہمارا خدا محدود ہو پس اوسنے اپنے خالق معبود کو نہ جانا" یہ جواب ہو اوس سوال کا کہ وہ کس چیز پر قائم ہو جس سے محدودیت مفہوم ہوتی ہے۔

اور ایک خطبہ مین یون فرمایا ہو کہ جسنے کہا کہ وہ کس چیز پر ہے پس اوسنے اور مقامات کو اوسکے جلوہ سے خالی جانا یعنے جلوہ پاک کے لیئے ایک ہی مقام کو منحصر سمجھا۔ حالانکہ حد ماسوا اللہ کے واسطے متعین ہو جیسا کہ اصل حدیث مین حضرت علی کرم اللہ وجھہ کا قول مذکور ہوا ہے۔

اور کسی زندیق کے جواب مین جسنے یہ دریافت کیا تھا کہ خدا تعالیٰ کیسا ہو اور کہان ہے۔ امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہو کہ "افسوس ہو تجھپر کہ تیرا خیال بالکل غلط ہو جناب باری نے ہی کیف (چگونگی) اور این (مکان) کو پیدا کیا ہے پس اوسکو ان امور سے متصف تصور کرنا درست نہین سبحانہ ما اعظم شانہ۔

ومن علم كونه تعالى غير محل ود يعلم الجواب عما يسئل فی النصوص علی النزول اهل يخلو عرش الكبريا من الاستواء حين النزول فان الخلو يلزم منه انه تعالی محدود وهو سبحانه تعالی عن الحدود وبه قال حماد بن زيد فيما رواه الخلال فی السنة وابن بطة فی الابانة وابن راهويه فيما رواه ابن بطة واحمد فی رسالته الی مسدد المشهورة عند اهل الحديث والسنة من اصحاب احمد وجمهور اهل الحديث فيما حكی ابن تيمية فی رسالته فی النزول قال وهو الماثور عن سلف الامة وائمتها انه لا يزال فوق العرش ولا يخلو العرش منه مع دنوه ونزوله الی السماء الدنيا ولا يكون العرش فوق وكذلك يوم القيامة كما جاء به الكتاب والسنة وليس نزوله كنزول اجسام بنی ادم من السطح الی الارض بحيث يبقى السقف فوقهم بل الله منزه عن ذلك وانما تدرك صفة رب الهيئة والادوات فكيف من لم تاخذه سنة ولا نوم له ما فی السموات وما فی الارض وما بينهما وهو رب العرش العظيم ای ان الادراك منحصر فی صفة رب الهيئة والادوات من المخلوقين والمخلوقات ولما انحصر فيها فكيف تدرك صفة رب العرش العظيم ورب الارض والسموات وفی خطبة للمولی المرتضی وانما يدرك بالصفات ذوو الهيئات والادوات هذا[1] (وقال) حافظ الصوفية ابو القاسم عبد الكريم القشيری فی الرسالة المشهورة وقال جعفر الصادق[2] من زعم ان الله فی شئ او من شئ او علی شئ فقد اشرك اذ لو كان علی شئ لكان محمولا ای وليس محمولا بل هو حامل بقدرته وحافظ برحمته كل حامل ومحمول ولو كان فی شئ لكان محصورا ای وليس

[1] لا خفاء علی العرفاء بان هذه الاسئلة المشكلة المسترشدة وتلك الاجوبة المعضلة المرشدة الی ذلك لم يعلم فی هذه الامة [illegible] كان مختصا [illegible] ولا كلام فی ان كلام الامام [illegible] العلوم [illegible] ذلك ١٢ منه

[2] وهذا الكلام مبين لكلام الصادق [illegible] السلام ١٢

اور جسکو اس امر کا یقین ہو کہ باریتعالیٰ کیلئے کوئی حد نہین ہو وہ اس اعتراض کو بھی دفع کر سکتا ہو کہ حدیث شریف مین نزول سمار دیعنے اللہ جل شانہٗ کا آسمان دنیا پر نزول فرمانا) مذکور ہو تو کیا بوقت نزول کے عرش اعظم استوار سے خالی ہوجاتا ہو۔
اسلئے کہ خلوے عرش کا فرض کرنا محدودیت کو مستلزم ہو اور جناب باری عز شانہٗ حدود سے منزہ ہو۔ اسیکے قائل ہین حماد بن زید جیساکہ خلال نے کتاب السنۃ مین اور ابن بطہ نے کتاب الابانہ مین لکھا ہو۔ اور ابن راہویہ کا بھی یہی قول ہو چنانچہ ابن بطہ نے ذکر کیا ہے اور امام احمدؒ نے بھی اپنے اوس رسالہ مین جو مسدد کو لکھ بھیجا تھا اور وہ ائمہ حنبلیہ کے پاس مشہور ہو یہی لکھا ہو اور نیز جمہور اہل حدیث کا بھی اسی پر اتفاق ہو۔ اسکو ابن تیمیہ نے رسالۃ النزول مین ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ تمام بزرگان دین وائمہ ملت سے یہی منقول ہو کہ باریتعالیٰ ہمیشہ عرش پر جلوہ فرما ہو اور عرش کبھی اوسکی تجلی سے خالی نہین ہوتا۔ اور باوجود نزول سمار کے عرش اوسکے اوپر نہین ہوجاتا۔ اور اسیطرح قیامت کے دن بھی عرش معلی ہی جلوہ گاہ رہیگا چنانچہ نص قرآنی دال ہو۔ ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمٰنیۃ۹۱ اوسکا نزول اجسام بنی آدم کے نزول کے مانند نہین ہو جو کسی سطح سے زمین کیجانب ہوتا ہو اور اوس حالتمین سطح اونکے اوپر ہوجاتا ہے بلکہ خدا یتعالیٰ ان نسبتون سے مبرا ہے۔

اور فرمایا "جو اشیاء کہ ذی کیف و ہیئت ہین اونکی حالت البتہ معلوم ہوسکتی ہو لیکن ایسی ذات جسکو نہ اونگھ عارض ہوتی ہے اور نہ نیند کیسے مدرک ہوسکتی ہو اور جو کچھ زمین و آسمان مین اور اونکے درمیان ہی سب اوسیکی ملک ہو اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے" یعنے ادراک تو منحصر ہے اون چیزون مین جو (مخلوقات) ذی ہیئت و ادوات ہین پس ایسی حالت مین باریتعالیٰ کی صفت کیونکر مدرک ہوسکتی ہو۔ اور ایک خطبہ مین علی مرتضیٰ رضؓ نے فرمایا ہو کہ جو چیزین ذی ہیأت و ادوات ہین اونہین کی صفات کا ادراک ممکن ہو۔۹۲
حافظ صوفیہ ابو القاسم عبد الکریم قشیری رحؒ نے رسالہ قشیریہ مین لکھا ہے کہ "کہا امام جعفر صادق رضؓ نے کہ جسنے گمان کیا کہ اللہ کسی چیز کے اندر ہے یا کسی چیز سے ہے یا کسی چیز کے اوپر ہے تو وہ مشرک ہوا کیونکہ وہ اگر کسی چیز کے اوپر ہوتا تو وہ محمول ہوتا" یعنے وہ اوٹھایا ہوا نہین ہے بلکہ خود وہ ہر حامل و محمول کو اپنی قدرت سے اوٹھانیوالا اور اپنی رحمت سے نگاہ رکھنے والا ہے" اور اگر وہ کسی چیز کے اندر ہوتا تو گھیرا ہوا ہوتا"۔

---

۹۱ اور اوسدن تمہارے پروردگار کے تخت کو آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اوٹھائے ہونگے ۱۲

۹۲ عارفین پر مخفی نہین ہو کہ ایسے مشکل سوالات اور اونکے جوابات اس امت مین کسی فرد بشر سے صادر نہین ہوئے ہین بلکہ یہ علی کرم اللہ وجہہ کے خصائص مین سے ہے کیون نہو کہ کلام الامام امام الکلام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ مین علم کا شہر ہون اور علیؓ اوسکے دروازہ ہین جسکو علم کا حصہ لینا مقصود ہو اوسکو چاہئے کہ اوسکے دروازہ سے داخل ہو ۱۲

محصورا و لا مقصورا بل هو حاصر و قاصر لکل محصور و مقصور و انما نحو قوله تعالی الرحمٰن علی العرش استوٰی و قوله تعالی ءامنتم من فی السماء تجلٍ علی عظیم و تعلٍ جلی فخلو من تجلیاته و تعلیاته من غیر ان تکون له حاجة الی العرش و لا شئ من الفرش و سیبین و لو کان من شئ لکان محدثا ای و هو ممتنع مطلقا و روی سفیان الثوری عن ابراهیم بن ادهم العجلی عن موسی بن یزید الدیلمی عن اویس القرنی عن علی رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ان لله تسعة و تسعین اسما مائة غیر واحد ما من عبد یدعو بهذه الاسماء الا وجبت له الجنة انه وتر یحب الوتر هو الله الذی لا اله الا هو الرحمٰن الرحیم الملک القدوس السلام المؤمن المهیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب المجیب الواسع الحکیم الودود المجید الباعث الشهید الحق الوکیل القوی المتین الولی الحمید المحصی المبدئ المعید المحیی الممیت الحی القیوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الآخر الظاهر الباطن الوالی المتعالی البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالک الملک

یعنی وہ گھیرا ہوا نہیں ہے اور نہ روکا ہوا ہی بلکہ وہ گھیرنے والا اور روکنے والا ہی ہر گھیری ہوئی اور روکی ہوئی چیز کو۔ اور الرحمٰن علی العرش استوٰی [٥١]
اور أأمنتم من فی السماء [٥٢]۔ اسطرح کی آیات سے ایک بڑی تجلی ظاہر وادی اوسکی تجلیات مین سے یہ نہین کہ اوسکو عرش یا کسی شی کی حاجت ہے
چنانچہ عنقریب (بحث استوا مین) اسکا مفصل بیان کیا جائیگا " اور اگر وہ کسی چیز سے ہوتا تو حادث ہوتا " یعنے وہ تو محال ہی۔
اور روایت کیا ہی سفیان ثوری نے ابراہیم بن ادہم عجلی سے وہ موسیٰ بن یزید دیلمی سے وہ اویس قرنی سے وہ علی سے کہ فرمایا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ کے ننانوے نام ہین جو بندہ اللہ کو اون نامون سے پکاریگا اوسکو بہشت ضرور
ملیگی۔ اللہ طاق ہی اور طاق کو پسند کرتا ہی۔ ہو اللہ الذی لا الٰہ الا ہو — وہی اللہ ایسا ہی کہ اسکے سوا کوئی مالک نہین

الرحمٰن — بڑا مہربان ۔ الرحیم — نہایت رحم والا ۔ الملک — بادشاہ ۔ القدوس — بہت پاک
السلام — سلامت رکھنیوالا ۔ المؤمن — امن دینیوالا ۔ المہیمن — نگہبان ۔ العزیز — غالب ۔ الجبار — زبردست ۔ المتکبر — اپنی بڑائی کرنیوالا ۔ الخالق — پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ۔ الباری — پیدا کرنیوالا خلق کا ۔ المصور — صورت بنانیوالا ۔ الغفار — بہت بخشنے والا
القہار — غالب ہر چیز پر ۔ الوہاب — بڑا دینے والا ۔ الرزاق — بہت روزی دینیوالا ۔ الفتاح — بڑا فیصلہ کرنیوالا ۔ العلیم — بڑا جاننے والا ۔ القابض — تنگ کرنیوالا دل یا روزیکا ۔ الباسط — کھولنے والا دل یا روزیکا ۔ الخافض — پست کرنیوالا ۔ الرافع — بلند کرنیوالا
المعز — عزت دینیوالا ۔ المذل — ذلت دینیوالا ۔ السمیع — سننے والا ۔ البصیر — دیکھنے والا ۔ الحکم — فیصلہ کرنیوالا ۔ العدل — انصاف کرنیوالا ۔ اللطیف — باریک بین مہربان ۔ الخبیر — خبردار ۔ الحلیم — بردبار
العظیم — عظمت والا ۔ الغفور — بڑا بخشنے والا ۔ الشکور — عوض دینیوالا شکر پر ۔ العلی — بلند ۔ الکبیر — بڑا ۔ الحفیظ — نگاہ رکھنے والا ۔ المقیت — اندازہ کرنیوالا ۔ الحسیب — کفایت کرنیوالا ۔ الجلیل — جلال والا
الکریم — عزت والا ۔ الرقیب — نگہبان ۔ المجیب — دعا کا قبول کرنیوالا ۔ الواسع — وسعت والا ۔ الحکیم — حکمت والا ۔ الودود — محبت والا ۔ المجید — بزرگ ۔ الباعث — زندہ کرکے اوٹھانیوالا ۔ الشہید — گواہ حاضر
الحق — سچا ثابت ۔ الوکیل — ذمہ دار ۔ القوی — قوت والا ۔ المتین — زور والا ۔ الولی — دوست مومنونکا ۔ الحمید — تعریف کیا ہوا ۔ المحصی — گھیرنیوالا ۔ المبدی — پہلے پیدا کرنیوالا ۔ المعید — دوبارہ بنانیوالا
المحیی — زندہ کرنیوالا ۔ الممیت — موت دینیوالا ۔ الحی — زندہ ۔ القیوم — سبکو تھامنیوالا ۔ الواجد — مقدور والا ۔ الماجد — عظمت والا ۔ الواحد — یگانہ ۔ الصمد — دنیا جسکی سب محتاج ہیں ۔ القادر — قدرت والا ۔ المقتدر — قدرت ظاہر کرنیوالا
المقدم — آگے بڑھانیوالا ۔ المؤخر — پیچھے ہٹانیوالا ۔ الاول — پہلا ۔ الآخر — پچھلا ۔ الظاہر — کھلا ۔ الباطن — چھپا ۔ الوالی — مالک کارساز ۔ المتعالی — اونچا ۔ البر — احسان کرنیوالا
التواب — توبہ کا بہت قبول کرنیوالا ۔ المنتقم — بدلہ لینیوالا ۔ العفو — معاف کرنیوالا ۔ الرؤف — مہربان ۔ مالک الملک — مالک ملک کا

---

[٥١] وہ بڑا مہربان عرش پر سیدھا ہو بیٹھا۔

[٥٢] کیا تم بیخوف ہو گئے اوس ذات سے جو آسمان مین ہے ۱۲

(۸۵) ذو الجلال والاكرام (۸۶) المقسط (۸۷) الجامع (۸۸) الغني (۸۹) المغني (۹۰) المانع (۹۱) الضار (۹۲) النافع (۹۳) النور (۹۴) الهادي
(۹۵) البديع (۹۶) الباقي (۹۷) الوارث (۹۸) الرشيد (۹۹) الصبور آخرجه حافظ الصوفية محمد بن الحسين ابو عبد الرحمن
السلمي في طبقات الصوفية مسلسلا بالصوفية تابعه ابو هريرة عند الترمذي وابن المنذر
وابن حبان والطبراني وابي عبد الله ابن مندة في التوحيد والحاكم في المستدرك وابن مردويه
في التفسير والبيهقي في الاسماء والصفات وغيرهم ورواه عنه موسى بن عقبة وآدم بن ابي اياس
وهشام بن عمار وابن ماجة وعثمان بن سعيد الدارمي في النقض على بشر المريسي وابن ابي عاصم وجعفر
الفريابي في الذكر وابن ابي الدنيا والطبراني كلاهما في الدعاء وابو الشيخ في التفسير والثواب
والحاكم في المستدرك وابن مردويه وابو نعيم في الاسماء الحسنى والبيهقي وغيرهم من وجوه
اخرى باختلاف وتفاوت في سرد الاسماء وقد بسط الكلام عليه الشيخ ابراهيم الكردي
في مسلسلاته ولابي نعيم في الحلية بسند ليس فيه متهم عن علي رفعه ان لله تعالى تسعة وتسعين اسما مائة
غير واحدة انه وتر يحب الوتر وما من عبد يدعو بها الا وجبت له الجنة تابعه ابو هريرة عند
الثوري واحمد والعدني والبخاري ومسلم وابن ماجة والترمذي والنسائي وعثمان الدارمي
والحارث بن ابي اسامة وابن خزيمة وابي عوانة وابن جرير وابن ابي حاتم وابن حبان والطبراني
وابن مندة والدارقطني في غرائب مالك وابن مردويه وابي نعيم والبيهقي وابن عباس وابن عمر
عند ابن مردويه وابي نعيم وفيها من احصاها دخل الجنة زاد ابو نعيم عن الابنين وهي في القرآن

ذوالجلال والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی المانع الضار النافع النور الہادی
جلال اور عزت والا انصاف کرنیوالا سبکو جمع کرنیوالا بے پروا غنی کردینیوالا روکدینیوالا نقصان پہنچانیوالا نفع دینیوالا روشن اور روشن کرنیوالا راہ دکھانیوالا

البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور ـ
نئی چیزین پیدا کرنیوالا ہمیشہ رہنیوالا رہنیوالا بعد فنا خلق کر بھلائی کی راہ بتانیوالا بردبار

اسکو حافظ صوفیہ محمد بن حسین ابوعبدالرحمن سلمی نے طبقات صوفیہ مین سلسلہ وار صوفیہ سے روایت کیا ہے ـ

اور یہ حدیث ابوہریرہؓ سے بھی مروی ہو چنانچہ ترمذی وابن المنذر وابن حبان وطبرانی نے اپنی کتابون مین اور ابن مندہ نے کتاب التوحید مین اور حاکم نے مستدرک مین اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیر مین اور بیہقی نے اسماء وصفات مین اور دوسرے محدثین نے اپنی اپنی تصنیفات مین ذکر کیا ہو ـ

اور نیز اس حدیث کو حضرت ابوہریرہؓ سے موسی بن عقبہ وآدم بن ابی ایاس وہشام بن عمار وابن ماجہ نے اپنی کتب مین اور عثمان دارمی نے کتاب النقض علی بشر المریسی مین اور ابن ابی عاصم نے اور جعفر فریابی نے کتاب الذکر مین اور ابن ابی الدنیا وطبرانی دونون نے کتاب الدعا مین اور ابوالشیخ نے کتاب التفسیر وکتاب الثواب مین اور حاکم نے مستدرک مین اور ابن مردویہ نے اور ابونعیم نے اسماء حسنے مین ـ اور بیہقی وغیرہ نے دیگر سندون سے روایت کیا ہو اور ان روایتون مین اسماء کچھ اختلاف ذکر کئے گئے ہین ـ اور شیخ ابراہیم کردی نے کتاب مسلسلات مین اسکی بہت بسوط بحث کی ہو ـ

ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء مین بسند معتبر روایت کیا ہو علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تعالے کے ننانوے نام ہین ـ اللہ طاق یعنے اکیلا ہو اور طاق کو پسند کرتا ہو جو بندہ کہ ان اسماء سے خدا کو پکارتا ہو اسکے لئے جنت واجب ہوتی ہے ـ

اسکو ابوہریرہؓ نے بھی روایت کیا ہو چنانچہ ثوری واحمد وعدنی وبخاری ومسلم وابن ماجہ وترمذی ونسائی وعثمان دارمی ـ و حارث بن ابی اسامہ وابن خزیمہ وابوعوانہ وابن جریر وابن ابی حاتم وابن حبان وطبرانی وابن مندہ نے اپنی کتابون مین اور دارقطنی نے غرائب مالک مین اور ابن مردویہ وابونعیم وبیہقی نے اپنے کتب مین ذکر کیا ہے ـ

اور نیز روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن عباسؓ وابن عمر رضی اللہ عنہم نے چنانچہ ابن مردویہ وابونعیم نے ذکر کیا ہے اس روایت مین یہ لفظ ہین "من احصاہا دخل الجنۃ" یعنے جو ان اسماء کو یاد کرے گا بہشت مین داخل ہوگا ـ ابونعیم کی روایت مین یہ لفظ بھی ہین "وہی فی القرآن" یعنے وہ اسماء قرآن مین ہین ـ

قيل وهي زيادة مستغربة **قلت** في رواية لابن جرير عن ابي هريرة رفعه ان لله تسعة وتسعين اسما كلهن في القران من احصاها دخل الجنة كذا في جمع الجوامع للسيوطي وليس فيها سرد الاسماء وفي رواية لخبر ابي هريرة عند عثمان الدارمي كلها في القران وسردها ولابي نعيم عن محمد بن جعفر قال سألت ابي جعفر بن محمد الصادق عن الاسماء التسعة والتسعين التي من احصاها دخل الجنة فقال هي في القران ففي الفاتحة خمسة اسماء يا الله يا رب يا رحمن يا رحيم يا مالك وفي البقرة ثلثة وثلثون يا محيط يا قدير يا عليم يا حكيم يا علي يا عظيم يا تواب يا بصير يا ولي يا واسع يا كافي يا رءوف يا بديع يا شاكر يا واحد يا سميع يا قابض يا باسط يا حي يا قيوم يا غني يا حميد يا غفور يا حليم يا اله يا قريب يا مجيب يا عزيز يا نصير يا قوي يا شديد يا سريع يا خبير وفي ال عمران يا وهاب يا قائم يا صادق يا باعث يا منعم يا متفضل وفي النساء يا رقيب يا حسيب يا شهيد يا مقيت يا وكيل يا علي يا كبير يا عفو وفي الانعام يا فاطر يا قاهر يا مجيب يا قادر يا لطيف يا برهان وفي الاعراف يا محيي يا مميت وفي الانفال يا نعم المولى يا نعم النصير وفي هود يا حفيظ يا مجيد يا ودود يا فعال لما يريد وفي الرعد يا كبير يا متعال وفي ابراهيم يا منان يا وارث وفي الحجر يا خلاق وفي مريم يا فرد وفي طٰهٰ يا غفار وفي قد افلح يا كريم وفي النور يا حق يا مبين يا نور وفي الفرقان يا هادي وفي سبا يا فتاح وفي الزمر

بعضون نے کہا ہو کہ یہ زیادت غریب ہو۔ یعنے اونکا قرآنین ہونا دوسری روایتون مین مذکور نہین ہے۔
مین کہتا ہون ابن جریر نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ جلشانہٗ کے
ننانوے نام ہین وہ سب قرآنین ہین جو اُن اسمار کو یاد کریگا جنت مین داخل ہوگا۔ یہ روایت جمع الجوامع مین مذکور ہے
مگر اسمین اسمار کا ذکر نہین ہے۔
اور ایسا ہی ابوہریرہؓ کی دوسری روایت مین بہی کلہا فی القرآن وارد ہے جسکو عثمان دارمی نے ذکر کیا ہے اور اسمین
اسمار بھی مذکور ہین۔
اور ابونعیم نے روایت کیا ہو۔ کہ کہا سید محمد بن امام جعفر صادق نے کہ مینے اپنے والد جعفر صادق سے پوچھا کہ وہ نود و نہ نام
کو نسے ہین کہ اونکو یاد کرلینے والے شخص کے لیے جنت کی بشارت دیگئی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ قرآنین ہین
سورۂ فاتحہ مین پانچ ہین یا اللہ یا رب یا رحمٰن یا رحیم یا مالک۔ اور سورۂ بقرہ مین تینتیس یا محیط
یا قدیر یا علیم یا حکیم یا علی یا عظیم یا تواب یا بصیر یا ولی یا واسع یا کافی۔
یا رؤف یا بدیع یا شاکر یا واحد یا سمیع یا قابض یا باسط یا حی یا قیوم یا غنی یا حمید یا غفور یا حلیم یا آلہ یا قریب
یا مجیب یا عزیز یا نصیر یا قوی یا شدید یا سریع یا خبیر۔ اور سورۂ آل عمران[1] مین یا وہاب یا قائم یا صادق
یا باعث یا منعم یا متفضل۔ اور سورہ نساء مین یا رقیب یا حسیب یا شہید یا مقیت یا وکیل یا علی یا کبیر
یا عفو اور سورۂ انعام مین یا فاطر یا قاہر یا مجیب یا قادر یا لطیف یا برہان۔ اور سورہ اعراف مین یا محیی
یا ممیت اور سورۂ انفال مین یا نعم المولٰے یا نعم النصیر اور سورہ ہود مین یا حفیظ یا مجید یا ودود یا فعال لمایرید
اور سورۂ رعد مین یا کبیر یا متعال یا منان یا وارث یا خلاق یا فرد اور سورۂ طٰہٰ مین یا غفار اور قد افلح
مین یا کریم اور سورۂ نور مین یا حق یا مبین یا نور اور سورۂ فرقان مین یا ہادی اور سورہ سبا مین یا فتاح

[1] اصل روایت مین تعداد کا حصر نہین ہے اسلئے لفظی ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ۱۲

یا عالم وفی غافر یا غافر یا قابل التوب یا ذا الطول یا رفیع وفی الذاریات یا رزاق
یا ذا القوة یا متین وفی الطور یا بر وفی اقتربت یا مقتدر یا ملیك وفی الرحمٰن یا ذا الجلال
والاکرام یا رب المشرقین یا رب المغربین یا باقی یا معین وفی الحدید یا اول یا اٰخر
یا ظاهر یا باطن وفی الحشر یا ملك یا قدوس یا سلام یا مؤمن یا مهیمن یا عزیز یا
جبار یا متکبر یا خالق یا بارئ یا مصور وفی البروج یا مبدئ یا معید وفی الفجر
یا وتر وفی الاخلاص یا احد یا صمد ومحمد بن جعفر قال صاحب المیزان عن ابیه
تکلم فیه حدث عنه ابراهیم بن المنذر ومحمد بن یحیی العدنی وکان بطلا شجاعا
یصوم یوما ویفطر یوما قلت وهذا جله متعاضد بالشواهد واراد الصادق رضی
الله تعالی عنه ذکر الاسماء التسعة والتسعین من القراٰن فذکرها منه بترتیبه
فزاد ما فیه سواها من اسماء الرحمٰن وان کان مکررا وقد وقع فیه نقصان من بعض
الرواة بالنسیان وزیادة اسم البرهان لیس فی القراٰن فی حق الرحمٰن ویجیب لیس فی
الانعام ووارث لیس فی ابراهیم ولیس فی سورة الرحمٰن المعین ولا المهیمن علی
اختلاف النسختین وذکر ابوبکر النقاش فی کتاب تفسیر الاسماء والصفات عن
جعفر الصادق رضی الله عنه انه قال ان لله ثلثمائة وستین اسما ولعثمان بن سعید
الدارمی فی التوحید وابن ماجة وابن جریر معًا فی التفسیر عن نافع القاری عن فاطمة

اورسورۂ زمر مین یا عالم اورسورۂ غافر مین یا غافر یا قابل التوب یا ذاالطول یا رفیع اورسورۂ ذاریات مین یا رزاق یا ذاالقوۃ یا متین اورسورۂ طور مین یا بر اورسورۂ اقتربت مین یا مقتدر یا ملیک اورسورۂ رحمن مین یا ذاالجلال والاکرام یا رب المشرقین یا رب المغربین یا باقی یا معین اورسورۂ حدید مین یا اول یا آخر یا ظاہر یا باطن اورسورۂ حشر مین یا ملک یا قدوس یا سلام یا مؤمن یا مہیمن یا عزیز یا جبار یا متکبر یا خالق یا بارئ یا مصور اورسورۂ بروج مین یا مبدئ یا معید اورسورۂ فجر مین یا وتر اورسورۂ اخلاص مین یا احد یا صمد۔

صاحب میزان نے لکھا ہو کہ محمد بن جعفر کی نسبت محدثین نے کلام کیا ہے۔ یہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے اور اونسے ابراہیم بن المنذر اور محمد بن یحیی عدنی نے روایت کی ہے اور وہ بہت دلیر و شجاع تھے۔ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک روز افطار کرتے تھے۔

مین کہتا ہون اس روایت کی تائید اور روایات سے ہوتی ہے۔ اور امام صادق نے نود و نہ نام کو جو قرآن مین مذکور ہین بیان کرنے کا قصد کیا ہے اور ترتیب قرآنی کے موافق اسماء ذکر کئے ہین بلکہ اونکے سوا جو اور اسماء قرآن مین وارد ہین اونکو بھی زیادہ کیا ہے اگرچہ مکرر ہوجائین۔ ہان بعض راویون کے نسیان سے کچھ کمی بھی ہوگئی ہے اور لفظ برہان بطور اسم الٰہی قرآن مین نہین آیا ہے اور اسم مجیب سورۂ انعام مین نہین ہے اور اسم وارث سورۂ ابراہیم مین نہین ہے۔ اور سورۂ رحمن مین نہ معین ہے اور نہ مبین ہے جو دوسرے نسخے مین بجائے معین کے مذکور ہے۔

ابوبکر نقاش نے کتاب تفسیر الاسماء والصفات مین ذکر کیا ہے کہ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کہ اللہ جل شانہ کے تین سو ساٹھ اسماء ہین۔

اور عثمان بن سعید دارمی نے کتاب التوحید مین اور ابن ماجہ و ابن جریر نے اپنی تفسیر مین روایت کیا ہے نافع قاری سے وہ روایت کرتے ہین حضرت علیؓ بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی فاطمہ صغری سے

بنت علی بن ابی طالب انها سمعت علیا یقول وفی لفظ قالت کان علی یقول یا کھیعص اغفرلی ولابن ابی الدنیا قال البیهقی عن محمد بن علی ان النبی صلی الله علیه واله وسلم علم علیا دعوة یدعوا بها عندما اهمه فکان علی یعلمها ولده یا کائن قبل کل شئ و یامکون کل شئ ویا کائن بعد کل شئ افعل بی کذا وکذا ورواه ابن ابی الدنیا فی کتاب الفرج بعد الشدة به مثله الا انه قال عند کل ما اهمه ولم یذکر الواو وقبل یامکون قال البیهقی هذا منقطع قال الشیخ ابراهیم الکردی فی الامم وقول الباقر فکان علی یعلمها ولده یدل علی اعتنائه به الموجب لاتصال سلسلة التعلیم والتعلم الیه فهو متصل فی الواقع غالبا وان کان منقطعا صورة

علم الله تعالی مایکون قبل ان یکون

کلیا کان اوجزئیا حیث قدره تقدیرا ودبره تدبیرا والقران مملوله من البیان کقوله تعالی انا کل شئ خلقناه بقدر وقوله والله بکل شئ علیم وقوله وکل شئ عنده بمقدار وقوله ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین وقوله قد احاط بکل شئ علما واقوال کثیرة جدا وقد اخبر تعالی فی القران باشیاء کثیرة جدا قبل وقوعها علی ارغام اناف الشیطانیة اتباع شیطان الطاق والحکمیة ومن تبعهم من المتشیعة اخرج ابو عمر ابن عبد البر فی کتاب العلم عن النزال بن سبرة قال

کہ علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ "یا کہیعص اغفرلی" کہا کرتے تھے ۔
اور روایت کیا ہو ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے امام محمد باقر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ دعا سکھائی تھی تاکہ مشکل کے وقت پڑھا کریں ۔ پھر حضرت علی یہ دعا اپنی اولاد کو سکھاتے تھے "یا کائن قبل کل شئی ویا مکون کل شئی ویا کائن بعد کل شئی افعل بی کذا وکذا"۔ [۹۱]
اور نیز ابن ابی الدنیا نے کتاب الفرج بعد الشدۃ میں اس حدیث کو اسی سند سے روایت کیا ہو ۔ مگر اوسکے الفاظ میں کچھ فرق ہوا اور اصل دعا میں یا مکون کے قبل واو مذکور نہیں ہے ۔ اس روایت کو بیہقی نے منقطع کہا ہے ۔
شیخ ابراہیم کردی نے کتاب الامم میں کہا ہو کہ امام باقر کا یہ کلام کہ "حضرت علی یہ دعا اپنی اولاد کو سکھاتے تھے" ، دلالت کرتا ہو اس بات پر کہ آپکو اسکا بہت اہتمام رہا ہو جس سے ثابت ہوتا ہو کہ اسکی تعلیم و تعلیم کا سلسلہ امام باقر تک برابر پہونچا ہو تو یہ حدیث در واقع غالباً متصل ہوگی گو کہ صورۃً منقطع ہے ۔

(بیان اسکا کہ علم خداوند تعالیٰ کا آئندہ ہونیوالی چیز کے ساتھ حق ہو خواہ وہ جزوی ہو یا کلی کیونکہ اوسنے ہی اسکی تقدیر کی ہو اور اوسنے ہی اوسکی تدبیر کی ہے)

قرآن مجید اسکے بیان سے بھرا ہوا ہو ۔ جیسا کہ انا کل شئی خلقناہ بقدر [۹۲] ۔ واللہ بکل شئی علیم [۹۳] ۔ وکل شئی عندہ بمقدار [۹۴] ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین [۹۵] ۔ قد احاط بکل شئی علما [۹۶] اسیطرح کے اور متعدد فرمان ہیں ۔ اور نیز اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں بہت سے واقعات کی خبر وقوع سے پہلے دی ہو جس سے فرقہ شیطانیہ تابعین شیطان طاق اور حکماء اور اونکے متبعین بعض متشیعہ کی ناک خاک آلود ہو جاتی ہو ۔
روایت کیا ہو ابو عمر ابن عبد البر نے کتاب العلم میں نزال بن سبرہ سے ۔

---

[۹۱] اے موجود پہلے ہر چیز کے اور اے ہستی دینے والے ہر چیز کے اور اے موجود بعد ہر چیز کے میری فلاں حاجت روا کر ۔
[۹۲] ہمنے تمام چیزوں کو ایک اندازہ کے ساتھ پیدا کیا ہو ۱۲ [۹۳] اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہو ۱۲ ۔
[۹۴] اور اوسکے ہاں ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر ہے ۱۲ [۹۵] اور دنیا کی تر و خشک چیزیں سب ہی تو کتاب واضح (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی موجود) ہیں ۔
[۹۶] اللہ کا علم ہر ہر چیز پر حاوی ہے ۱۲ ۔

قیل لعلی یا امیر المؤمنین ان ھہنا قوما یقولون ان اللہ لا یعلم ما یکون حتی یکون فقال ثکلتھم

امھاتھم من این قالوا ھذا قیل یتأولون القرآن فی قولہ تعالٰی (ولنبلونکم حتی نعلم المجاھدین

منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم) فقال علی من لم یعلم ھلک ثم صعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ وقال

ایھا الناس تعلموا العلم واعملوا بہ وعلّموہ ومن اشکل علیہ شئ من کتاب اللہ فلیسألنی بلغنی ان

قوما یقولون ان اللہ لا یعلم ما یکون حتی یکون لقولہ تعالٰی ولنبلونکم حتی نعلم المجاھدین منکم و

انما قولہ حتی نعلم یقول حتی نری من کتبت علیہ الجھاد والصبر ان جاھد وصبر علی ما نابہ واتاہ مما

قضیت علیہ قال السیوطی او من قال عقبہ قول ھذا السید رضی اللہ تعالٰی عنہ وکرّم وجھہ حتی

نعلم یقول حتی نری ھو معنی قول المفسرین فی قولہ تعالٰی نعلم ای علم ظھور (قلت) وانما اخذ

ذلک عنہ قال وجمیع ما فی القرآن من اخبار الآخرۃ والجنۃ والنار بل والدنیا مما لم یأت حین

النزول اخبار عما سیکون قبل ان یکون (قلت) وانما یکون ما یکون بخلقہ تعالٰی لا غیر کما

قال واللہ خلقکم وما تعملون وقال اللہ خالق کل شئ فلا محل لضیر وقد بیّن بعض کبراء العارفین

وھو الشیخ محی الدین المراد بھذا الارشاد فقال فی اسرار الشریعۃ بعد بسط الا یری نزول الحق

للتعلیم والتعریف لنا وھو العلیم بکل شئ مما کان ویکون ومع ھذا انبأ عن حقیقۃ لا تترد

تعلیما لنا بما ھو الامر علیہ وان الحکم للاحوال فانزل نفسہ منزلۃ المستفید وجعل

المفید لہ من خاطبہ فقال ولنبلونکم حتی نعلم المجاھدین منکم والصابرین مع انہ ھو العالم

کہ پوچھا گیا حضرت علیؑ سے یا امیر المومنین یہان ایک گروہ کہتا ہی کہ خداوند تعالی کسی چیز کو قبل موجود ہونے اوسکے نہین جانتا ہی حضرت علیؑ نے فرمایا کہ رودین وہ برادنکی ماہین اونہون نے کس بنا پر یہ کہا ہی عرض کیا گیا کہ وہ دلیل لیتے ہین اس آیت سے (ولنبلونکم حتی نعلم المجاہدین منکم[۹۱] والصابرین ونبلوا اخبارکم) تو آپنے فرمایا کہ جسنے نہ جانا وہ ہلاک ہوا پہر آپ منبر پر چڑہے اور خداوند عالم کی حمد وثنا کی پہر کہا کہ ای لوگو علم سیکہو اور اوسپر عمل کرو اور دوسرونکو سکہاؤ اور جسکو قرآن مین کوئی مشکل پیش آوی مجہسے دریافت کرلے مجہ تک یہ بات پہونچی ہی کہ کچہ لوگ کہتے ہین کہ خدا کسی چیز کو قبل اوسکے ہونیکے نہین جانتا۔ بدلیل آیت (ولنبلونکم حتی نعلم المجاہدین منکم) اور در حقیقت یہان حتی نعلم حتی نری کے معنون مین ہے یعنی اور البتہ ہم تم کو آزماوینگے یہانتک کہ ہم دیکہ لین اوسکو جسپر ہمنے جہاد و صبر فرض کیا تہا کہ اوسنے جہاد کیا اور صبر کیا اوس تکلیف پر جو ہمارے حکم سے اوسکو لاحق ہوئی۔

کہا۔ امام سیوطیؒ نے یا اور کسی نے کہ جناب ائمہ اثنا عشرؑ سے جو فرمایا ہی کہ حتی نعلم بمعنی حتی نری ہی مفسرین کے قول کا حاصل یہی ہی جو کہتے ہین کہ نعلم سے علم ظہور مراد ہے۔

مین کہتا ہون ۔ کہ مفسرین نے اس تفسیر کو آپ ہی سے لیا ہی۔

کہا اونہون نے کہ قرآن مجید مین آخرت اور بہشت و دوزخ کے حالات بلکہ اون امور دنیا کی کیفیتین جو وقت نزول تک واقع نہین ہوئی تہے وہ سب خبر دیہی ہی قبل وقوع۔

مین کہتا ہون ۔ کہ جو کچہ ہوتا ہی خداوند عالم ہی کے پیدا کرنے سے ہوتا ہی نہ کسی اور کے چنانچہ فرمایا ہی واللہ خلقکم وما تعملون[۹۲] اور فرمایا اللہ خالق کل شئی[۹۳] ۔ تو اسمین کسی شبہہ کی گنجایش نہین ہی۔

اور شیخ العارفین محی الدین ابن العربی رح نے فتوحات مکیہ کے باب اسرار الشریعۃ مین ایک مبسوط بحث کے بعد اس آیت کے مضمون کی توضیح مین فرمایا ہی کیا نہین دیکہا جاتا کہ خداوند تعالی باآنکہ ہر شئے کا عالم ہی گزشتہ ہو یا آئندہ۔ محض اس امر کی تعلیم کے لئے کہ حکم کا مدار حالات پر ہی اپنی ذات پاک کو بمنزلہ مستفید اور مخاطب بندونکو بمنزلہ مفید قرار دیکر فرماتا ہے کہ ولنبلونکم حتی نعلم المجاہدین منکم والصابرین ۔ حالانکہ در حقیقت وہ مطلع ہی

---

۹۱ اور (مسلمانو) تمکو ہم ضرور آزماکر رہین گے تاکہ تم مین جو جہاد کرنیوالے اور (تکلیفونکو) برداشت کرنیوالے ہین اونکو ہم (اچہی طرح ٹہوک بجا کر) معلوم کرلین اور تاکہ تمہارے اصلی حالات کو جانچ لین - ۹۲ اور اللہ ہی نے پیدا کیا ہے تمکو اور تمہارے کامون کو ۱۲ -

۹۳ اللہ ہی پیدا کرنیوالا ہے ہر چیز کا ۱۲

بما يكون منهم ولكن المحال تمنع من اقامة الحجة له سبحانه علينا وقال فلله الحجة البالغة
فلم يبق بالابتلاء لاحد حجة على الله فحسم بذلك الابتلاء احتمال قولهم لو حكم بعلمه فيهم
ان يقولوا لو بلوتنا وجدتنا واقفين عند حدودك وهذا يسمى علم الخبر وهو الاسم الخبير
فى قوله تعالى عليما خبيرا هذا واخرج الخطيب فى الكفاية بسند معتمد عن ابراهيم الحربى
سمعت على بن الجعد يقول سمعت ابا يوسف يقول اجيز شهادة اهل الاهواء اهل الصدق
منهم الا الخطابية والقدرية الذين يقولون ان الله لا يعلم الشيء حتى يكون وقد كفر الغزالى
فى المنقذ من الضلال ابا نصر الفارابى وابن سينا بنفى علم الحق تعالى بالجزئيات وللشيخ ابراهيم
الكردى التوصيل الى ان علم الله تعالى بالاشياء ازلا على التفصيل والمسلك القويم فى مطابقة
تعلق الخبرة بالحادث بتعلق العلم القديم (الصفات المتشابهات) قال الله المتعال
هو الذى انزل عليك الكتٰب منه ايٰت محكمٰت هن امّ الكتٰب واخر متشٰبهٰت فاما الذين
فى قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تأويله وما يعلم تأويله
الا الله والراسخون فى العلم يقولون اٰمنّا به كلٌّ من عند ربنا الاٰية اخرج ابن جرير وابن
المنذر وابن الانبارى فى الوقف بسند جيد من طريق مجاهد عن ابن عباس فى قوله تعالى
(وما يعلم تأويله الا الله والراسخون فى العلم) قال انا ممن يعلم تأويله وقد استفاض عنه
ان رسول الله صلى الله عليه واٰله وسلم دعا له اللّٰهمّ فقهه فى الدين وعلّمه التاويل فى لفظ

اون امور سے جو بندون سے صادر ہوتے ہین لیکن خداوندتعالی کی حجت بندون پر قائم ہونے سے صورت حال مانع ہوتی تھی اور فرماتا ہو کہ فللہ الحجۃ البالغۃ یعنے اللہ ہی کے لئے ہو حجت تامہ۔ پس آزمایش ظاہری نے بندونکی حجت کو اللہ پر باقی نہ رکھا۔ اور اس آزمایش سے وہ احتمال منقطع ہوگیا کہ اگر خداوندتعالی صرف اپنے علم کی بنا پر احکام جاری فرماتا تو بندے کہتے کہ اگر تو ہمین آزماتا تو ہمکو حدود پر ٹہرنیوالے پاتا (یعنے ہم ہرگز حد سے تجاوز نکرتے) اور اسکو علم الخبر کہتے ہین اور یہی معنے ہین اسم خبیر کے جو علیماً خبیرا مین واقع ہو۔

اور خطیب نے الکفایہ مین بسند معتمد روایت کیا ہو فرمایا امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے کہ مذاہب باطلہ والونمین سے سچ کہنے والونکی گواہی کو مقبول رکھتا ہون مگر فرقہ خطابیہ اور قدریہ جنکا یہ زعم ہے کہ خداوندتعالی کسی چیز کو نہین جانتا جبتک کہ وہ چیز ظہور مین آوے۔

اور امام غزالی رح نے کتاب المنقذ من الضلال مین ابو نصر فارابی اور ابن سینا کو کافر کہا ہو اسوجہ سے کہ انہون نے خداوندتعالی کے عالم جزئیات ہونے سے انکار کیا ہے۔

اور شیخ ابراہیم کردی رح نے اس بیانمین کہ خداوندتعالی کو جملہ امور جزئیات کا تفصیلی علم ہو دو کتابین تصنیف کی ہین جنکے نام یہ ہین التوصیل الی ان علم اللہ تعالی بالاشیا ازلا علی التفصیل اور المسالک القویم فی مطابقۃ تعلق الخبرۃ بالحادث بتعلق العلم القدیم

صفات متشابہات

فرمایا خداوندتعالی نے (اے پیغمبر) وہی (ذات پاک) ہو جسنے تمپر (یہ) کتاب اوتاری جسمین سے بعض آیتین پکی (یعنے صاف وصریح) ہین کہ وہی اصل کتاب ہین اور بعض دوسری مبہم (کہ اونکے معنون مین کئی پہلو نکل سکتے ہین) تو جنلوگونکے دلونمین کجی ہو وہ قرآنکی انہین مبہم آیتونکے پیچھے پڑے رہتے ہین تاکہ فساد پیدا کرین اور تاکہ اونکو اصلی مطلب کی ٹوہ لگا دین حالانکہ نہین جانتا اونکے اصلی مطلب کو مگر اللہ اور وہ لوگ جو علم مین بڑی پایگاہ رکھتے ہین وہ یون کہتے ہین کہ اسپر ہمارا ایمان ہو (یہ) سب (کچہ) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہو۔

اور روایت کیا ہو ابن جریر و ابن المنذر نے اپنی تفسیرونمین اور ابن الانباری نے کتاب الوقف مین بسند جید مجاہد سے کہ ابن عباس رض نے آیت (وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون العلم) کی تفسیر مین کہا کہ مین اون لوگونمین سے ہون جو متشابہات کی تاویل جانتے ہین۔ اور ابن عباس رض ہی سے بشہرت مروی ہو کہ آپکی لئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بڑی سمجھ والا کر اسکو دین مین اور سکھلا اسکو تاویل۔

اللهم علمه الحكمة وتأويل الكتاب ولعبد بن حميد فى التفسير وابن الانباري فى كتاب الاضداد عن مجاهد وابن جرير عن الربيع فى قوله تعالى (والراسخون فى العلم) قال يعلمون تأويله ويقولون آمنا به وقال نجم الدين عمر النسفي فى تفسيره اكثر اهل العلم على ان الراسخين فى العلم يعلمون المتشابه قالوا ولو لم يكن للراسخين فى العلم حظ فى علم المتشابه الا ان يقولوا آمنا به كل من عند ربنا لم يكن لهم فضل على الجهال لانهم جميعا يقولون ذلك وان الله تعالى لم يسو بين خلقه فى العلم بالمتشابه وقال النووي انه الاصح لانه يبعد ان يخاطب الله تعالى عباده بما لا سبيل لاحد من الخلق الى معرفته وقال ابن الحاجب انه الظاهر واختاره القشيري وهو قول الشافعي قال فى مختصر البويطي لا يحل تفسير المتشابه الا بسنة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم او خبر عن احد من اصحابه او اجماع العلماء فلولا ان علم تأويل المتشابه مما اليه سبيل لما قال ذلك هذا وقد قال ابن عباس رض كما عزى له الخطابي وابن الاثير علمي بالقرآن فى علم علي كالقرارة فى المثعنجر اى الغدير الصغير فى وسط البحر ولابي نعيم فى حلية الاولياء عن ابن مسعود قال ان القرآن انزل على سبعة احرف ما منها حرف الا ولها ظهر وبطن و ان علي بن ابي طالب عنده منه الظاهر والباطن وقد صح حديث علي مع القرآن والقرآن مع علي وحديث انا مدينة العلم وعلي بابها اذا علمت هذا فاعلم ان للحسن بن علي الحلواني فى السنن ومحمد بن عثمان بن ابي شيبة فى كتاب العرش والقاضي ابي احمد الغسال الاصفهاني

ایک روایت مین یون ہو کہ یا اللہ سکہا اسکو حکمت اور تاویل قرآنکی۔
اور روایت کیا ہو عبد بن حمید نے اپنی تفسیر مین اور ابن الانباری نے کتاب الاضداد مین مجاہد سے اور ابن جریر نے ربیع سے
کہ ان دونون نے (والراسخون فی العلم) کے بیان مین کہا کہ راسخین فی العلم اوسکی تاویل جانتے ہین اور آمنا بہ کہتے ہین۔
اور شیخ نجم الدین عمر نسفی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہو کہ اکثر علماء اہل سنت پر متفق ہین کہ راسخین فی العلم متشابہ کی تاویل جانتے ہین
اور اونکی دلیل یہ ہو کہ اگر انکو بھی متشابہات کے جاننے سے کچھ بہرہ نہو سوائے اسکے کہ آمنا بہ کل من عند ربنا کہین تو اونہین
جہال پر کوئی فضیلت نہ ہوگی کیونکہ وہ بھی یہی کہتے ہین اور اسمین شک نہین کہ خداوند تعالی نے متشابہ کے جاننے مین
تمام مخلوق کو یکسان نہین رکہا ہو۔
امام نووی نے کہا ہو کہ یہ بہت درست ہو کیونکہ یہ بعید ہو کہ خداوند تعالی اپنے بندون سے ایسا خطاب کرے جسکے سمجھنے کی
کسی فرد بشر کو قدرت نہو اور کہا ابن حاجب نے کہ یہی ظاہر ہو اور قرطبی نے اسکو اختیار کیا ہے۔ اور امام شافعی بہی اسکے قائل
ہین چنانچہ مختصر بویطی مین کہا ہے کہ "متشابہات کی تفسیر بجز حدیث نبوی یا اثر صحابی یا اجماع علماء کے جائز نہین" اگر اونکے
نزدیک تاویل متشابہات کی کوئی سبیل نہوتی تو وہ ایسا نہ کہتے۔ اور یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ ابن عباسؓ نے کہا ہے
کہ قرآن مجید کا علم جو مجہے حاصل ہو وہ بمقابلہ علیؑ مرتضے کے علم کے ایسی نسبت رکہتا ہو جیسے ایک چہوٹا حوض بڑی
دریا کے مقابلہ مین اسکو خطابی اور ابن اثیر نے ذکر کیا ہے۔
اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء مین روایت کیا ہو کہ کہا ابن مسعودؓ نے "قرآن مجید سات حرفون پر نازل ہوا ہے اور
ہر ایک حرف کا ایک ظاہر ہو اور ایک باطن۔ اور علی بن ابیطالبؑ کے پاس اوسکا ظاہر و باطن دونون ہین۔ اور
یہ حدیث بسند صحیح مروی ہو کہ علی مع القرآن والقرآن مع علی۔ یعنے علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ
و نیز یہ حدیث کہ انا مدینۃ العلم و علیؑ بابہا۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین علم کا شہر ہون اور علی
اوسکا دروازہ۔
جب یہ معلوم ہو گیا تو جاننا چاہیئے کہ روایت کیا ہے حسن بن علی حلوانی نے کتاب السنن مین اور اونکی جہت سے
محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے کتاب العرش مین اور قاضی ابو احمد غسال اصفہانی نے کتاب المعرفہ مین۔

فی المعرفۃ تالیفہ فی الصفات وابی الشیخ وابن مردویہ عن عمیر بن عبد الملک قال خطبنا علی
قال حدثنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عن ربہ عز وجل قال وعزتی وجلالی
وارتفاعی فوق عرشی ما من اہل قریۃ ولا اہل بیت ولا رجل ببادیۃ کانوا علی ما کرہت
من معصیتی فتحولوا عنہا الی ما احببت من طاعتی الا تحولت لہم عما یکرہون من عذابی
الی ما یحبون من رحمتی وما من اہل بیت ولا قریۃ ولا رجل ببادیۃ کانوا علی ما احببت
من طاعتی ثم تحولوا عنہا الی ما کرہت من معصیتی الا تحولتُ لہم عما یحبون من رحمتی
الی ما یکرہون من غضبی وعن محمد بن زنبور ابی صالح المکی انا الحارث بن عمیر انا جعفر بن محمد
عن ابیہ عن جدہ عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان فاتحۃ
الکتاب وآیۃ الکرسی وآیتین من آل عمران (شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملئکۃ) الی قولہ
(ان الدین عند اللہ الاسلام) وقولہ (قل اللّٰھُمَّ مالک الملک) الی قولہ (بغیر حساب) مشفعات
معلقات بالعرش ما بینہن وبین اللہ حجاب الحدیث اخرجہ جماعۃ من المحدثین وبسطنا
الکلام علیہ فی احیاء المیت بفقہ اہل البیت ولہ شاہد عند الدیلمی فی مسند الفردوس
عن ابی ایوب الانصاری وفیہ تعلقن بالعرش وقلن اتنزلنا علی قوم یعملون بمعاصیک
فقال وعزتی وجلالی وارتفاع مکانی الحدیث وللطبرانی فی الاوسط وابی الشیخ
فالدیلمی والبیہقی فی شعب الایمان والہروی فی ذم الکلام وعبید اللہ بن محمد بن

اور ابوالشیخ و ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں عمیر بن عبد الملک سے کہا کہ خطبہ پڑہا ہمارے بیچ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خداوند تعالی نے فرمایا کہ قسم ہے میری عزت و جلال اور عرش پر میری جلوہ فرمائی کی کہ نہین ہین کسی قریہ کے رہنے والے یا کسی گھر والے یا کسی جنگل کا رہنے والا شخص کہ ہون وہ لوگ ایسی حالتین جو مجکو ناپسند ہے یعنے میری نافرمانی پہر پلٹ جاوین اوس سے ایسی حالت کی طرف جو مجھے پسند ہے یعنے فرمانبرداری مگر مین بھی پہر جاؤنگا انکے لئے اوس حالت سے جو اونہین ناپسند ہے یعنے میرے عذاب سے ایسی حالت کی طرف جو اونہین محبوب ہے یعنے میری رحمت۔ اور نہین ہین کسی قریہ کے رہنے والے اور کسی گھر کے لوگ اور کسی جنگل کا رہنے والا شخص کہ ہون وہ لوگ اوس حالت پر جو مجھے پسند ہے یعنے میری طاعت پہر پلٹ جاوین ایسی حالت کی طرف جو مجھے ناپسند ہے یعنے میری نافرمانی مگر مین بھی پہر جاؤنگا انکے لئے اوس حالت سے جو انکو مرغوب تھی یعنے میری رحمت۔ ایسی حالت کی کیطرف جو اونہین ناگوار ہوگی یعنے میرا غضب۔

اور محمد بن زنبور ابو صالح مکی سے روایت ہے کہا کہ بیان کیا ہمسے حارث بن عمیر نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آل عمران کی یہ دونون آیتین شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملئکۃ تا آخر ان الدین عند اللہ الاسلام اور قل اللھم مالک الملک۔ بغیر حساب تک مقبول الشفاعۃ ہین عرش سے معلق ہین انکے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب نہین ہے۔ الی آخر الحدیث۔

اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور ہم نے اپنی کتاب احیاء المیت بفضائل اہل البیت مین اسکی بڑی بحث لکھی ہے۔

اور دیلمی نے مسند الفردوس مین اس حدیث کو ابو ایوب انصاری سے روایت کیا ہے اور اوسمین یون ہے کہ ان آیتون نے عرض کی کہ کیا تو اُتارتا ہے ہمکو ایسی قوم پر جو تیری نافرمانیان کرینگے تو ارشاد ہوا کہ قسم ہے میرے عزت و جلال و بلندمکانی کی۔ الحدیث۔

اور روایت کیا طبرانی نے معجم اوسط مین اور ابوالشیخ نے اور اُنکی جہت سے دیلمی نے۔ اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور ہروی نے کتاب ذم الکلام مین اور عبید اللہ بن محمد بن حفص عیشی نے اپنی کتاب الحدیث مین۔

حفص العبشمی فی حدیثه وعبد القادر الرهاوی فی اربعینه عن الحارث عن علی قال کل
دعاء محجوب عن السماء حتی یصلے علی محمد وعلی ال محمد قال ابن الجزری فی اخر النشر واسناده
جید وفی تلخیص مسند الفردوس لابن حجر حدیث الدعاء محجوب عن الله عز وجل حتے
یصلی علی محمد واهل بیته ابو الشیخ عن علی ای رفعا وسنده ضعیف وهو عند الترمذی
ولعله الحکیم فلیراجع قال میرک ورواه الحسن بن عرفة عن علی مرفوعا وسنده ضعیف
والصحیح وقفه لکن قال المحققون من علماء الحدیث ان مثل هذا لا یقال من قبل الرای
فهو مرفوع حکما انتهی وعن الحارث عن علی رفعا ما من دعاء الا بینه وبین السماء حجاب حتی یصلی
علی محمد وعلی ال محمد فاذا فعل ذلك انخرق ذلك الحجاب ودخل الدعاء (الحدیث)
رواه البیهقی وابو القاسم التیمی والدیلمی وابن ابی شریح وابو الحسن ابن عساکر
وابن بشکوال وغیرهم ورواه الطبرانی والبیهقی عن الحارث وعاصم بن ضمرة کلاهما
عن علی موقوفا واشار الیه ابو الیمن ولابن ابی شیبة عن حذیفة بن اسید قال
رأیت علی بن ابی طالب اذا زالت الشمس صلی اربعا طوالا فسألته فقال رأیت رسول
الله صلے الله علیه واٰله وسلم یصلیها فسألته فقال ان ابواب السماء تفتح اذا زالت
الشمس فلا ترتج حتے یصلی الظهر فاحب ان یرفع لی الی الله عمل وللدارقطنی فی حدیث
ای لا تزال مفتحة ۱۲
ابن منزوك والخطیب فی الجامع لاداب القاری والسامع وابی غنائم النرسی فی العلل

اور عبدالقادر رہاوی نے اپنی اربعین مین ۔ حارث سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہر دعا روکدیجاتی ہو آسمان پر جانے سے یہانتک کہ درود بھیجا جاے آنحضرت پر اور آپکی آل پر ۔ ابن الجزری نے کتاب النشر کے آخر مین اسکے اسناد کو جید کہا ہو ۔

اور ابن حجر کی تلخیص مسند الفردوس مین مرقوم ہو کہ (الدعا[۵۱] محجوب عن اللہ عزوجل حتی یصلے علی محمد واہل بیتہ) کی حدیث کو ابو الشیخ نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہو ۔ یعنے مرفوعاً[۵۲] ۔ اسکی سند ضعیف ہو اور اسکو ترمذی نے بھی روایت کیا ہے ۔ شاید یہ حکیم ترمذی ہون ۔ اسکو دیکھ لیا جاوے ۔

میرک نے کہا ہو کہ اسکو حسن بن عرفہ نے روایت کیا ہو حضرت علیؓ سے مرفوعاً ۔ اور سند اُسکی ضعیف ہو ۔ اور صحیح یہ ہے کہ علیؓ کا ہی قول ہو لیکن محققین علما حدیث کہتے ہین کہ ایسی بات اپنی رای سے کوئی نہین کہہ سکتا تو لابد آپنے آنحضرتؐ ہی سے سنا ہوگا ۔ انتہی ۔

اور روایت کیا ہو حارث نے علیؓ سے مرفوعاً کہ ہر دعا اور آسمان کے درمیان حجاب ہتا ہو جبتک کہ آنحضرتؐ اور آپکی آل پر درود نہ پڑہا جاوے ۔ جب درود پڑہا جاوے تو وہ حجاب دور ہو جاتا ہو اور دعا آسمان مین داخل ہوتی ہو ۔ الحدیث ۔ روایت کیا ہو اسکو بیہقی ۔ و ابو القاسم تیمی ۔ و دیلمی نے ۔ اور ابن ابی شریح نے پہر انکی جہت سے ابو الیمن[۵۳] ابن عساکر نے اور ابن بشکوال وغیرہم نے ونیز روایت کیا ہو اسکو طبرانی و بیہقی نے حارث و عاصم بن ضمرہ سے وہ ہر دو حضرت علیؓ سے موقوفاً ۔ اور ابو الیمن نے بھی اسکی طرف اشارہ کیا ہو ۔

اور روایت کیا ہو ابن ابی شیبہ نے حذیفہ بن اسید سے کہا اُنہون نے کہ دیکہا مینے علیؓ کو کہ جب آفتاب ڈہلتا آپ چار رکعتین طویل پڑہتے ۔ سو مین نے اسکی اصل پوچھی کہا کہ مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ نماز پڑہتے دیکھا اور اوسکی وجہ پوچھی تو آپنے فرمایا کہ آسمانکے دروازے زوال آفتاب کے ساتھ کھل جاتے ہین اور کہلے ہی رہتے ہین یہانتک کہ ظہر پڑہی جاوے تو مجھے خوش آتا ہو کہ ایسے وقت مین میرا کوئی عمل اللہ تعالی کی بارگاہ کی طرف بلند کیا جاے ۔

اور روایت کیا ہو دارقطنی نے اپنے رسالہ حدیث ابن منزوک مین ۔ اور خطیب نے کتاب الجامع لآداب القاری والسامع مین اور ابو غنائم ترسی نے کتاب انس العاقل مین ۔

---

۵۱ دعا روک دیجاتی ہے خدا کے پاس مقبول ہونے سے یہانتک کہ درود بھیجا جائے حضرتؐ اور آپکے اہل بیت پر ۱۲

۵۲ یعنے دراصل آنحضرتؐ کا فرمان ہے ۱۲

۵۳ یعنے علی رضی اللہ عنہ کا ہی قول ہے ۱۲

وابن عساکر عن علی قال یا حملة القران اعملوا به الی ان قال وسیکون اقوام یحملون العلم لایجاوز تراقیهم تخالف سریرتهم علانیتهم الی قوله اولئک لایصعد اعمالهم فی مجالسهم تلک الی الله ولاسحق وابن ابی عاصم وابن جریر والمحاملی فی الامالی بسند صحیح عن علی فی خم وقد ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا بعده کتاب الله سببه بیده وسببه بایدیکم (الحدیث) ورواه ابن سعد واحمد والطبرانی فی معجمه الکبیر عن ابی سعید الخدری وابن ابی شیبة واحمد عن زید بن ثابت کتاب الله عز وجل حبل ممدود ما بین السماء والارض وفی لفظ للطبرانی فی الکبیر عن زید کتاب الله عز وجل سبب طرفه بید الله وطرفه بایدیکم ولابن اسحق فیعقوب بن ابراهیم الدورقی فالدارمی واحمد وابی یعلی فی مسانیدهم وابن جریر فی تهذیب الآثار والخطیب فی تاریخه عن عبیدالله بن ابی رافع عن ابیه عن علی عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه قال لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواک عند کل صلوة ولاخرت العشاء الآخرة الی ثلث اللیل فانه اذا مضی ثلث اللیل الاول هبط الله تعالی الی السماء الدنیا فلم یزل هنالک حتی یطلع الفجر فیقول قائل الاسائل یعطی الاداع یجاب الاسقیم یستشفی فیشفی الامذنب یستغفر فیغفر له ولیس عند ابی یعلی جملة الاسائل یعطی تابعه ابو هریرة عند ابن اسحق فیعقوب الدورقی فالدارمی وعبد الرزاق واحمد وابن نصر وابی یعلی

اور ابن عساکر نے۔ کہ علی مرتضیٰؓ نے فرمایا کہ "اے اہل قرآن قرآن پر عمل کرو" یہانتک کہ فرمایا کہ "عنقریب ظاہر ہونگے ایسے لوگ جو علم رکھتے ہونگے لیکن وہ علم اونکے چنبر گردن سے آگے بڑہا ہوا نہوگا۔ اونکا باطن برخلاف ظاہر ہوگا۔ آخر مین فرمایا کہ "اونکے اعمال جو اونکی مجلسون مین صادر ہوتے ہون اللہ کی طرف بلند نہونگے"۔

آور روایت کیا ہی اسحقؒ و ابن ابی عاصم و ابن جریر نے اپنی کتب مین اور محاملیؒ نے کتاب الامالی مین۔ بسند صحیح علیؓ سے کہ غدیر خم کی حدیث مین آنحضرت نے فرمایا "کہ بیشک تم مین ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اوسکو تہامے رہوگے تو ہرگز گمراہ نہوگے۔ وہ کتاب اللہ ہی جسکا ایک سرا خدا کے ہاتھ ہی اور ایک سرا تمہارے ہاتھ۔ الے آخر الحدیث۔

اسی حدیث کو ابن سعد و احمد نے اور طبرانی نے معجم کبیر مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے۔ اور ابن ابی شیبہ و احمد نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کیا ہی۔ جسکے الفاظ یہ ہین کہ اللہ عز و جل کی کتابؐ ایک رسی ہی جو آسمان و زمین تک تنی ہوئی ہے آور طبرانی کی دوسری روایت معجم کبیر مین زید بن ثابتؓ سے یون ہے کہ اللہ عز و جل کی کتابؐ ایک رسی ہے جسکا ایک سرا خدا کے ہاتھ مین ہی اور ایک کنارہ تمہارے ہاتہون مین ہے۔

آور روایت کیا ہے ابن اسحق نے پھر اونکی جہت سے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے پھر دارمی نے اور احمد و ابو یعلےٰ نے اپنی مسندون مین۔ اور ابن جریر نے تہذیب الآثار مین۔ اور خطیب نے اپنی تاریخ مین عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ اپنے باپ سے وہ علیؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ اگر اپنی امت کو مشقت مین ڈالنا مجھو ناگوار نہوتا تو مین اونہین ہر نماز کے وقت مسواک کیلئے اور ثلث شب تک نماز عشا کی تاخیر کے لیے حکم کرتا۔ کیونکہ جب رات کا ایک ثلث گذر جاتا ہے تو باریتعالی آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور طلوع فجر تک وہان جلوہ گر رہتا ہے پھر منادی پکارتا ہی کہ "کیا ہے کوئی مانگنے والا کہ (اوسکا مطلب) اوسکو دیا جاوے کیا ہی کوئی دعا کرنے والا کہ (اوسکی دعا) قبول کیجاوے کیا ہی کوئی بیمار جو شفا چاہتا ہو کہ (اوسکو شفا دیجاوے کیا ہی کوئی گنہگار جو بخشش چاہتا ہو کہ اوسکی مغفرت کیجاوے"۔ اور ابو یعلی کی روایت مین جملہ الا سائل یعطی مذکور نہین ہے۔

اسی حدیث کو ابو ہریرہؓ نے بھی روایت کیا ہی۔ چنانچہ ابن اسحقؒ نے اور اونکی جہت سے یعقوب دورقی و دارمی نے اور عبد الرزاق و احمد و ابن نصر و ابو یعلی۔

وابن جرير ولسلم عنه ذكر النزول فقط وللصابونى فى الانتصار عن عبيدالله بن ابى رافع
عن على رفعا ينزل ربنا تبارك وتعالى فى كل ليلة الى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل
الأخر فيقول من يدعونى فاستجيب له ومن يسألنى فاعطيه ومن يستغفرنى فاغفرله
تابعه ابوهريرة ايضا عند مالك فى رواية يحيى فمسلم ورواية القعنبى فابى داود وعند
بقية ائمة الحديث الستة والدارمى وابى يعلى والصابونى بطرق كثيرة عنه وجبير بن
مطعم وعبادة بن الصامت وجابر وعبدالله وابوالدرداء والحبر وعائشة وام سلمة
اخرجها الصابونى زاد النسأى وابن ماجة عن ابى هريرة حتى يطلع الفجر وفى النزول
كل ليلة احاديث ذكرها يطول قال القاضى عياض فى حديث ابى هريرة الصحيح رواية
حين يبقى ثلث الليل الأخر كذا قال شيوخ الحديث وهو الذى تظاهرت عليه الاخبار
بلفظه ومعناه قال النووى ويحتمل ان يكون النبى صلى الله عليه وآله وسلم أعلم
باحد الامرين فى وقت فاخبر به ثم أعلم بالأخر فى وقت أخر فاعلم به وسمع ابوهريرة
الخبرين فنقلهما جميعا ولعبدالرزاق فى مصنفه والحسن بن على الخلال الحلوانى وابن
ماجة القزوينى والبيهقى فى شعب الايمان والمزى فى تهذيب الكمال عن ابى بكر ابن
ابى سبرة عن ابراهيم بن محمد هو ابن على بن عبدالله بن جعفر بن ابى طالب عن معاوية
ابن عبدالله بن جعفر بن ابى طالب عن ابيه عن عمه على بن ابى طالب قال قال رسول الله

وابن جریر نے ذکر کیا ہو۔ اور مسلم نے بھی لیکن صرف ذکر نزول باری عزوعلا۔
اور روایت کیا ہو صابونی نے کتاب الانتصار مین عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ علیؓ سے مرفوعاً[سلہ] کہ ہمارا پروردگار تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہو جبکہ ایک ثلث شب باقی رہو اور فرماتا ہو کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ مین اوسکی دعا کو قبول کرون اور کون ہو جو مجھسے (اپنی حاجت) چاہے کہ مین اوسکو دون اور کون ہے جو مجھسے مغفرت طلب کرے کہ مین اوسکو بخشدون"
اسی حدیث کو ابو ہریرہؓ نے بھی روایت کیا ہو۔ چنانچہ امام مالک نے ذکر کیا ہو یحییٰ کی روایت مین جسکو مسلم نے لکھا ہو اور قعنبی کی روایت مین جسکو ابوداؤد نے لکھا ہو اور بقیہ ائمہ ستہ ودارمی وابویعلی وصابونی نے ذکر کیا ہو بطرق کثیرہ ابو ہریرہ سے ونیز روایت کیا ہو اسکو جبیر بن مطعم۔ اور عبادہ بن الصامت اور جابرؓ اور عبداللہؓ بن مسعود اور ابوالدرداء اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم نے چنانچہ صابونی وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ اور نسائی وابن ماجہ نے ابو ہریرہؓ سے (حتی یطلع الفجر) زیادہ کیا ہو یعنے یہانتک کہ فجر طلوع ہو۔
الغرض ہر شب کے نزول کے متعلق متعدد احادیث وارد ہین جنکا ذکر طویل ہوگا۔
قاضی عیاض نے ابو ہریرہ کی حدیث مین کہاہے کہ آخر ثلث مین نزول فرمانیکی روایت صحیح ہو شیوخ حدیث اسی کے قائل ہین اور حدیثون کے لفظ ومعنی بھی اسکے مؤید ہین۔
امام نووی نے کہا ہو کہ ممکن ہو کہ آنحضرتؐ کو ایک وقت ایک امر کی اطلاع دیگئی سو آپنے اوسکی خبر دی ہو دوسرے وقت دوسرے امر کی اطلاع دیگئی سو آپنے اوسکی بھی خبر دیدی اور ابو ہریرہؓ نے دونون خبرین سنین اور دونونکو نقل کردیا
اور روایت کیا ہو عبدالرزاق نے اپنے مصنف مین۔ اور حسن بن علیؓ خلال حلوانی وابن ماجہ نے اپنی کتابون مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین۔ اور مزی نے تہذیب الکمال مین ابوبکر ابن ابی سبرہ سے وہ ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے وہ معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے چچا علیؓ بن ابیطالب سے کہا کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

[سلہ] یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو ۱۲

صلى الله عليه وآله وسلم اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا
نهارها فان الله عز وجل ينزل فيها لغروب الشمس الى سماء الدنيا فيقول الا مستغفر
فاغفر له الا تائب فاتوب عليه الا مبتلى فاعافيه الا مسترزق فارزقه الا سائل
فاعطيه الا كذا الا كذا حتى يطلع الفجر وضعف بابي بكر بن عبد الله بن محمد بن ابي سبرة
المدنى ورمى بالوضع والظاهر انه لمثل هذا الحديث ولا يخفى ان له شواهد كثيرة عن ابي بكر
وعائشة ومعاذ وابي ثعلبة وابن عمرو وابي موسى وعثمان بن ابي العاص وراشد بن سعد
وابي هريرة وقد جرح جمع من الثقات باحاديث الصفات وابو بكر قاضي مكة ومفتي المدينة
ثم قاضي العراق قبل ابي يوسف فقيه كثير الحديث من ابناء الصحابة الاجلاء وسأل المنصور
مالكا من بقي بالمدينة من المشيخة فقال ابن ابي ذئب وابن ابي سلمة وابن ابي سبرة
وكان عبد الملك بن جريج يروي عنه وقال مصعب الزبيري كان من علماء قريش وقال
ابن سعد كان كثير العلم والسماع والرواية وقال الآجري عن ابي داود فيه مفتي المدينة
ولابي القاسم الاصبهاني في كتاب الترغيب والترهيب عن علي رفعه ينزل الله تعالى
ليلة النصف من شعبان فيغفر لكل مسلم الا لمشرك او مشاحن او قاطع رحم او امرأة
تبغي بفرجها فليراجع سنده وفي حديث الامام جعفر الصادق عن ابيه الامام محمد الباقر
عن الصحابي الجليل جابر عند خلائق في حجة الوداع وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده

السماء

له المشيخة والمشيخة جمع شيخ ١٢

له في النهاية ومنه يغفر الله لكل عبد ما خلا مشركا او مشاحنا المشاحن المعادي وقال الاوزاعي اراد بالمشاحن هنا صاحب البدعة المفارق لجماعة الامة وفي القاموس والمشاحن المذكور في الحديث صاحب البدعة التارك للجماعة ١٢ منه

کہ جب شعبان کی پندرہوین شب آوی تو اوس شب مین نمازین پڑہو اور دن مین روزہ رکھو اسلئے کہ اوس شب کو غروب آفتاب کے ساتھ ہی اللہ تعالی آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتا ہی اور ارشاد فرماتا ہی کہ کیا ہی کوئی مغفرت طلب کرنیوالا کہ اوسکو بخشون کیا ہی کوئی توبہ کرنیوالا کہ اوسکی توبہ قبول کرون کیا ہی کوئی بیمار کہ اوسکو عافیت دون کیا ہی کوئی رزق چاہنے والا کہ اوسکو رزق دون کیا ہی کوئی حاجت خواہ کہ اوسکی حاجت برلائون کیا ہی کوئی ایسا کیا ہی کوئی ایسا۔ طلوع فجر تک (یہی کہتا رہتا ہے)

اور یہہ روایت ابو بکر ابن عبد اللہ کے باعث سے ضعیف سمجھی جاتی ہی اور یہہ موضوع حدیثین بنانے کا گمان کیا گیا ہی۔

اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ گمان ایسی ہی حدیث کی وجہ سے ہو گا۔ اور مخفی نرہے کہ اس حدیث کے شواہد بہت ہین۔ چنانچہ ابو بکرؓ عائشہؓ معاذ ابو ثعلبہؓ ابن عمروؓ ابو موسیٰؓ عثمان بن ابی العاص راشد بن سعد ابو ہریرہؓ بھی اسکے راوی ہین

اور یہہ کچھ انہین پر موقوف نہین ہی بلکہ ثقات کی ایک جماعت کی جماعت احادیث صفات کو روایت کرنیکی وجہ سے غیر معتبر ٹھرای گئے ہین۔

فی الوقت بغرض مزید اطمینان اونکی تعدیل بیان کیجاتی ہے) ابو بکرؓ اولا قاضی مکہ اور مفتی مدینہ تھے پہر قاضی عراق ہوی قبل ابو یوسف رح کے یہ فقیہ اور کثیر الحدیث ہین صحابہ جلیل القدر کی اولاد سے ہین۔

نقل ہی کہ منصور نے امام مالک سے پوچھا کہ اب مدینہ کے مشائخ مین سے کون کون باقی ہین تو اونہون نے کہا کہ ابن ابی ذئب اور ابن ابی سلمہ اور ابن ابی سبرہ یعنے ابو بکر۔ ان سے عبد الملک بن جریج روایت لیتے تھے اور مصعب زبیری نے کہ وہ قریش کے علما سے تھے۔ اور کہا ابن سعد نے کہ وہ کثیر العلم اور کثیر السماع والروایۃ تھے۔ اور کہا آجری نے کہ کہا ابو داؤد نے کہ ابو بکر مفتی مدینہ تھے۔

اور روایت کیا ہی ابو القاسم اصفہانی نے کتاب الترغیب والترہیب مین علیؓ سے مرفوعا کہ (اللہ تعالی نزول فرماتا ہے شعبان کی پندرہوین شب مین پس مغفرت فرماتا ہی ہر مسلمان کو سوائے مشرک اور قاطع رحم اور بدکار عورت کے) اسکی سند دیکھ لیجاوے۔

اور روایت کیا ہی بہت سے محدثین نے امام جعفر صادقؓ سے وہ اپنے باپ امام محمد باقرؓ سے وہ روایت کرتے ہین صحابی جلیل القدر جابر رضی اللہ عنہ سے قصہ حجۃ الوداع مین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین چھوڑتا ہون تم مین ایسی چیز کہ جبتک تم اوسکو تہامے رہوگے کبہی گمراہ نہوگے۔

ان اعتصمتم به كتاب الله وانتم تسألون عني فما انتم قائلون قالوا نشهد ان قد بلغت وأديت ونصحت فقال باصبعه السبابة يرفعها الى السماء وينكتها الى الناس اللهم اشهد ثلث مرات وهو من اشهر حديث صحيح اكبّ الحفاظ الايقاظ على روايته في كتب الصحيح خلا البخاري لكونه لم يقع له على شرط كتابه الصحيح ولابن ابي شيبة فابن ماجة بسند صحيح على شرط الائمة الستة عن ابي هريرة رفعه الميت تحضره الملائكة فاذا كان الرجل صالحا قالوا اخرجي ايتها النفس الطيبة كانت في الجسد الطيب اخرجي حميدة وابشري بروح وريحان ورب غير غضبان فلا يزال يقال لها ذلك حتى تخرج ثم يعرج بها الى السماء فتفتح لها فيقال من هذا فيقولون فلان فيقال مرحبا بالنفس الطيبة كانت في الجسد الطيب ادخلي حميدة وابشري بروح وريحان ورب غير غضبان فلا يزال يقال لها ذلك حتى ينتهى بها الى السماء التي فيها الله تبارك وتعالى (الحديث) وللد ولابي في الكنى بسند كل الرواة فيه ثقات عن الحسن قال اني لفي حلقة على ادجات الصيحة من دار عثمان فرأيته رافعا يديه الى السماء وهو يقول اللهم اني ابرأ اليك من دم عثمان ولابن ابي شيبة في مصنفه بشرط الائمة الستة عن ابن عمر في قصة وفاته صلى الله عليه وآله وسلم في غيبة ابي بكر ثم مجيئه ومروره بعمر وهو يقول ما مات رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

وہ قرآن مجید ہو اور تم سے میری نسبت سوال ہوگا تم کیا کہوگے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم گواہی دینگے کہ بیشک آپنے اللہ تعالی کے
پیغام پہونچاے اور حقوق ادا کیئے اور خیر خواہی کی پس آپنے آسمان کی طرف انگشتِ شہادت بلند فرماکر اور لوگونکی جانب
بتلاکر فرمایا کہ خداوندا تو گواہ رہ - اسطرح تین مرتبہ فرمایا -
اور یہ بہت مشہور و صحیح حدیث ہی کہ جبکے ٹکڑے ہین بمدار مغز حفاظ حدیث کے اسکے روایت کرنے پر سب صحاح کی کتابونمین
سواے بخاری شریف کے کیونکہ یہ حدیث اوسکے شروط صحت کے موافق نہین ہی -
اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے اور ابن ماجہ نے بسند صحیح بر شرط ائمہ ستہ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً کہ قریب موت کے
فرشتے حاضر ہوتے ہین اگر مرد صالح ہو تو کہتے ہین کہ باہر آ اے نفس پاک جو پاک جسد مین رہا باہر آ اور تجھے بشارت ہو
راحت و خوشبوئی اور خداے رحیم (کی رضامندی) سے اسی طرح کہتے رہتے ہین یہانتک کہ انتقال ہوجائے پھر اوس
نفس کو آسمان پر لیئے جاتے ہین اور اوسکے دروازے کہلواتے ہین وہانکے فرشتے سوال کرتے ہین کہ
یہ کون ہے پس جواب دیا جاتا ہے کہ فلان ہی تو وہ کہتے ہین کہ مرحبا اے نفس پاک جو پاک جسد مین رہا اندر آ اور
تجھے بشارت ہو راحت و خوشبوئی اور خداے کریم (کی رضامندی) سے (ہر آسمان مین) اسیطرح کہا جاتا ہے
یہانتک کہ اس نفس کو اوس آسمان مین پہونچایا جاتا ہے جسمین جناب باری عز و علا جلوہ فرما ہے" الحدیث -
اور روایت کیا ہی دولابی نے کتاب الکنی مین بسند معتمد جسکے کل راوی معتبر ہین حسن بصریؒ سے کہا آپنے کہ مین
علیؓ کے حلقہ مین تھا کہ ناگاہ عثمانؓ کے مکان سے ایک چیخ بلند ہوئی پس مین نے دیکھا علیؓ کرم اللہ وجہہ کو کہ اوسوقت
آسمان کیطرف ہاتھ بلند کرکے فرما رہے تھے کہ خداوندا مین بری ہوتا ہون تیری طرف عثمانؓ کے خون سے -
اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین موافق شرائط ائمہ ستہ ابن عمرؓ سے - قصہ وفات شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین خاصکر اس بیان مین کہ اوسوقت ابوبکرؓ حاضر نہ تھے پھر آئے اور عمرؓ پر گزرے
دران حال کہ عمرؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہین پائی -

ثم اتى المنبر فصعدہ فحمد الله واثنى عليه ثم قال ايها الناس ان كان محمد صلى الله
عليه وآله وسلم الهكم الذى تعبدون فان محمدا قد مات وان كان الهكم الله الذى
فى السماء فان الهكم لم يمت (الحديث) ولعثمان الدارمى
فى الرد على بشر المريسى وابن ابى حاتم والبيهقى فى الاسماء والصفات عن عمر
انه مر بعجوز فاستوقفته فوقف يحدثها فقال له رجل يا امير المؤمنين حبست الناس
على هذه العجوزة فقال ويلك اتدرى من هذه هذه امرأة سمع الله شكواها من فوق
سبع سموات هذه خولة التى انزل الله فيها قد سمع الله قول التى تجادلك فى زوجها
وتشتكى الى الله وللذهبى فى جزئه فى مقتل عمر عن عبد الرحمن بن عوف انه لما اخذ
البيعة لعثمان وبايعه الناس رفع رأسه الى سقف المسجد وقال اللهم اشهد
ولعبد الله بن احمد وابن المنذر والطبرانى واللالكائى والبيهقى وابن عبد البر
وابى عمر والطلمنكى وابى احمد العسال وغيرهم عن ابن مسعود رض قال ما بين السماء
القصوى والكرسى خمسمائة عام وما بين الكرسى والماء كذلك والعرش فوق
الماء والله فوق العرش واخرجه البخارى فى الرد على الجهمية بلفظ قال ابن مسعود
فى قوله تعالى ثم استوى على العرش قال العرش على الماء والله فوق العرش والاثران
صحيحان وهما مرفوعان حكما والاخبار والآثار فى الباب عن اهل بيت النبوة

پہر ابوبکر منبر پر جا بیٹہے اور حق تعالیٰ کی حمد وثنا کی پہر کہا ای لوگو اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے معبود تہے جسکی تم عبادت کرتے تہے تو آپنے وفات پائی اور اگر تمہارا معبود اللہ ہے جو آسمان پر ہی تو تمہارا معبود فوت نہین ہوا۔ الحدیث

اور روایت کیا ہی عثمان دارمی نے کتاب الرد علے بشر المریسی مین اور ابن ابی حاتم نے اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین عمرؓ سے کہ آپ ایک بوڑہی عورت کیطرف جا نکلے سو اوسنے آپکو ٹہرا لیا پس آپ اوس سے باتین کرنے لگے اوسوقت ایک شخص نے کہا کہ ای امیر المومنین آپنے اس بوڑہی عورت کیوجہ سے ان لوگون کو روکا ہی فرمایا کہ تجہپر افسوس ہی۔ کیا تو جانتا ہے کہ یہ کون ہے یہ وہ عورت ہی کہ اللہ نے ساتون آسمانون کے اوپر سے اوسکی فریاد سنی ہی یہ خولہ ہین جنکی شان مین خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہی[لہ] قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجہا وتشتکی الے اللہ۔

اور روایت کیا ہی ذہبی نے جزء شہادت عمر مین عبدالرحمٰن بن عوف سے کہ جب عثمانؓ کی بیعت مقرر ہوئی اور لوگون نے بیعت کی تو آپ نے سقف مسجد کی جانب سر اوٹہا کر کہا کہ الٰہی تو گواہ رہ۔

اور روایت کیا ہی عبداللہ بن احمد و ابن المنذر و طبرانی ولالکائی و بیہقی و ابن عبدالبر و ابوعمر و طلمنکی و ابواحمد عسال وغیرہم نے ابن مسعودؓ سے کہا کہ درمیان ساتوین آسمان اور کرسی کے پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہی اور درمیان کرسی اور پانی کے بہی اتنا ہی فاصلہ ہی اور عرش پانی پر ہے اور اللہ عرش پر ہے۔

اور اسکو امام بخاری نے کتاب الرد علے الجہمیہ مین بدین لفظ روایت کیا ہی کہ ابن مسعودؓ نے ثم استوی علی العرش کی تفسیر مین کہا کہ عرش پانی پر ہے اور اللہ عرش پر ہی۔

الغرض یہ دونون روایتین صحیح اور بمنزلہ حدیث مرفوع کے ہین۔ اور اس باب مین اہل بیت وصحابہ سے

لہ (اے پیغمبر) اللہ نے اوس عورت (ثعلبہ کی بیٹی خولہ) کی بات سن لی جو اپنے شوہر (صامت کے بیٹے اوس) کے بارے مین تم سے جہگڑتی اور خدا سے فریاد کرتی تہی ۱۲

والاصحاب لاتعد ولاتحصى والكتب الالهية السابقة فمملوة من اثبات الجهة الفائقة وكذا كلام الانبياء المتقدمين وادعيتهم ولابن ابى شيبة فالدارمى عن عباس لعمى قال بلغنى ان داؤد النبى صلى الله عليه وسلم كان يقول فى دعائه سبحانك اللهم انت ربى تعاليت فوق عرشك ولابن ابى شيبة عن ابى عبدالله الجدلى قال ما رفع داؤد رأسه الى السماء حتى مات وله عن سلمان بن عامر الشعبى قال ارأيتم سليمان وما اوتى فى ملكه فانه لم يرفع رأسه الى السماء حتى قبضه الله تخشعا لله وله عن ابى الصديق الناجى ان سليمان بن داؤد خرج بالناس ليستسقى فمر على نملة مستلقية على قفاها رافعة قوائمها الى السماء وهى تقول اللهم انى خلق من خلقك ليس بنا غنى عن رزقك فاما ان تسقينا واما ان تهلكنا فقال سليمان للناس ارجعوا فقد سقيتم بدعوة غيركم وروى ابن حبان فى الثقات فى طبقة تبع اتباع التابعين فى ترجمة عبدالرحيم بن موسى الايلى عن ابى الصديق الناجى نحوه وروى الدارقطنى فى سننه عن ابى هريرة سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول خرج نبى من الانبياء بالناس يستسقى فاذا هو بنملة رافعة قوائمها الى السماء فقال ارجعوا فقد استجيب لكم من اجل شان هذه النملة (قلت) وقد رأيت انا الحقير وكان قد اصاب الناس قحط ولم يمطروا وهلكت

بے شمار احادیث مروی ہین ۔ اور کتب سابقہ (آلہیہ) جہت علو کے اثبات سے پُر ہین ۔ ونیز انبیاء رسابقین کے کلام اور دعائین اسکی مؤید ہین ۔

اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ و دارمی نے عباس عمی سے کہا کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ داؤد علیہ السلام اپنی دعا مین فرمایا کرتے تھے کہ سُبحانک اللہم انت ربی تعالیت فوق عرشک ۔ یعنے اے اللہ تو پاک ہی اور توہی میرا مالک ہی تو بلند ہے اپنے عرش پر ۔

اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے ابو عبد اللہ جدلی سے کہا کہ سیدنا داؤد علیہ السلام نے وقت وفات تک کبھی اپنا سر آسمان کیجانب نہین اوٹھایا ۔

اور نیز وہ سلمان بن عامر شیبانی سے روایت کرتے ہین کہ سلیمان علیہ السلام باآنکہ ایسی بڑی سلطنت پر تھے مگر خضوع وخشوع کے لحاظ سے تا وقت وفات کبھی آپنے آسمان کی جانب سر اُٹھاکر نگاہ نہ کی ۔

اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے ابو صدیق ناجی سے کہا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام لوگونکے ساتھ استسقاء کیلئے روانہ ہوے راستہ مین ایک چیونٹی کو دیکھا کہ چیت لیٹی ہی اور اپنے پنجونکو آسمانکی طرف بلند کی ہوئی کہتی ہی کہ اے اللہ مین بھی (تیری مخلوق مین سے) ایک مخلوق ہون ۔ ہمکو تیرے رزق سے بے پروائی نہین (یعنی ہم تیرے رزق کے محتاج ہین) پس یا تو (بارش نازل کر اور) ہمکو سیراب فرما ۔ ورنہ ہلاک کردے سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ (اے لوگو) لوٹو تمپر باران نازل ہونیوالا ہے کسی اور کی دعا سے ۔

اور روایت کیا ہی ابن حبان نے کتاب الثقات مین تبع اتباع تابعین کے طبقہ مین عبد الرحیم بن موسی ایلی کے حوال مین ابو الصدیق ناجی سے مثل اسکے ۔

اور روایت کیا ہی دارقطنی نے اپنی سنن مین ابو ہریرہؓ سے کہا کہ سُنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے کہ انبیاء رسابق مین سے ایک نبی علیہ السلام استسقاء کیلئے لوگون کے ساتھ نکلے تھے راستہ مین ایک چیونٹی کو دیکھا جو اپنے پنجے آسمان کیجانب بلند کی ہوئی (پڑی) ہی پس فرمایا کہ اب لوٹو اس چیونٹی کی رعایت سے تمہاری قبولیت ہوگئی ۔

مین کہتا ہون کہ مجہ حقیر نے (بچشم خود) دیکھا ہی جبکہ قحط واقع تھا اور بارش نہین ہوئی تھی اور چار پائے سقط ہوتے تھے

الد واب اذا جاموشة عوجت راسها ونظرت الى السماء وصاحت والقت
بدموع الى الارض فاذا السماء قد غيمت وكثر السحاب وتواتر المطر والحمد لله رب
الكبرياء على الآلاء والنعماء وعن علي بن ربيعة قال رايت عليا اتى بداية فلما وضع
رجله في الركاب قال بسم الله فلما استوى عليها قال الحمد لله سبحان الذي سخرلنا
هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون ثم حمد الله ثلثا وكبر ثلثا وقال
سبحان الله ثلثا ثم قال سبحانك لا اله الا انت اني ظلمت نفسي فاغفرلي ذنوبي انه
لا يغفر الذنوب الا انت ثم ضحك فقلت مم ضحكت يا امير المؤمنين قال كنت
ردف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ففعل مثل ما فعلت ثم ضحك فقلت مم
ضحكت يا رسول الله قال يعجب الرب من عبده اذا قال رب اغفرلي ويقول علم عبدي
في القاموس والعجب من الله الرضا ۱۲
انه لا يغفر الذنوب غيري وفي لفظ ان الله ليضحك الى العبد اذا قال لا اله الا انت
سبحانك اني ظلمت نفسي فاغفرلي فانه لا يغفر الذنوب الا انت قال عبدي عرف
ان له ربا يغفر ويعاقب اخرجه الطيالسي وعبد الرزاق وسعيد بن منصور وابن
ابي شيبة واحمد وابن منيع وعبد بن حميد وابوداؤد والترمذي وقال حسن صحيح
والنسائي وابو يعلى وابن جرير وابن المنذر وابن خزيمة وابن شاهين في السنة
وابن مردويه والحاكم وصححه والبيهقي والضياء في المختارة ورواه ابوبكر ابن ابي داؤد

ناگہان ایک بھینس نے اپنا سر ٹیڑھا کیا اور آسمان کی طرف دیکھکر چلائی اور کچھ آنسو گرائے کہ یکایک ابر نمایان ہوا اور (تھوڑی ہی دیر مین) بے اندازہ بارش ہوئی شکر ہے خداے کریم کا اوسکے احسانات اور نعمات پر۔

اور روایت کیا ہے علی بن ربیعہ نے کہا کہ دیکھا مین نے علی کرم اللہ وجہہ کو آپ کی سواری حاضر کی گئی جسوقت آپنے رکاب مین قدم رکھا بسم اللہ کہا اور جب اوسپر اچھی طرح سوار ہولئے یہ پڑھا الحمد للہ سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون۵۱ ۔ پھر الحمد للہ تین مرتبہ اور اللہ اکبر تین مرتبہ اور سبحان اللہ تین مرتبہ اور سبحانک لا الہ الا انت انی ظلمت نفسی فاغفرلی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت۵۲ ۔ پھر ہنسے تو مینے وجہ پوچھی۔ فرمایا کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ سوار تھا آپ نے ایسا ہی کیا جیسا کہ مین نے کیا۔ پھر ہنسے تو مینے آپسے اوسکی وجہ پوچھی ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالے تعجب فرماتا ہے (خوش ہوتا ہے) اپنے بندہ سے جبکہ وہ کہتا ہے کہ رب اغفرلی۔ اور فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے جان لیا کہ میرے سوا اور کوئی گناہ نہین بخشتا۔

اور دوسری روایت مین یون ہے کہ اللہ تعالی (خوشی سے) ہنستا ہے جبکہ بندہ کہتا ہے کہ لا الہ الا انت سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اور فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے پہچان لیا کہ اوسکا ایک مالک ہے جو بخشتا ہے اور سزا دیتا ہے۔ اسکو روایت کیا ہے طیالسی وعبد الرزاق۔ وسعید بن منصور وابن ابی شیبہ واحمد وابن منیع وعبد بن حمید وابو داؤد۔ وترمذی و نسائی وابو یعلے وابن جریر وابن منذر وابن خزیمہ نے اور ابن شاہین نے کتاب السنہ مین اور ابن مردویہ وحاکم وبیہقی نے اور ضیاء مقدسی نے مختارہ مین۔ اور ابو بکر ابن ابی داؤد نے۔

۵۱ پاک ہی وہ جسنے مسخر کیا ہمارے لئے اس (سواری) کو اور ہم اسکو تابعدار نہین بنا سکتے تھے اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ جانیوالے ہین ۱۲

۵۲ نہین ہی کوئی معبود مگر تو تو پاک ہی۔ مینے اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو میرے گناہ بخشدے کہ سواے تیرے اور کوئی گناہ نہین بخشتا ۱۲

وعطيتك افضل العطية وا هناها تطاع ربنا فتشكر وتعصى ربنا فتغفر وتجيب المضطر وتكشف الضر وتشفى السقيم وتغفر الذنب وتقبل التوبة ولا يجزئ بآلائك احد ولا يبلغ مدحك قول قائل وللخشيش بن اصرم فى الاستقامة عن عاصم بن ضمرة ان عليا كان يدعو ربنا وجهك اكرم الوجوه وجاهك خير الجاه ولابى داؤد والنسائى وابن جرير وابن ابى الدنيا والبيهقى فى الاسماء والصفات وابن السنى فى عمل اليوم والليلة عن ابى اسحق عن الحارث وابى ميسرة عن على قال كان النبى صلى الله عليه واله وسلم يقول عند مضجعه اللهم انى اعوذ بوجهك الكريم وبكلماتك التامة من شر ما انت اخذ بناصيته (الحديث) والاحاديث الصحيحة فى الباب كثيرة شهيرة عن اهل بيت النبوة والاصحاب (والحق الصواب) وفصل الخطاب فى الباب المعلوم باحاديث المعصوم من الكتاب ان الله تعالى من جهة ذاته الان كما كان لا يشتمله زمان ولا يحتمله مكان فانه هو منشئ الزمان ومبدئ المكان وانه تعالى كان ولم يكن شئ غيره كما فى حديث البخارى فى بدء الخلق فخلق نور حبيبه محمد صلى الله عليه واله وسلم ثم خلق الماء ثم خلق عرشه على الماء ثم خلق القلم فكتب بامره مقادير الخلائق ثم بعد خمسين الف سنة خلق السموات والارض فى ستة ايام ثم استوى على العرش استواء يليق بجلاله (قال) الشيخ ابراهيم

فيه مباحث العلو والاستواء والنزول والمعراج
بحث الاين و[illegible] الاستكمال والاستكشاف فى المعراج

وعطیتک[۵۱] افضل العطیہ واہنا باتطاع ربنا فتشکر وتعصے ربنا فتغفر وتجیب المضطر وتکشف الضر وتشفی السقیم وتغفر الذنب وتقبل التوبۃ
ولایجزی بآلائک احد ولایبلغ مدحک قول قائل ۔

اور روایت کیا ہی خنیش بن اصرم نے کتاب الاستقامۃ میں عاصم بن ضمرہ سے کہا اونہون نے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
یہ دعا پڑہا کرتے تھے "ربنا وجہک[۵۲] اکرم الوجوہ وجاہک خیر الجاہ" ۔

اور روایت کیا ہی ابو داؤد ونسائی وابن جریر وابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین اور ابن السنی نے
کتاب عمل الیوم واللیلہ مین ابواسحق سے وہ حارث وابومیسرہ سے وہ دونون علی کرم اللہ وجہہ سے کہا آپنے کہ حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم استراحت فرمانیکے وقت یہ دعا پڑہا کرتے تھے "اللھم انی اعوذ[۵۳] بوجہک الکریم وکلماتک التامۃ من شر ما انت
آخذ بناصیتہ الحدیث" اور اس باب مین اہل بیت نبوت وصحابہ سے احادیث صحیحہ بکثرت مروی ہین ۔

اور حق صواب **قول فیصل** جو اس بارہ مین بذریعہ احادیث نبویہ کے قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہی وہ یہ ہے
کہ خدا تعالیٰ اپنی ذات کے لحاظ سے اب بھی ویسا ہی ہی جیسا کہ پہلے تہا ۔ نہ کوئی زمانہ اوسکو گہیر سکتا ہی اور نہ کوئی مکان
پہچان سکتا ہے کیونکہ یہ مسلم ہے کہ زمان ومکان کا پیدا کرنیوالا وہی ہی اور نیز یہ کہ باریتعالیٰ تہا اور (اوسکے ساتھ) کوئی اور چیز نہتی
جیسا کہ صحیح بخاری کے باب بدء الخلق مین مذکور ہی کہ "پہر (خداوند تعالیٰ نے) اپنے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو پیدا کیا
پہر پانی کو پیدا کیا پہر پانی پر اپنا عرش پیدا کیا پہر قلم کو پیدا کیا پہر قلم نے اوسکے حکم سے خلائق کی تقدیرین لکھین پہر پچاس ہزار برس
کے بعد زمین اور آسمانون کو چھ دن مین پیدا کیا پہر عرش پر بیٹھا ایسا بیٹھنا جو اوسکے جلال کے لائق ہی ۔

---

۵۱ اور تیرا عطیہ سب عطیات سے افضل اور زیادہ خوشگوار ہے ۔ اے ہمارے پروردگار تیری اطاعت کیجاتی ہی پس تو قدردانی کرتا ہی
اور اے پروردگار تیری نافرمانی کیجاتی ہی پس تو بخشدیتا ہی اور تو لاچار کی دعا قبول کرتا ہی اور مصیبت دور کرتا ہی اور بیمار کو شفا دیتا ہے اور
گناہ معاف فرماتا ہے اور توبہ قبول کرتا ہی نہ تیری نعمتون کا شکر کوئی نہین کرسکتا اور کسی کا کلام تیری تعریف کو ادا نہین کرسکتا ۱۲

۵۲ اے ہمارے پروردگار تیرا مرتبہ سب مرتبون سے بزرگ اور تیرا مرتبہ تمام مراتب سے اعلیٰ ہے ۱۲

۵۳ اے ہمارے پروردگار مین پناہ لیتا ہون تیرے وجہ کریم کا اور تیرے کلمات تامہ کا بدی سے ہر چیز کے
جسکی چوٹی تیرے ہاتھ مین ہی ۱۲

الکردی المدنی فی رسالته الامم تلخیصا لکلام الشیخ الاشعری فی کتبه ان الله تعالیٰ
من حیث ذاته لامکان له ولاجهة لغناءه الذاتی ولکن له الاطلاق فی التجلی فی
ای مظهر شاء مع بقاء التنزیه بلیس کمثله شئ فصح الاستواء علی العرش علی ظاهره
بمقتضی التجلی فی مظهر یقتضی ذلک وصح ان یکون له جهة فوق لکون العرش
اعلی الاجرام من غیر منافاة للتنزیه واذا صح الاستواء علی ظاهره مع بقاء التنزیه
صح النزول کل لیلة الی السماء الدنیا فی الثلث الاخیر حتی یطلع الفجر کما تواتر النقل
بذلک وکذا سائر المتشابهات وبالله التوفیق نور الارض والسموات انتهی وله
فی کتبه فی هذا کلام کثیر فی غایة من التحقیق فمن رام ان یطلع علیها فعلیه ان یرجع
الیها فهو عز وعلا بعد ان خلق الخلق کما قال بحسب اسمه الظاهر ثم استوی علی
العرش یدبر الامر فکل یوم ہو فی شأن یخلق ویرزق ویعطی ویمنع ویضع ویرفع
ویعز ویذل ویهدی ویضل ویحل ویشفی ویبتلی وینجی ویجیب ویقیت ویحیی
ویمیت ویفعل ما یشاء ویحکم ما یرید ویدبر کل امر ولابی الشیخ وابن بطة عن
یونس بن یزید عن الزهری عن ابن المسیب عن کعب الاحبار قال قال الله تعالیٰ فی التوراة
انا الله فوق عبادی وعرشی فوق خلقی وانا علی عرشی ادبر امر عبادی ولا یخفی علیٰ
شئ فی السماء ولا فی الارض قال الذهبی اسناده صحیح ومن هذا الشان النزول و

ای کل یوم ہو فی شان ۱۲

شیخ ابراہیم کردی مدنی نے اپنے رسالۃ الامم میں امام اشعری کی کتابون سے اونکے کلام کا خلاصہ یون لکھا ہی کہ اللہ کو خاص اوسکے ذات کے لحاظ سے نہ کوئی مکان ہی اور نہ کوئی جہت ہی۔ کیونکہ اوسکی ذات بے نیاز ہی۔ لیکن وہ مختار ہی کہ جس مظہر مین چاہے ظہور فرماوے باوجود باقی رہنے تنزیہ کے جو آیت شریفہ لیس[۵۱] کمثلہ شیئ سے ثابت ہوتی ہی۔

الغرض استواء علی العرش صحیح ہے ظاہری معنون کے موافق بلحاظ جلوہ فرمائی کے اوس مظہر مین جو اسکا مقتضی ہے اور یہ بھی صحیح ہی کہ اللہ تعالی کے لئے جہت فوق متصور ہو بدین لحاظ کہ عرش کو جملہ اجرام سے فوقیت حاصل ہی اور یہ تنزیہ کے منافی نہین ہے۔

مخفی نرہے کہ جب استواء علی العرش کے معنی باوجود باقی رہنے تنزیہ کے درست ہوگئے تو اخیر ثلث شب مین طلوع فجر تک آسمان دنیا کی طرف نازل رہنا بھی صحیح اور ٹھیک ہو گیا چنانچہ اسکی روایتین بکثرت آئی ہین اسیطرح تمام متشابہات (جو قرآن مجید وحدیث شریف مین وارد ہین وہ سب صحیح اور اونکے معنی درست ہین) اور راہ راست کی ہدایت اللہ کی ہی جانب سے حاصل ہوتی ہی۔ اور نیز شیخ ابراہیم کردی کے علم کلام کی کتابون مین بخوبی اس بحث کی تحقیق کی گئی ہی جسکو مزید تحقیق مطلوب ہو وہ کتب ہاے موصوفہ کی طرف رجوع کرے۔

پس بعد پیدا کرنے مخلوق کے خداوند عالم اس شان مین ہی جسکو اپنے اسم الظاہر کے موافق بیان فرمایا ہی کہ ثم استوی علی العرش یدبر الامر پس ہر روز وہ جداگانہ شان مین پیدا کرتا ہی اور رزق دیتا ہی۔ دیتا ہی اور روکتا ہی پست کرتا ہی۔ بلند کرتا ہی۔ عزت دیتا ذلت دیتا ہی۔ ہدایت کرتا ہی۔ گمراہ کرتا ہی۔ بیمار کرتا ہی شفا دیتا ہے مبتلا کرتا ہی۔ نجات دیتا ہی۔ بھوکا رکھتا ہی۔ قوت دیتا ہی۔ زندہ کرتا ہی۔ مارتا ہی۔ جو چاہتا ہی کرتا ہی۔ اور جو ارادہ کرتا ہی حکم دیتا ہی۔ اور ہر ایک کام کی تدبیر کرتا ہے۔

اور روایت کیا ہی ابو الشیخ و ابن بطہ نے یونس بن یزید سے وہ زہری سے وہ ابن مسیب سے وہ کعب احبار سے کہا کہ خداوند تعالی نے توریت مین فرمایا ہی کہ مین اللہ ہون میرے بندونکے اوپر اور میرا عرش میرے مخلوق کے اوپر ہی اور مین اپنے عرش پر ہون۔ بندونکے کام کی تدبیر کرتا ہون۔ کوئی چیز مجھپر پوشیدہ نہین ہی آسمان مین نہ زمین مین۔ ذہبی نے اسکی سند کو صحیح کہا ہی۔

---

[۵۱] اوسکے مانند کوئی چیز نہین ہے ۱۲

العروج ومنه يرفع الايدی فی الدعا الی السماء وقد ورد فی تفسیر قوله تعالی (عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا) انه تعالی یجلسه صلی الله علیه وآله وسلم معه علی العرش وسیبین مبسوطا فی الشفاعة ومنه تجلی الله تعالی لحبیبه علیه السلام لیلة الاسراء والضحك وبسط الیدین بالعطاء کما یشاء ووضع القدم فی النار وتجلی التحول لاهل الموقف فی صور تختلف وتنکر وتعرف والرؤیة فی الجنة کما فی صحاح الاخبار وهو تعالی من شان الاحاطة بما خلق کما قال بحسب اسمه الباطن ونحن اقرب الیه من حبل الورید وقال فی سورة الواقعة فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حینئذ تنظرون ونحن اقرب الیه منکم ولکن لا تبصرون واینما تولوا فثم وجه الله وذلك لغناه واطلاقه ووسعه ومنه تجلیه تعالی لحبیبه المصطفی فی قوله علیه السلام ونعست فی صلاتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارك وتعالی فی احسن صورة قال فرأیته وضع کفه بین کتفی فوجدت برد انامله بین ثدیی فتجلی لی کل شئ وعرفته (الحدیث) اخرجه الترمذی وصححه ومحمد بن نصر فی کتاب الصلوة والطبرانی والحاکم وابن مردویه عن معاذ رض وعبد الرزاق واحمد وابن حمید والترمذی وحسنه وابن نصر عن ابن عباس رض والطبرانی فی السنة وابن مردویه عن جابر بن سمرة وابی رافع رض وابی هریرة رض والطبرانی فی السنة والشیرازی فی الالقاب وابن مردویه عن انس وابن نصر والطبرانی وابن مردویه

اور نزول وعروج باریتعالی کا اسی شان کے لحاظ سے ہی۔ اور دعا کے وقت ہاتھوں کو آسمان کیطرف اسیوجہ سے بلند کیا جاتا ہے
اور آیت شریفہ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا[٥١] کی تفسیر کے متعلق حدیث شریف میں آیا ہی کہ باریتعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھلا دیگا۔ اس حدیث کو بالتفصیل باب شفاعت میں بیان کیا جاویگا۔
اور نیز شب معراج میں تجلی فرمانا باریتعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسی شان کے لحاظ سے ہی۔ اور خندہ فرمانا اور دست کشائی
عطا میں۔ اور (قیامت میں) اپنا قدم دوزخ میں رکھنا۔ اور میدان قیامت کے ٹہرے ہوے لوگوں پر مختلف (آشنا و
ناآشنا) صورتوں میں تجلی فرمانا۔ اور جنت میں دیدار ہونا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں مذکور ہے۔
اور باریتعالی مخلوقات پر محیط رہنے کے لحاظ سے باین شان ہی جسکو وہ بحسب اسم الباطن بیان فرماتا ہی کہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید[٥٢]
اور فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حینئذ تنظرون ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لاتبصرون[٥٣] اور فاینما تولوا فثم وجہ اللہ[٥٤]۔

الغرض یہ سب ارشادات اوسکی بے نیازی اور بے قیدی اور وسعت کے لحاظ سے ہیں اور اسی شان سے ہی تجلی باریتعالی کی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسکو آپنے بیان فرمایا ہی اور اونگھ گیا میں نماز میں حتی کہ بوجھل ہوگیا میں پس یکایک میں خدا تعالی
کے سامنے ہوں اور وہ نہایت پاکیزہ صورت میں ہی پس دیکھا مینے کہ باریتعالی نے اپنی ہتیلی کو میری شانوں کے درمیان رکھا یہانتک کہ مجھے
انگلیوں کی ٹھنڈک سینہ میں محسوس ہوئی (جسکے اثر سے) مجھ پر انکشاف ہوگیا اور مینے ہر چیز کو پہچان لیا۔ الحدیث اسکو
روایت کیا ہی ترمذی نے (اور صحیح کہا ہے) اور محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں اور طبرانی وحاکم وابن مردویہ نے
معاذؓ سے۔ اور عبدالرزاق واحمد وابن حمید نے اور ترمذی نے (اور حسن کہا ہے) اور ابن نصر نے ابن عباسؓ سے اور
طبرانی نے کتاب السنۃ میں اور ابن مردویہ نے جابرؓ بن سمرہ وابو رافعؓ وابو ہریرہؓ سے اور طبرانی نے کتاب السنۃ میں
اور شیرازی نے کتاب الالقاب میں اور ابن مردویہ نے انسؓ سے۔ اور ابن نصر وطبرانی وابن مردویہ نے

---

[٥١] شاید کہ تمہارا پروردگار (قیامت کے دن) تمکو مقام محمود میں پہونچا دے ١٢
[٥٢] اور ہم اوسکی شہ رگ سے بھی زیادہ اوس سے قریب ہیں ١٢
[٥٣] پھر کیوں نہیں جسوقت جان پہنچے حلق کو اور تم اوسوقت دیکھتے ہو اور ہم اوسکے پاس ہیں تمسے (بھی) زیادہ پر تم نہیں دیکھتے ١٢
[٥٤] سو جسطرف تم منہ کرو وہاں متوجہ ہے اللہ ١٢

عن ابی امامۃ الباھلی وابن نصر والطبرانی عن عبد الرحمٰن بن عابس الحضرمی وثوبان
ومنہ تجلیہ عزو علا لبعض ائمۃ اہل بیتہ وکبراء امتہ فی قلوبھم اوفی منامھم
وقد ورد بسند صحیح رجالہ کلھم ثقات اثبات عند احمد وعبد بن حمید والترمذی
وابن المنذر وابی الشیخ فی العظمۃ وابن مردویہ والبیہقی عن الحسن عن ابی ھریرۃ
رفعہ والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم احدکم بحبل الی الارض السفلی لھبط علی
اللہ ثم قرأ (ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شئ علیم) وقد صح سماع
الحسن من ابی ھریرۃ بالمدینۃ ولاسحق بن راھویہ والبزار فی مسندھما وابی الشیخ
فی العظمۃ وابن مردویہ والبیہقی عن ابی ذر رفعا ما بین السما والارض مسیرۃ خمسمائۃ
عام الی قولہ ولو حفرتم لصاحبکم ثم دلیتموہ لوجد اللہ ثمہ ولابن مردویہ عن العباس
بن عبد المطلب رفعا نحوہ والی الشأنین بحسب الاسمین الاشارۃ بقرأۃ الآیۃ فتنبہ
وتفقہ وقد ارشد اللہ تعالی الی معرفۃ الشأنین معا بقولہ فی سورۃ الحدید (ثم
استوی علی العرش یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منھا وما ینزل من السماء وما یعرج
فیھا وھو معکم اینما کنتم واللہ بما تعملون بصیر) وقولہ فی سورۃ الانعام (و ھو اللہ
فی السموٰت وفی الارض یعلم سرکم وجھرکم ویعلم ما تکسبون) قال الشیخ الاکبر فی
الباب السابع والستین وثلثمائۃ من الفتوحات المکیہ قال اللہ تعالی لیس کمثلہ شئ

ابو امامہ باہلی سے۔ اور ابن نصر وطبرانی نے عبدالرحمٰن بن عابس حضرمی و ثوبانؓ سے۔
اور نیز اسی شان سے ہر تجلی بار تیعالی کی بعض ائمہ اہل بیت و کبرای امت کے دلون پر (حالت بیداری مین) و یا خواب مین
اور روایت کیا ہی بسند صحیح احمد و عبد بن حمید و ترمذی و ابن المنذر نے اور ابو الشیخ نے کتاب العظمۃ مین اور ابن مردویہ
و بیہقی نے حسن بصری سے وہ ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ (قسم ہو اوس ذات کی
جسکے ہاتھہ مین محمدؐ کی جان ہو اگر تم اپنے مین سے کسی شخص کو رسن سے باندہ کر ساتوین زمین تک لٹکا دو تو وہ خدا پر گرے گا
پھر آپنے پڑھا "ہو الاول و الآخر و الظاہر و الباطن و ہو بکل شئ علیم"[۵۱] اسکے تمام راوی ثقہ ہین۔ اور یہ ثابت ہے کہ
حسن بصری نے مدینہ منورہ مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی ہی۔
اور روایت کیا ہو اسحٰق بن راہویہ و بزار نے اپنی مسندون مین اور ابو الشیخ نے کتاب العظمۃ مین اور ابن مردویہ
و بیہقی نے ابو ذرؓ سے مرفوعاً کہ آسمان و زمین کے درمیان پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہی۔ تا آنکہ فرمایا کہ اگر تم زمین
کھود کر کسی شخص کو لٹکا دو تو وہ اوسی جگہہ خدا کو پاویگا۔ اور روایت کیا ہے ابن مردویہ نے عباسؓ بن عبدالمطلب
سے مثل اسکے۔ اور آنحضرتؐ نے آیت شریفہ جو پڑہی ہے اوس سے ان دونون شانون کی طرف اشارہ ہے
جو دونون اسماے حسنے الظاہر الباطن سے منطبق ہین۔ اور خدا وند تعالی نے (قرآن مجید مین ایک ساتھہ)
ان ہر دو شانون کی طرف اشارہ کیا ہے چنانچہ سورۂ حدید مین فرمایا ہے "ثم استوی علی العرش یعلم ما یلج فی الارض
و ما یخرج منہا و ما ینزل من السماء و ما یعرج فیہا و ہو معکم این ما کنتم واللہ بما تعملون بصیر"[۵۲] اور سورہ انعام مین فرمایا ہے
"و ہو اللہ فی السموات و فی الارض یعلم سرکم و جہرکم و یعلم ما تکسبون"[۵۳]
شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۳ مین بیان کیا ہے "فرمایا خدا وند تعالی نے لیس کمثلہ شئ (اسکے مانند کوئی چیز نہین ہے)

---

[۵۱] وہ ہی پہلا اور پچھلا اور باہر اور اندر اور وہ سب چیز جانتا ہے ۱۲

[۵۲] پھر عرش (بر ین) پر بیٹھا جو چیز زمین مین داخل ہوتی (جیسے پانی اور بیج اور مردے وغیرہ) اور جو چیز زمین سے باہر آتی (جیسے درخت وغیرہ) اور جو چیز آسمان سے اوترتی (جیسے مینہ وغیرہ) اور جو چیز آسمان کی طرف چڑہتی (جیسے بخارات اور نیک اعمال وغیرہ) وہ سب کچھ جانتا ہو اور تم لوگ کہین بھی ہو وہ تمہارے ساتھہ ہے اور جو کچھ تم کیا کرتے ہو اللہ اوسکو دیکھہ رہا ہو ۱۲ [۵۳] اور (کیا) آسمانون مین اور (کیا) زمین مین وہی ہو اللہ عبادت کے لائق جو کچھ تم چھپا کر کتے ہو (وہ) اور جو کچھ پکار کر کتے ہو (وہ) اوسکو (سب) معلوم ہو اور جو کچھ تم کرتے وہ بھی سب اوسکو معلوم ہے ۱۲

فوصف نفسه بامر لاینبغی ان یکون ذلك الوصف الا له تعالى وهو قوله وهو معكم اینما كنتم فهو تعالى معنا اینما كنا فی حال نزوله الى السماء الدنیا فی الثلث الباقی من اللیل فی حال کونه استوى على العرش فی حال کونه فی العماء فی حال کونه فی الارض و فی السما فی حال کونه اقرب الى الانسان من حبل الورید منه وهذه نعوت لا یمكن ان یوصف بها الا هو فما نقل الله عبدا من مكان الى مكان لیراه بل لیریه من ایاته التی غابت عنه قال الله تعالى سبحان الذی اسرى بعبده لیلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى الذی بارکنا حوله لنریه من اٰیتنا الى اخر ما ذکر و لابن عساکر عن علی قال قال رسول الله صلے الله علیه و اله وسلم لا تعجزوا عن الدعاء فان الله تعالى انزل على ادعونی استجب لكم فقال رجل یا رسول الله ربنا یسمع الدعاء ام کیف ذلك فانزل الله (و اذا سالك عبادی عنی فانی قریب) الاٰیة ای فضلا عن ان یقال یسمع الدعاء ام کیف مع کونه استوى على العرش و لابن مردویه عن انس قال سال اعرابی رسول الله صلے الله علیه و اله وسلم این ربنا قال فی السماء على عرشه ثم تلا (الرحمٰن على العرش استوى) وانزل الله (و اذا سالك عبادی عنی فانی قریب) الاٰیة ای له الشانان جمیعا و لابن جریر والبغوی فی معجمه وابن ابی حاتم وابی الشیخ وابن مردویه عن الصلت بن حکیم بن معاویة ابن حیدة القشیری عن ابیه عن جده قال جاء رجل الى رسول الله صلے الله علیه واله وسلم

پس جناب باری نے اپنی ذات پاک کی ایسی حیثیت سے توصیف کی ہے جو اوسکے سوائے اور کیسکو حاصل نہین ہے
چنانچہ فرمایا ہے کہ۔ وہو معکم اینما کنتم۔ یعنے اور وہ تمہارے ساتھہ ہے تم کہین بھی رہو۔ پس
جناب باری ہمارے ساتھہ ہے ہم کہین بھی ہون یعنے اس حالت مین بھی جبکہ وہ شب کے اخیر ثلث مین
آسمان دنیا کے طرف نازل ہوتا ہے اور اس حالت مین بھی کہ وہ عرش پر جلوہ فرما ہے اور اس حالتمین بھی
کہ وہ عما مین ہے اور اس حالت مین بھی کہ وہ زمین وآسمان مین ہے اور اس حالت مین بھی کہ وہ شہ رگ
سے بھی زیادہ انسان کے قریب ہے۔ اور یہہ ایسے صفات ہین کہ جن سے ذات باریتعالے کے سوا
اور کوئی متصف نہین ہو سکتا۔ اسلئے خداوند تعالے نے کسی بندہ کو ایک جا سے دوسری جا پر
اپنے دیکھنے کے لئے منتقل نہین کیا بلکہ اوسکو اپنی آیات دکھلانا مقصود ہے جو اوس سے غائب ہین
چنانچہ ارشاد فرمایا ہے کہ سبحان الذی اسرے بعبدہ لیلًا من المسجد الحرام الے المسجد الاقصی الذی
بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا۔ الخ۔

اور روایت کیا ہے ابن عساکر نے علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ (اے لوگو) دعا کرنے سے عاجز مت ہو کیونکہ خدائے تعالے نے مجھپر نازل فرمایا ہے۔ ادعونی
استجب لکم پس حاضرین سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارا پروردگار دعا کو سنتا ہے یا
کیا (اوسیوقت) یہہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب الآیہ۔ جس سے
یہہ مراد ہے کہ جناب باری کے نسبت یہہ سوال بجائے خود نہین ہے باوجود اسکے کہ وہ عرش پر جلوہ فرما ہے

اور روایت کیا ہے ابن مردویہ نے انس رض سے کہا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے عرض کیا کہ ہمارا پروردگار کہان ہے۔ آپنے فرمایا کہ آسمانمین اپنے عرش پر (جلوہ فرما) ہے پھر حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یہہ آیت پڑہی الرحمن علی العرش استوے۔ اور (اوسیوقت) خداوند تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی۔
واذا سألک عبادی عنی فانی قریب الآیہ۔ جسکی مجموعی حالت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اوسکے لئے ہر دو شان ہین

اور روایت کیا ہے ابن جریر نے اور بغوی نے اپنی معجم مین اور ابی ابن حاتم و ابو الشیخ و ابن مردویہ نے صلت بن حکیم سے
وہ اپنے باپ سے وہ اپنے باپ معاویہ بن حیدہ قشیری سے کہا اونہون نے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک مین حاضر ہو

فقال یا رسول الله اقریب ربنا فنناجیه ام بعید فنناديه فسکت النبي صلی الله علیه
وآله وسلم فانزل الله (واذا سألك عبادي عني فاني قريب) الآية (والحديث) ولسفيـ
ابن عيينة في تفسيره وعبد الله بن احمد في زوائد الزهد عن سفيان عن أبي قال قال المسلمو
يا رسول الله اقريب ربنا فنناجيه ام بعيد فنناديه فانزل الله تعالى (واذا سألك عبادي
عني فاني قريب) الآية ولابن المنذر عن ابن جريج قال قال المسلمون اقريب ربنا فنناجيه
ام بعيد فنناديه فانزلت فليستجيبوا لي ليطيعوني والاستجابة هي الطاعة وليؤمنوا بي
ليعلموا اني قريب اجيب دعوة الداعي اذا دعاني ولعبد الرزاق وابن جرير عن الحسن
قال اصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم اين ربنا فانزل الله (واذا سألك عبادي
عني فاني قريب) الآية ولعبد بن حميد وابن المنذر عن عبد الله بن عبيد التابعي الجليل
قال لما نزلت هذه الآية ادعوني استجب لكم قالوا كيف لنا بان نلقاه حتى ندعوه فانزل
الله (واذا سألك عبادي عني فاني قريب) الآية فقالوا صدق ربنا وهو بكل مكان ولابن
ابي شيبة واحمد والبخاري ومسلم وابي داود والترمذي والنسأى وابن ماجة وابن مردو
والبيهقي في الاسماء والصفات عن ابي موسى الاشعري قال كنا مع رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم في غزاة فجعلنا لا نصعد شرفا ولا نهبط واديا الا رفعنا اصواتنا
بالتكبير قد نامنا فقال يا ايها الناس اربعوا على انفسكم فانكم لا تدعون اصم ولا غائبا

اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا ہمارا پروردگار (ہم سے) قریب ہے کہ ہم اوس سے آہستہ مناجات کرین و یا دور ہے کہ بہ آواز ندا کرین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہنوز جواب نہ دیا تہا کہ خداوند تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی واذا سألک عبادی عنی فانی قریب۔ الآیہ والحدیث۔

اور روایت کیا ہے سفیان بن عیینہ نے اپنی تفسیر مین اور عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد مین سفیان سے وہ ابی سفر سے کہا اونہون نے کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (کیا) خدا ہم سے قریب ہے کہ ہم اوس سے آہستہ دعا کرین و یا دور ہے کہ چلا کر کہین (اوسیوقت) خداوند تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب۔ الآیہ۔

اور روایت کیا ہے ابن منذر نے ابن جریج سے کہ صحابہ نے (آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے) عرض کیا کہ آیا ہمارا پروردگار ہم سے قریب ہے کہ ہم اوس سے آہستہ دعا کرین و یا دور ہے کہ بآواز ندا دین۔ پس (اوسیوقت) یہہ آیت نازل ہوئی کہ فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی۔ پس چاہیئے کہ میرا حکم مانین کیونکہ استجابت کے معنے اطاعت کے ہین۔ اور چاہیئے کہ مجہپر یقین لاوین۔ یعنے جان لین کہ مین قریب ہون۔ جب کوئی دعا کرنیوالا مجہسے مانگے تو اوسکے دعا کو قبول کرتا ہون۔

اور روایت کیا ہے عبدالرزاق و ابن جریر نے حسن سے کہا کہ صحابہ نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے) عرض کیا کہ ہمارا پروردگار کہان ہے۔ پس خدا یتعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی۔ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب۔ الآیہ۔ اور روایت کیا ہے عبد بن حمید و ابن المنذر نے تابعی جلیل عبداللہ بن عبید سے کہا اونہون نے جبکہ آیت ادعونی استجب لکم نازل ہوئی تو لوگون نے عرض کیا کہ ہمکو یہہ امر کسطرح میسر ہوگا کہ ہم خدا سے ملین جو دعا کرین۔ پس اللہ تعالے نے آیت واذا سألک عبادی عنی فانی قریب۔ الآیہ۔ نازل فرمائی۔ سو اون (سوال کرنیوالے) لوگون نے کہا کہ سچ ہے پروردگار نے سچ فرمایا اور وہ ہر جگہہ (جلوہ فرما) ہے

اور روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ و احمد و بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن مردویہ نے اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین ابو موسی اشعری سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ جہاد مین تھے سو ہم جب کبھی بلندی پر چڑہتے یا پستی مین اُترتے تھے تو بآواز بلند تکبیر کہتے تھے۔ سو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمارے قریب تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو اپنی جانون پر نرمی کرو (کیونکہ) تم کسی بہرے یا غائب کو نہین پکارتے

انما تدعون سميعا بصيرا ان الذی تدعون اقرب الی احدکم من عنق راحلته ولابن

ابی شيبة عن عبد الله بن شعيب قال صليت الی جنب سعيد بن المسيب فرفعت صوتی

بالدعاء فانتهرنی وقال ظننت ان الله ليس بقريب منك و للبخاری ومسلم والنسائی

والترمذی وابن ماجة عن ابی هريرة رفعه يقول الله تعالی انا عند ظن عبدی بی

وانا معه اذا ذکرنی (الحديث) ورواه احمد عن انس وفيه اذا دعانی ولسفيان

ووکيع وعبد الرزاق وابن ابی شيبة فی مصنفهما واحمد فی الزهد وابی نعيم والبيهقی

فی الشعب بسند صحيح عن کعب قال قال موسی ای رب اقريب انت فاناجيك ام بعيد

فاناديك قال يا موسی انا جليس من ذکرنی ونحوه لابی الشيخ فی الثواب عن عبد الله بن عمير

والدينوری فی المجالسة عن عبيدة والديلمی عن ثوبان رفعه بزيادة ومن ثم تسبيح الملك

الاعظم احد حملة العرش المعظم سبحانك اين کنت واين تکون حتی لايظن ولايتوهم

لذات الله تعالی التقيد بمکان معين فقد قال ابو يعلی فی مسنده نا عمرو الناقد نا اسحق

بن منصور نا اسرائيل عن معاوية بن اسحق عن سعيد المقبری عن ابی هريرة قال قال

رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم اذن لی ان احدث عن ملك قد مرقت رجلاه الارض

السابعة والعرش علی منکبه وهو يقول سبحانك اين کنت واين تکون وسنده صحيح علی

شرط الائمة الستة خلا معاوية فاخرج له البخاری مقرونا بغيره وابو داود فی القدر

ع ورواه الکلينی فی الجامع والقمی عن ابی جعفر وعين فی التوحيد عنه وعن اخبار الرضا عن الرضی عن آبائه الی المرتضی عن المصطفی عليه وآله السلام وفی ذلك کلام استدلاله علی مذهب الاثنی عشرية التحفة الاثنی عشرية حيث جعله کلمة کتابية

بلکہ جسکو تم پکارتے ہووہ دیکھنے والا اور سننے والا ہے وہ تم مین سے ہرایک کے ساتھ اوسکی اونٹ کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے
اور روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن شعیب سے کہا کہ مین نے سعید بن مسیب کے بازو مین نماز پڑھی اور
باآواز بلند دعا کی۔ پس اُنھون نے مجھکو جھڑکا اور کہا کہ شاید تجھکو یہہ گمان ہے کہ اللہ جلشانہ تیرے نزدیک نہین ہے۔
اور روایت کیا ہے بخاری و مسلم و نسائی و ترمذی و ابن ماجہ نے ابوہریرہؓ سے مرفوعًا۔ فرماتا ہے اللہ تعالےٰ
کہ مین اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہون جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہو۔ اور مین اوسکے ساتھ ہون جبکہ وہ
مجھے یاد کرے۔ الحدیث۔ روایت کیا ہے احمد نے انسؓ سے مثل اسکے جسمین اذا ذکرنی کے جا پر اذا دعانی ہے۔
اور روایت کیا ہے سفیان نے۔ اور اونکی جہت سے وکیع نے۔ اور عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ دونون نے اپنے
اپنے مصنف مین۔ اور احمد نے کتاب الزہد مین۔ اور ابونعیم نے۔ اور بیہقی نے شعب الایمان مین بسند صحیح
کعب سے۔ کہا اونھون نے کہ موسے علیہ السلام نے عرض کیا کہ الٰہی آیا تو قریب ہے کہ مین تجہ سے آہستہ
مناجات کرون۔ و یا بعید ہے کہ باآواز بلند ندا کرون تو ارشاد ہوا کہ اے موسے مین اپنے
یاد کرنیوالے کا ہمنشین ہون۔
اور روایت کیا ہے ابوالشیخ نے کتاب الثواب مین عبداللہ بن عمیر سے۔ اور دینوری نے
کتاب المجالسہ مین عبیدہؓ سے مثل اسکے اور دیلمی نے ثوبانؓ سے مرفوعًا کسیقدر زیادتی کے ساتھہ۔
اور حاملین عرش مین سے ایک فرشتہ اعظم کی تسبیح (سبحانک این کنت و این تکون) بھی اسی لحاظ
سے ہے۔ جس سے مکان معین مین ہونیکا گمان یا وہم ذات الٰہی کے متعلق نہین ہو سکتا۔
کہا ابو یعلے نے اپنی مسند مین کہ روایت کیا ہمکو اسرائیل نے معاویہ بن اسحٰق سے
وہ سعید مقبری سے وہ ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ مجھکو اجازت دیگئی ہے کہ (تم سے) ایک فرشتہ کا حال بیان کرون جسکے دونون
پاؤن ساتوین زمین سے نیچے نکلے ہوئے ہین اور عرش اوسکے کندہے پر ہے اور وہ کہتا ہے
سبحانک این کنت و این تکون۔ اسکی سند شروط ائمہ صحاح ستہ کے موافق صحیح ہے سوائے
معاویہ کے۔ روایت کیا ہے اون سے بخاری نے (جبکہ دوسرا راوی بھی روایت کیا ہو) اور ابوداؤد نے کتاب القدر مین

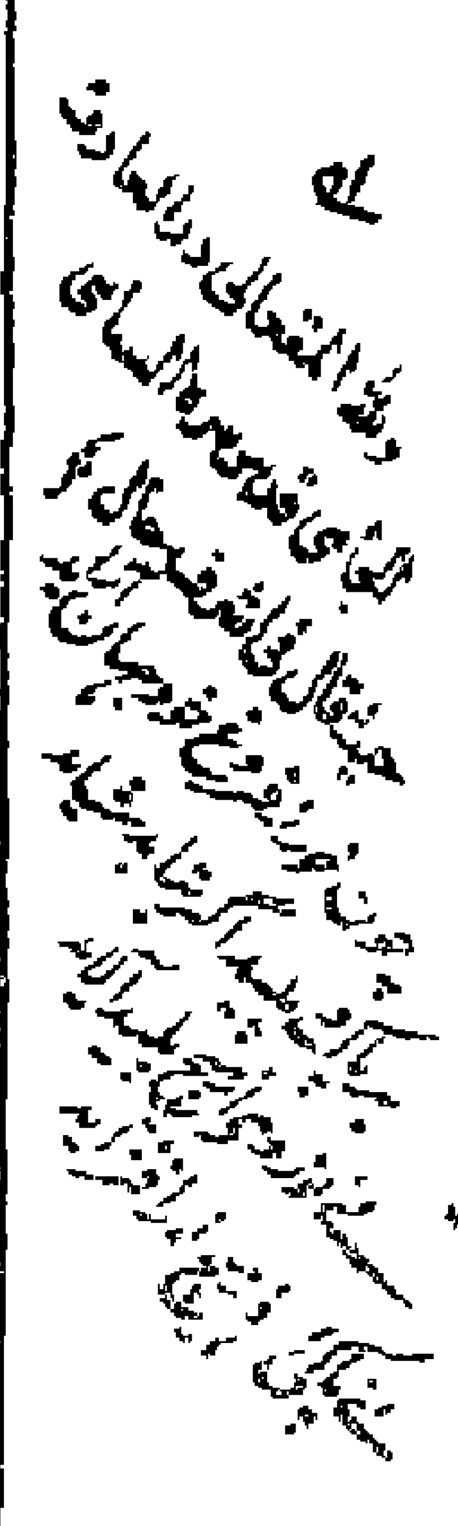
والنسأی وابن ماجة وحدث عنه شعبة ولا یحدث الاعن ثقة عندہ وجماعة و
قال ابوحاتم لاباس به ووثقه احمد والنسأی وابن حبان فقیل ابی زرعة وحدہ شیخ
واہٍ ولعله لمثل هذا الحدیث علیل غیر حجة فحدیثه وحدہ حجة وقد عزاہ السیوطی
فی الدر المنثور لابی یعلی وابن مردویه بسند صحیح مع ان له شواهد هو بها متعاضد
فللطبرانی فی الکبیر وابی نعیم فی الحلیة عن ابن عباس رفعا ان لله عزوجل ملکا لو قیل له
التقم السموٰت السبع والارضین بلقمة واحدة لفعل تسبیحه سبحانك حیث کنت
وللطبرانی فی الاوسط عن انس اذن لی ان احدث عن ملك من حملة العرش رجلاہ
فی الارض السابعة السفلے علی قرنه العرش ومن شحمة اذنه وعاتقه خفقان
سبعمائة عام یقول ذلك الملك سبحانك حیث کنت وللخطیب فی المتفق والمفترق
عن ابن عمر نحوہ وفیه ابو معشر المدنی ولکنه متعاضد بالشواهد وفیه ما بین عاتقه
الی شحمة اذنه سبعمائة سنة وسبحانك حیث ما کنت فلینظر ولیمعن ولیتدبر فی
معانی سبحانك این کنت واین تکون وسبحانك حیثما کنت وسبحانك حیث کنت
مطابقة بالآیات المتلوات ونحوها وللبخاری ومسلم والنسأی والبیهقی فی الاسماء
والصفات عن انس رفعا ان احدکم اذا قام فی صلوته فانه یناجی ربه وان ربه بینه و
بین القبلة فلا یبزقن احدکم قبل قبلته ولکن عن یساره او تحت قدمه ولموسی بن

اور نسائی وابن ماجہ نے اور شعبہ نے اونسے روایت کی ہے اور شعبہ اوسی سے روایت کرتے ہین جو اونکے نزدیک ثقہ ہو اور سواے شعبہ کے اونسے اور ایک جماعت نے بہی روایت کیا ہے اور ابوحاتم نے اونکی نسبت کہا ہے کہ اونمین کوئی خطر نہین ہے اور احمد ونسائی وابن حبان نے اونکو ثقہ کہا ہے پس صرف ابوزرعہ کا اونکو شیخ واہی کہنا علیل ہے دلیل نہین ہوسکتا۔ پس صرف معاویہ کی حدیث مقبول ہے۔ اور شاید کہ ایسے مضمون کی حدیثونکی روایت کیوجہ سے ہی اونہونے یہ بات کہی ہے اور اس حدیث کو سیوطی نے درمنثور مین بہ سند صحیح ابو یعلے وابن مردویہ کیطرف نسبت کیا ہے۔ اسکے علاوہ اوسکے شواہد بہی ہین جن سے اوسکو قوت ہوتی ہے۔ چنانچہ روایت کیا ہے طبرانی نے معجم کبیر مین اور ابونعیم نے حلیہ مین ابن عباسؓ سے مرفوعاً۔ کہ خداے تعالی کا ایک ایسا فرشتہ بہی ہے کہ اگر اوسکو حکم ہو تو ساتون آسمان وزمین کو ایک لقمہ کرجاے۔ اوسکی تسبیح سبحانک حیث کنت ہے۔ اور روایت کیا ہے طبرانی نے معجم اوسط مین انسؓ سے کہ مجھکو حکم دیا گیا ہے کہ حاملین عرش مین سے ایک فرشتہ کا حال (تم سے) بیان کرون کہ اوسکے پاؤن ساتوین زمین مین ہین۔ اور عرش معلے اوسکی سینگ پر ہے اوسکے کان کی لو سے کاندہے تک سات سو برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔ اوسکا وظیفہ سبحانک حیث کنت ہے۔

اور روایت کیا ہے خطیب نے کتاب المتفق والمفترق مین ابن عمرؓ سے بہ تبدل بعض الفاظ۔ جسکے راویونمین ابومعشر مدنی بہی ہین (جو ضعیف ہین) لیکن دوسری ہم معنے روایتون سے اوسکو قوت حاصل ہوتی ہے پس غور کرنا چاہیے کہ سبحانک این کنت واین تکون و سبحانک حیث ماکنت وسبحانک حیث کنت کی مضمون کو آیات مذکورہ وغیرہ سے کس قدر مطابقت اور مناسبت ہے۔

اور روایت کیا ہے بخاری ومسلم ونسائی نے اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین انسؓ سے مرفوعاً (یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) کہ جب تم مین سے کوئی شخص نماز مین کہڑا ہوتا ہے۔ تو وہ (اوسوقت) اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے اور بار تیعالے اوسکے اور قبلہ کے درمیان رہتا ہے پس چاہیے کہ نمازی (اوسوقت) قبلہ کی جانب نہ تہوکے بلکہ (اگر ضرورت ہو تو) بائین جانب دیا قدم کے نیچے تہوکے

عقبة وابن جريج فالبخاري ومسلم والحاكم فالبيهقي عن ابن عمر رفعا اذا كان احدكم يصلي فلا يبصق قبل وجهه فان الله قبل وجهه اذا صلى ولابن ماجة عن ابي وائل شقيق بن سلمة عن حذيفة انه راى شبث بن ربعي بزق بين يديه فقال يا شبث لا تبزق بين يديك فان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان ينهى عن ذلك و قال ان الرجل اذا قام يصلي اقبل الله عليه بوجهه حتى ينقلب او يحدث حدث سوء ولابن خزيمة في التوحيد عن شقيق قال كنا عند حذيفة فقام شبث بن ربعي فصلى فبصق بين يديه فقال له حذيفة يا شبث لا تبصق بين يديك ولا عن يمينك عن يمينك كاتب الحسنات ولكن عن يسارك او من ورائك فان العبد اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم قام الى الصلوة اقبل الله عليه بوجهه فيناجيه فلا ينصرف عنه حتى ينصرف او يحدث حدث سوء ومعنى الاحاديث ان الله تعالى قبل وجه العبد بينه وبين القبلة اذا صلى اقبالا ربانيا لا يفنيه بل يبقيه ويحييه ويرعيه ويحميه لكونه يناجيه فهو يقبل عليه بوجهه فيناجيه فلا يبزق قبل وجهه المخصوص منه تعالى باعظم شرف في هذا الوقت الخاص وان كان تعالى باطنا كما يليق بالحضرة في كل جهة ومكان سبحانه ما اعظم شانه واحسانه كنوره الشمس على تنزيه بلا تشبيه ولله المثل الاعلى وقد قال الله تعالى (الله نور السموات والارض) الآية وورد نورٌ انّى اراه ومن اسمائه الحسنى النور وقد ورد



اور روایت کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے پہر (اونکی جہت سے) ابن جریج نے پہر (اونکی جہت سے) بخاری اور مسلم نے اور حاکم نے پہر اونکی جہت سے) بیہقی نے۔ ابن عمرؓ سے مرفوعاً۔ کہ جب تم مین سے کوی شخص نماز پڑہتا ہو تو اپنے روبرو نہ تہوکے کیونکہ نماز کے وقت اللہ جل شانہ روبرو ہوتا ہے۔

اور روایت کیا ہے ابن ماجہ نے ابو وائل شقیق بن سلمہ سے کہ حذیفہؓ نے شبث بن ربعی کو (نماز کیوقت) روبرو تہوکتے ہوے دیکہا پس کہا اے شبث اپنے روبرو مت تہوکا کرو کیونکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے منع فرماتے تہے اور فرمایا ہے کہ جب کوی شخص نماز کو کہڑا ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے وجہ کریم سے اوسکے مقابل ہوجاتا ہے یہانتک کہ وہ شخص فارغ ہوجاوے یا کوی بُرا کام کرے

اور روایت کیا ہے ابن خزیمہ نے کتاب التوحید مین شقیق سے کہا اونہون نے کہ ہم (چند لوگ) حذیفہؓ کے پاس تہے پس شبث بن ربعی نے نماز پڑہنی شروع کی اور نماز مین اپنے روبرو تہوکا۔ تو حذیفہؓ نے فرمایا کہ اے شبث نہ اپنے سامنے تہوکا کرو نہ سیدہی جانب کیونکہ سیدہی جانب نیکیونکا لکہنے والا فرشتہ ہوتا ہے بلکہ اپنی بائین جانب یا پیچہے تہوکنا چاہیے۔ اسلئے کہ بندہ جبکہ اچہی طرح وضو کر کر نماز کو کہڑا ہوتا ہے تو اللہ جل شانہ اوسکے طرف اپنے وجہ کریم سے مقابل ہوتا ہے اور اوس سے مناجات کرتا ہے پس رُخ نہین پہیرتا ہے یہانتک کہ بندہ فارغ ہوجاوے یا کوی بُرا کام کرے

الغرض اِن احادیث کے معنے یہہ ہین کہ بندہ جبکہ نماز پڑہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اوسکے اور قبلہ کے درمیان متوجہ برحمت ہوتا ہے (نہ بعظمت چونکہ) اوسکو فنا نہین کرتا ہے بلکہ باقی رکہتا ہے اور نجات دیتا ہے رعایت وحمایت کرتا ہے کیونکہ بندہ (اوسوقت) مناجات کرتا ہے تو خداے تعالیٰ بہی اپنی وجہ کریم سے اوس کے طرف متوجہ ہوتا ہے اور اوس سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اسلئے اوس وقت خاص مین روبرو ہرگز نہین تہوکنا چاہیئے اگرچہ جناب باری تعالیٰ باطناً ہر طرف اور ہر مکان مین ہے جیسا کہ اوسکی شان کے لائق ہے۔ مثل نور آفتاب کے بہ تنزیہ بلا تشبیہ سبحانہ ما اعظم شانہٗ واحسانہٗ۔ اور فرمایا خداے تعالیٰ نے اللہ نور السموات والارض الآیہ۔ اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ اللہ نور ہی مین اوسکو کسطرح دیکہون اور اسماء حسنے مین النور بہی ہے۔

أيضاً اقرب مايكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء رواه احمد ومسلم و
ابوداؤد والنسائى وابو يعلى عن ابى هريرة وورد اقرب مايكون الرب من العبد فى جوف
الليل الأخر فان استطعت ان تكون ممن يذكر الله فى تلك الساعة فكن اخرجه الترمذى
والنسائى والحاكم عن عمرو بن عبسة ولابن مردويه والبيهقى فى الشعب عن عبادة بن
الصامت رفعا ان من افضل ايمان المرء ان يعلم ان الله معه حيث كان وللطبرانى فى الكبير
والاوسط عنه رفعه ان افضل الايمان ان تعلم ان الله معك حيث ما كنت وهذا الذى
ذكرنا تحجة وسط لم يمسه حجة غلط فانه اعمال لدلائل الطرفين واشغال بمسائل الشرفين
والخير كله فى الاعمال والاشغال دون الاهمال والاغفال والتاويل لاحد النصين فى
الطرفين من غير دليل عليل ليس عليه تعويل فانه تحليل وتعطيل للظاهر كما هو ظاهر
لا تعميل وليس احدهما فى هذا اولى من الأخر فتدبر وتبصر (فائدة) الى الجمع بين النصوص
على الخلوص عائدة قال ابن القيم تامل خطاب القران تجد ملكا له الملك كله وله الحمد
كله ازمة الامور كلها بيده ومصدرها منه ومورده اليه مستويا على العرش لا يخفى
عليه خافية من اقطار مملكته عالما بما فى نفوس عبيده مطلعا على اسرارهم وعلانيتهم
منفردا بتدبير المملكة يسمع ويرى ويعطى ويمنع ويثيب ويعاقب ويكرم ويهين و
يخلق ويرزق ويميت ويحيى ويقدر ويقضى ويدبر الامور نازلة من عنده دقيقها

اور نیز وارد ہوا ہے کہ بندہ اپنے رب سے حالت سجود مین قریب ونزدیک تر ہوتا ہے (اس حالت مین) زیادہ دعا کرو اسکو احمد اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ابو یعلے نے ابو ہریرہ سے روایت کیا اور وارد ہوا ہے کہ رب اپنے بندے سے اخیر رات مین قریب ونزدیک تر ہوتا ہے اگر تجھہ سے ہو سکے کہ تو اون لوگون مین سے ہو جو اللہ کے ذاکرین مین سے ہونگے اسوقت مین طاقت ہے تو ہو اسکو ترمذی اور نسائی اور حاکم نے عمرو بن عبسہ سے روایت کیا اور ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین عبادۃ بن الصامت سے مرفوعا روایت کیا کہ آدمی کا یہ جاننا کہ اللہ ہر جگہ میرے ہمراہ ہے افضل ایمان مین سے ہے طبرانی نے معجم کبیر اور اوسط مین عبادۃ بن الصامت سے مرفوعا روایت کیا کہ تیرا یہ جاننا کہ جہان ہون اللہ میرے ہمراہ ہی افضل ایمان ہے یہ جو ہمنے ذکر کیا طریق متوسط خالی از غلط ہے اسلئے کہ اسمین طرفین کے دلائل پر عمل در آمد اور ہر دو شق کے مسائل مین مشغولی حاصل ہوتی ہے اور کامل بہلائی مشغول ہونے اور عمل کرنے مین ہے نہ غافل رہنے اور ترک کرنے مین۔ اور دو آیت یا حدیث جو دو طرف مین ہین اونمین سے ایک کی تاویل کرنے بغیر دلیل کے ضعیف ہے اوسپر اعتماد نہین ہے اسلئے کہ یہ ضعیف کر دینا اور ظاہر کو اوسکی اصلیت سے پہیر دینا اور بیکار بنانا ہے نہ اوسپر عمل کرنا اور دونون مین سے ایک کو دوسرے پر اس بارہ مین کوئی مزیت نہین ہے خوب سمجہو اور دیکہو **فائدہ** خلوص کے ساتہ تمام نصوص کو جمع کرنے کے طرف توجہ دلانے والا ابن قیم نے کہا کہ قرآن کے خطاب مین تامل کر تو ایسا شاہ عالم پناہ تجہکو معلوم ہوگا کہ تمام ملک اوسیکا ہے اور تمامی مدائح اوسیکے لئے ہین تمام کامونکی باگین اوسیکے دست قدرت مین ہین اور اونکا شروع اوسیسے اور اونکی ہی رجوع طرف ہے۔ اوسکا مقام عرش ہے اوسپر کوئی چیز اوسکے سلطنت کے حصون کی پوشیدہ نہین بندون کے دلونکا حال جانتا ہے اونکی ظاہر و باطن سے خبردار ہے تدبیر سلطنت مین اکیلا بلا شرکت ہی سنتا اور دیکھتا ہے دیتا اور روکتا ہے ثواب دیتا اور عذاب کرتا ہے اکرام کرتا اور ذلیل کرتا ہے پیدا کرتا اور رزق دیتا ہے مارتا اور زندہ کرتا ہی اپنے مخلوق پر ہر طرح کے حال کا اندازہ ٹہیراتا ہے اور حکم جاری کرتا ہے سب چہوٹے بڑے کام اوسیکے طرف سے اوترتے ہین —

وجليلها وأصلها عائدة اليه لا تتحرك ذرة الا باذنه ولا تسقط من ورقة الا بعلمه فتأمل كيف تجده يثني على نفسه ويمجد نفسه ويحمد نفسه وينصح عباده ويدلهم على ما فيه سعادتهم وفلاحهم ويرغبهم فيه ويحذرهم مما فيه هلاكهم ويتعرف اليهم باسمائه وصفاته ويتحبب اليهم بنعمه والائه يذكرهم بنعمه عليهم ويامرهم بما يستوجبون به تمامها ويحذرهم من نقمه ويذكرهم بما اعد لهم من الكرامة ان اطاعوه وبما اعد لهم من العقوبة ان عصوه ويخبرهم بصنعه في اولياته واعدائه وكيف كانت عاقبة هؤلاء وهؤلاء ويثني على اوليائه بصالح اعمالهم واحسن اوصافهم ويذم اعداءه بسيئ اعمالهم وقبيح صفاتهم ويضرب الامثال وينوع الادلة والبراهين ويجيب عن شبه اعدائه احسن الاجوبة ويصدق الصادق ويكذب الكاذب ويقول الحق ويهدي السبيل ويدعوا الى دار السلام ويذكر اوصافها وحسنها ونعيمها ويحذر من دار البوار ويذكر عذابها وقبحها والامها ويذكر عباده فقرهم اليه وشدة حاجتهم اليه من كل وجه وانهم لا غنى لهم عنه طرفة عين ويذكر غناه عنهم وعن جميع الموجودات وانه الغني بنفسه عن كل ما سواه وكل ما سواه فقير اليه بنفسه وانه لا ينال احد ذرة من الخير فما فوقها الا بفضله ورحمته ولا ذرة من الشر فما فوقها الا بعدله وحكمته وتشهد من خطابه عتابه لاحبابه الطف عتاب وانه مع ذلك مقيل عثراتهم وغافر زلاتهم ومقيم اعذارهم ومصلح فسادهم والدافع عنهم والحامي عنهم والناصر لهم والكفيل بمصالحهم والمنجي لهم

اور اوسی کیطرف چڑہتے ہین - ایک ذرہ بغیر اوسکے اذن کے نہین ہلتا ہے اور ایک پتا بغیر اوسکی
علم کے نہین گرتا ہے تو تامل کر تو اوسکو پا دیگا کہ کسطرح اپنے ذات پاک کی ثنا او رتمجید اور مدح کرتا اور اپنے
بندونکے خیرخواہی کرتا ہے کہ جسمین اونکی سعادت اور فلاح ہے وہ اونکو بتلاتا ہے اور اوسکی طرف اونکو رغبت
دلاتا ہے اور جس مین اونکی ہلاکی اور خرابی ہے اوس سے اونکو ڈراتا ہے اور اپنے اسما و صفات کو
بتلاکر اپنی ذات سے اونکو شناسا کرتا ہے اپنے نعمتون کے اظہار سے اور اپنے انعامات یاد دلاکے
اونکو ایسے کامون کا حکم کرتا ہے جنکے وجہ سے کامل انعام پانے کے مستحق ہوجائین - اور اپنے عذابو سے
اونکو ڈراتا ہی اور جو درجات عالیہ اپنی اطاعت پر اونکے لئے مقرر کئے ہین اونکو بیان کرتا ہے اور
جو عذاب و تکالیف اپنی معصیت اور نافرمانی پر اونکے لئے ٹہرا رکہے ہین اونکی خبر دیتا ہے اور اپنے اولیا
اور اعدا کے ساتھہ جو برتاؤ کیا ہے اور جو کچھہ اونکا مآل کار ہوا ہے اوس سے آگاہ اور خبردار
کرتا ہے اور بسبب اعمال صالحہ اور اوصاف حمیدہ کے اپنے اولیا کی ثنا و مدح کرتا ہے اور
اعمال قبیحہ اور صفات ذمیمہ کیوجہ سے اعدا کی مذمت و برائی کرتا ہے ہرطرح کی مثالین اور
انواع و اقسام کے دلایل اور براہین بیان کرتا ہے اور اپنے اعدا کے شبہات کا خوب ترین جواب دیتا ہے
صادق اور راست باز کی تصدیق اور کاذب اور دروغ گو کی تکذیب کرتا ہی حق کہتا اور راہ راست کی ہدایت کرتا اور اپنی
جنت دار السلام کیطرف بلاتا اور اوسکے اوصاف و خوبیین اور نعمتین بیان کرتا ہی اور دوزخ سی ڈراتا ہی اور اوسکی عذابات و خرابین
اور تکالیف بیان کرتا ہی اور اپنی طرف اپنی بندونکا ہرطرح شدت سے محتاج ہونا ظاہر کرتا ہی اور یہ کہ بندونکو اوس سے طرفۃ العین بہی بے پروای
نہین اور وہ اپنی مخلوقات سے اپنی بے پروائی کو واضح کرتا ہی اور نیز بیان کرتا ہی کہ بذات خود اپنی سوا سب سے بے پرواہی اور اوسکی
ماسوا اوسکے فقیر و حاجتمند ہین کوئی بدون اوسکی فضل و رحمت کے ایک ذرہ بہر اور اوس سے زیادہ بہلائی تک نہین پہونچ سکتا
اور نہ کوئی ذراسی برائی کو بغیر اوسکے عدل و حکمت کے پہونچ سکتا ہی و نیز اوسکے خطاب سے اوسکا عتاب لطف آمیز احباب کے لئے تو
مشاہدہ کرتا ہی اور با این ہمہ اونکے لغزشون سے درگذر کرنا اور خطاؤن کو معاف کرتا ہی اور اونکی عذرات کو قایم کرتا ہے
اور اونکی خرابی و فساد کی اصلاح کرتا ہی اور اونکا طرفدار اور حامی ہوتا ہے اور اونکی فلاح و بہبود کا کفیل اور
ضامن ہوتا ہے اور اونکو ہر تکلیف سے نجات دینے والا ہے -

٩٧ ربلین

من كل كرب والموفى لهم بوعده وانه وليهم الذى لا ولى لهم سواه فهو مولاهم الحق
وينصرهم على عدوهم فنعم المولى ونعم النصير واذا شهدت القلوب من القرآن ملكا
عظيما جوادا رحيما جميلا هذا شأنه فكيف لا تحبه وتنافس فى القرب منه وتنفق انفاسها
فى التودد اليه ويكون احب اليها من كل ما سواه ورضاه آثر عندها من رضى كل من سواه وكيف
لا تلهج بذكره وبصير حبه والشوق اليه والانس به هو غذاءها وقوتها ودواءها بحيث
ان فقدت تلك فسدت وهلكت ولن تنتفع بحياتها انتهى نقله السيوطى فى الاتقان
بعنوان فائدة (قلت) جملة ما بدى مقالة عالية صافية وقد بقى لها باقية
متلافية هى انه سبحانه معهم ما بيّنه وعيّنه كما نطق قرآنه ونحن
اقرب اليه من حبل الوريد ونحن اقرب اليه منكم ولكن لا تبصرون وأينما تولوا فثم وجه الله
وهو معكم اينما كنتم واذا سألك عبادى عنى فانى قريب مع ما مضى من سبب نزوله وقوله
تعالى جوابا لكليمه موسى عليه السلام انا جليس من ذكرنى وكما نطق به رسوله وبرهانه و
الذى نفس محمد بيده لو انكم دليتم احدكم بحبل الى الارض السفلى لهبط على الله وكقوله خص
من الله باخص صلواته وطوله عن تسبيح احد حملة العرش سبحانك اين كنت واين تكون و
قوله ان الذى تدعون اقرب الى احدكم من عنق راحلته وقوله وان ربه بينه وبين القبلة و
ان العبد اذا قام الى الصلوة اقبل الله عليه بوجهه فيناجيه وغير ذلك الماضى مما يوافيه

تحقيق معيته تعالى مع خلقه

اورجواون سے وعدہ کیاہے اوسکو پورا کرنے والاہے وہ اونکا ایسا دوست ہی کہ اوسکے سوا کوئی اونکا دوست نہین
اور وہ اونکا مولا برحق ہے۔ اور اونکو دشمنون پر اونکی مدد کرتا ہی وہ بہت ہی خوب مولا اور عمدہ مددگار ہی اور جنکو قرآن
سے ایسے بادشاہ عظیم الشان سخی مہربان پاکیزہ صفات کا قلوب کو مشاہدہ ہوتا ہی تو کیون نہ اوسکو دوست رکھینگے
اور اوسکی نزدیکی مین کیون نہ رغبت کرینگے اور اپنے دم کو اوسکی محبت مین کیون نہ خرچ کرینگے اور اوسکے ماسوا
ہر شئے سے زیادہ تر اوسکو کیون نہ محبوب رکھین گے اور اوسکی رضامندی کو تمام مخلوق کی رضامندی
پر کیون نہ مقدم سمجھینگے اور کیون نہ زبان سے اوسکا ذکر کرتے رہین گے اور اوسکی محبت و شوق و لذت
کیون نہ اونکی جانون کی غذا اور دوا ہوجائیگی کہ اگر وہ اوسکو نہ پاوین تو خراب و ہلاک ہوجائین
اور اپنی زندگی سے کچھہ نفع نہ اوٹھاوین تمام ہوا کلام ابن قیم کا اس تقریر کو سیوطی نے اتقان مین
فائدہ کے عنوان سے نقل کیا ہے۔ مین کہتا ہون کہ یہ تمام بیان نہایت خوب اور صاف ہی
لیکن اسمین کچھہ باقی ہے جسکی تلافی مطلوب ہے وہ یہ کہ اللہ سبحانہ ان صفتون کے ساتھہ
جیسا کہ ابن قیم نے بیان کیا ہی ویسا ہی ہے جیسا کہ اپنے قرآن مین ارشاد فرماتا ہے کہ ہم
انسان سے اوسکی شہ رگ سے زیادہ نزدیک ہین۔ اور ہم انسان کے طرف تم سے زیادہ
نزدیک ہین لیکن تم نہین دیکھتے ہو اور جسطرف تم منہ کرو اوس جگہ اللہ موجود ہے اور جہان تم
ہو وہ تمہارے ساتھہ ہے اور جب تم سے ای محمد میرے بندے میری شان پوچھین تو مین قریب
ہون و نیز فرمایا اپنے کلیم موسیٰ کے جواب مین جو مجھکو یاد کرتا ہے مین اوسکا ہمنشین ہون اور جیسا کہ
اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہوایا ہے کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان محمد
کی اوسکی ہاتھہ مین ہی اگر تم سب سے نیچی کی زمین تک کسی کو ایک رسی مین لٹکاؤ تو وہ اللہ پر اوتریگا اور مثل قول آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اللہ تعالیٰ اونکو اپنی اخص صلوات اور اکرامات سے مخصوص فرماوی ملائکہ حاملین عرش مین سے
ایک کی تسبیح کی ذکر مین کہ پاکی ہے تجھکو تو جہان ہے اور جس جگہ تو ہووے اور نیز یہ کہ جسکو تم پکارتی ہو وہ تمہاری
سواری کی گردن سے زیادہ تمہارے قریب و نزدیک تر ہی اور یہ کہ بندہ کا رب اوسکی اور قبلہ کے درمیان مین ہی اور بندہ جب بارادہ نماز کھڑا ہوتا ہے
اللہ اپنی ذات سے اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہی پھر اوس سے مناجات کرتا ہی اور سوا اسکے وہ دلائل سابقہ جو وافی اور کافی ہین

فاذا وجدت النفوس من القرآن والحديث ملكا مالكا مليكا كبيرا كريما جليلا جميلا
شأنه واحسانه هكذا فلا بد تودده وتشتاق وتتقرب اليه وتتحبب لديه وتعتمد وتتوكل
في جميع اموره عليه بالوجه الحثيث وتميز في كل امر من الدنيا والدين والعقبى بين كل طيب
وخبيث هذا ولما فشى في المتاخرين من المتكلمين والفقهاء التاويل والتعطيل في الاعتلاء
والاستواء استحسنا ان يحكى ما روى او رأى المتقدمون من المتكلمين والفقهاء الذين شاع
بهم الاقتداء وذاع منهم الاهتداء موافقا لما عليه اهل بيت النبوة الكبراء وان طال
المقال دفعا للمراء والتوفيق من حضرة العظمة والكبرياء قال اعظم الفقهاء الاربعة واقدم
متكلمي صغار التبعة المتبعة ابو حنيفة النعمان في باب الايمان
من كتاب مسند الآثار رواية محمد بن الحسن عنه وهو اشهر مسانيده باظهر اسانيده رواه عنه
محمد ابو سليمان الجوزجاني وابو حفص الكبير البخاري واسمعيل الرازي قال ثنا عطاء بن ابي رباح
عن عبد الله بن رواحة انه سمع شاة من غنمه لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم واوصى بها
جارية له كانت في الغنم فكان يتعاهدها وينظر اليها كلما اتى الغنم حتى سمنت وصلحت
فجاء يوما ففقدها من الغنم فسالها عنها فقالت ضلت فلطم وجهها فلما اسرى ذلك عنه
اتى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فاخبره بالقصة فقال لم املك نفسي ان لطمتها قال فاعظم
ذلك النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقال لعلها مؤمنة قال يا رسول الله انها سوداء

[illegible]

له هو كقول الائمة الثلثة قال مالك في المدونة وهي جمع سحنون بن سعيد عن عبد الرحمن بن القاسم عن مالك وقول الشافعي قال الشافعي في مختصر المزني او مختصر البويطي ١٢ منه

اور جب لوگون کے دل قرآن اور حدیث مین ایسا بادشاہ مالک بڑا اختیار والاکرم کرنے والا شان جلال اور جمال والا احسان والا پاوینگے تو ضرور اوس سے محبت رکہین گے اور اوسکے مشتاق ہونگے اور اوسکی نزدیکی ہونڈہینگے اور اوسکی محبت چاہینگے اور اوسپر ہر سب کامون مین بہت جلد بہروسا اور اعتماد کرینگے اور اپنے دنیا اور دین اور عقبی کے کام مین ہر پاک اور ناپاک مین فرق سمجھینگے اور چونکہ متاخرین فقہا و متکلمین مین دربارۂ مسلۂ اعتلا[^1] و استوا و تاویل[^2] و تعطیل شایع ہوگئی ہے ہمنے مستحسن سمجھا کہ روایتین اور رائین متقدمین فقہا و متکلمین کی جنکا اقتداء شایع اور کبرا اہل سنت بنوت کے موافق اون سے ہدایت پائی ہوئی ہے نقل کرین تا نزاع مرتفع ہوجاے اگرچہ کلام دراز ہوجاے اور توفیق بارگاہ عظمت و کبریا سے ہے۔ اعظم فقہا اربعہ و اقدم متکلمین ضعار تبعہ متبعہ ابو حنیفہ نعمان نے باب الایمان مین کتاب الاثار کے جو روایت محمد بن الحسن کی آپ سے ہی (اور یہ کتاب ابو حنیفہ کے مشہور ترین مسانید سے ظاہر ترین اسانید ہے کہ اسکو ابو سلیمان جوزجانی اور ابو حفص کبیر بخاری اور اسمعیل رازی تینون نے محمد بن الحسن سے روایت کیا ہی) فرمایا کہ ہمسے بیان کیا عطا بن ابی رباح نے عبد اللہ بن رواحہ سے کہ انہون نے اپنے گلہ مین سے ایک بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مخصوص کر رکہی تہی اور اپنی باندی کو جو گلہ مین رہتی تہی اوسکی حفاظت کی تاکید کردی تہی اور جب گلہ مین آتے تہے اوسکا خیال رکہتے تہے اور دیکہتے رہتے تہے کہ وہ فربہ اور خوشنما ہوگئی ایک روز آکر انہون نے اوسکو نہ پایا تو باندی سے دریافت کیا اوسنے کہا کہ گم ہوگئی غصہ ہوکر اوسکے منہ پر ایک طمانچہ مارا جب غصہ فرو ہوا تو نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا برکت مین حاضر ہوکر تمام قصہ عرض کیا اور کہا مین نے بے اختیار ہوکر طمانچہ ماردیا۔ خاطر مبارک پر یہ امر گران گورا اور فرمایا کہ شاید وہ مومنہ ہے عبد اللہ نے عرض کیا کہ وہ حبشیہ ہے۔

[^1]: یعنے عرش معلی کے اوپر ہونا اور بیٹہنا۔
[^2]: تاویل کلام کو ہی معنے سے پہیر دینا اور تعطیل اوسکو معطل رکہنا ۱۲

قال فقال ائت بها فلما جاء بها قال لها النبي صلى الله عليه وآله وسلم اين الله قالت في السماء

قال من انا قالت انت رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم هي مؤمنة قال فقال

عبد الله بن رواحة فهي حرة يا رسول الله وابن ابي رباح عن ابن رواحة منقطع ولكنه

متصل من وجوه اخرى صحيحة فاخرجه الحافظ ابن خسرو في مسند ابي حنيفة عنه عن

عطاء بن ابي رباح ان رجالا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حدثوه ان

عبد الله بن رواحة كانت له راعية تتعاهد غنمه فذكر نحوه بابسط منه ونحو هذه القصة

قصص اخرى تؤدي معناها عن معاوية بن الحكم السلمي اخرجها مالك في الموطا وابن ابي شيبة

ومسلم وابو داود والنسائي وعن محمد بن الشريد اخرجها اصحاب السنن وعن ابي هريرة اخرجها

احمد والبغوي والقاضي ابو احمد الغسال في كتاب المعرفة له وحسنها الذهبي وعن ابن عباس

اخرجها الغسال بسند صحيح وعن يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب قصة جلا نحوها اخرجها

الغسال باسناد صحيح عنه فقوله صلى الله عليه وآله وسلم بعد سوالها وجوابها انها مؤمنة

حكم منه بانه من لم يقل مثله ليس بمؤمن ومن هنا ما روى شيخ الاسلام عبد الله الانصاري

في كتابه الفاروق باسناده عن ابي بكر ابن نصير بن يحيى عن الحكم بن عبد الله ابي مطيع البلخي صاحب

الفقه الاكبر قال سالت ابا حنيفة عمن يقول لا اعرف ربي في السماء او في الارض فقال قد كفر

لان الله تعالى يقول الرحمن على العرش استوى وعرشه فوق سبع سموات فقلت انه يقول اقول

له قال الحاكم في معرفة انواع علوم الحديث سمعت محمد بن صالح بن هانئ يقول سمعت ابا بكر محمد بن اسحق يقول من لم يقر ان الله تعالى على عرشه قد استوى فوق سبع سمواته فهو كافر بربه يستتاب فان تاب والا ضربت عنقه والقي على بعض المزابل حيث لا يتاذى المسلمون والمعاهدون بنتن ريح جيفته وكان ماله فيئا لا يرثه احد من المسلمين اذ المسلم لا يرث الكافر كما قال صلى الله عليه وآله وسلم ١٢ منه

فرمایا کہ اوس کو لیکر آؤ۔ جب اوسے حاضر کیا تو اوس سے فرمایا کہ اللہ تعالی کہان ہے اوس نے عرض کیا کہ آسمان مین ہے۔ پھر فرمایا کہ مین کون ہون اوس نے عرض کیا کہ آپ اللہ کے رسول ہین اسپر ارشاد ہوا کہ یہ مومنہ ہے۔ عبد اللہ نے عرض کیا کہ اب یہ آزاد ہے۔ ابن ابی رباح کی روایت گو ابن رواحہ سے منقطع ہے[۱] لیکن یہ حدیث دوسرے صحیح طرق سے متصل ہی چنانچہ حافظ ابن خسرو نے مسند ابی حنیفہ مین عطاء بن ابی رباح سے روایت کی ہو کہ چند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن رواحہ کی ایک بکریان چرانے والی تھی۔ اور زیادہ بسط سے اوسکے مانند ذکر کیا۔ اور ایسی ہی اکثر قصص ہین جن سے یہ مضمون ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ معاویہ بن الحکم سلمی سے مالک نے موطا مین اور ابن ابی شیبہ ومسلم وابو داؤد ونسائی نے اور محمد ابن شرید سے اصحاب سنن نے اور ابوہریرہ سے احمد اور بغوی نے اور قاضی ابواحمد عسال نے اپنی کتاب المعرفۃ مین اسکو روایت کیا ہی اور ذہبی نے اسکی تحسین کی ہے۔ اور عسال نے بسند صحیح ابن عباس سے اور یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے اونکے دادا کا قصہ اسی کے مانند باسناد صحیح روایت کیا ہی۔ پس فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعد سوال وجواب کہ وہ مومنہ ہے۔ اس بارہ مین حکم صریح ہے کہ جو کوئی ایسا نہ کہے وہ مومن نہین ہے۔ یہی وجہ ہی کہ شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری نے اپنی کتاب الفاروق مین باسناد خود ابوبکر بن نصیر بن یحیی سے اونہون نے حکم بن عبد اللہ ابو مطیع البلخی صاحب فقہ اکبر سے نقل کی ہو کہ مین نے ابو حنیفہ سے پوچھا جو شخص کہے کہ مین نہین جانتا میرا رب آسمان مین ہے یا زمین مین وہ کون ہے ابو حنیفہ نے کہا کہ وہ بلاشک کافر ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی۔ (الرحمن علی العرش استوی)[۲] اور اللہ کا عرش سا تون آسمان کے اوپر ہے۔ مین نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ مین کہتا ہون۔

---

[۱] یعنی ان دونون سے ایک واسطہ کٹ گیا ہی ۱۲

[۲] رحمن عرش کے اوپر بیٹھا ہے ۱۲

على العرش استوى ولكن لا ادرى العرش فى السماء او فى الارض فقال اذا انكر انه فى السماء فقد كفر وفى رواية لغيره من قال لا اعرف ربى فى السماء او فى الارض فقد كفر لان الله تعالى على العرش استوى وعرشه فوق سبع سموات قلت فان قال انه على العرش ولكنه يقول لا ادرى العرش فى السماء ام فى الارض قال هو كافر لانه انكر ان يكون فى السماء ومن انكر ان يكون فى السماء فقد كفر لان الله تعالى فى اعلى عليين وهو يدعى من اعلى لا من اسفل وقال ابو حنيفة فى الوصية فى الشهيرة عند الحنفية نقر بان الله تعالى على العرش استوى من غير ان يكون له حاجة اليه واستقرار عليه وهو الحافظ للعرش وغير العرش فلو كان محتاجا لما قدر على ايجاد العالم وتدبيره كالمخلوق ولو صار محتاجا الى الجلوس والقرار فقبل خلق العرش اين كان الله تعالى فهو منزه عن ذلك علوا كبيرا انتهى نقله الشيخ على القارى فى شرح الفقه الاكبر وقال البيهقى فى كتاب الاسماء والصفات انا ابو زكريا ابن الحارث الفقيه قال انا ابو محمد ابن حيان اى ابو الشيخ الحافظ انا احمد بن جعفر بن نصر ثنا يحيى بن يعلى قال سمعت نعيم بن حماد يقول سمعت نوح بن ابى مريم ابا عصمة اى المشهور بالجامع لجمعه العلوم يقول كنا عند ابى حنيفة اول ما ظهر اذ جاءته امراة من ترمذ كانت تجالس جهما فدخلت الكوفة فاظننى اقل ما رايت عليها عشرة الاف من الناس تدعوا الى رايها فقيل لها ان ههنا رجلا قد نظر فى المعقول يقال له ابو حنيفة فاتته فقالت انت الذى تعلم الناس المسائل وقد تركت دينك واين

ونعم

(الرحمٰن علی العرش استوٰی) لیکن یہ کہ عرش آسمانین ہے یا زمین مین یہ معلوم نہین - ابوحنیفہ نے کہا جب وہ اللہ تعالیٰ کے آسمان پر ہونیکا منکر ہے تو بلاشبہہ کافر ہے - اور ابو مطیع کے علاوہ اور شخص کے روایت مین ہے کہ جو شخص کہے مین نہین جانتا میرا رب آسمان مین ہے یا زمین مین ہے - بیشک وہ کافر ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے اور اوسکا عرش ساتون آسمانون کے اوپر ہے - سایل نے کہا کہ اگر وہ کہے کہ اللہ عرش پر تو ہے لیکن یہ معلوم نہین کہ عرش آسمان پر ہے یا زمین مین ابوحنیفہ نے کہا کہ وہ کافر ہے اس لئے کہ اللہ کے آسمان مین ہونیکا منکر ہوا اور جو اسکا منکر ہے وہ کافر ہے - کیونکہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین مین ہے - اور بلندی کے جانب سے اوسکو پکارا جاتا ہے نہ پستی کیطرف سے اور ابوحنیفہ نے وصیت مین (جو حنیفون کے یہان مشہور ہے) کہا ہے ہم مقر ہین کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے بغیر اسکے کہ اللہ کو عرش کی کچھہ ضرورت ہو اور اوسکو اوسپر استقرار ہو اور وہی نگہبان ہے عرش اور غیر عرش کا اگر عرش کا محتاج ہوتا تو مخلوق کیطرح عالم کو بنانے اور اوسکی تدبیر کی قدرت نہ رکھتا اور اگر اوسکو عرش پر جلوس و استقرار کی احتیاج ہوتی تو عرش پیدا کرنے کے قبل کس جگہ تہا - لہذا وہ اس سے منزہ اور بلند و برتر ہے - اسکو نقل کیا ہے شیخ علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین - اور بیہقی نے کہا ہے کتاب الاسما والصفات مین کہ خبر دی ہمکو ابوزکریا بن حارث فقیہ نے کہا کہ ہمکو خبر دی ابومحمد بن حیان یعنی حافظ ابوالشیخ نے کہا کہ ہمکو خبر دی احمد بن جعفر بن نصیر نے کہ ہم سے حدیث کی ہے یحییٰ بن یعلی نے کہا سنا مین نے نعیم بن حماد سے وہ کہتے تہے مین نے سنا ہے ابا عصمہ نوح بن ابی مریم سے جو جامع العلوم ہونے کیوجہ سے ملقب بجامع ہے کہ ہم ابوحنیفہ کے پاس تہے اونکی ابتداء شہرت کے ایام مین ایک عورت ترمذ سے آئی جو جہم کے پاس بیٹہا کرتی تہی وہ کوفہ مین داخل ہوی اور اقل درجہ دس ہزار آدمی اس کے گرد مین نے دیکہی وہ وہ لوگون کو اپنی مذہب کی طرف بلاتی تہی کسی نے اوس سے کہا کہ یہان ایک معقولی آدمی ہے جسکو لوگ ابوحنیفہ کہتے ہین وہ عورت ابوحنیفہ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ تم ہی لوگون کو مسائل سکہاتے ہو حالانکہ تم نے اپنا دین ترک کر دیا ہے -

الهك الذی تعبده فسکت عنها ثم مکث عنها سبعة ایام لا یجیبها ثم خرج الینا وقال وضع کتابا
ان الله تبارك وتعالی فی السماء دون الارض فقال له رجل ارایت قول الله عز وجل (وهو
معکم اینما کنتم) قال هو کما تکتب الی الرجل انی معك وانت غائب عنه والمعنی بالسماء فی
حدیث الجاریة السوداء وقول ابی حنیفة الجهة السامیة العالیة فیشمل العرش والسماء
الدنیا اذ ینزل الیها وهو مستو علی العرش بشا وقال اسحق بن ابراهیم قال
ابو حنیفة اتانا من المشرق رایان خبیثان جهم معطل ومقاتل مشبه وقال
محمد بن سماعة عن ابی یوسف عن ابی حنیفة افرط جهم فی النفی حتی قال انه
لیس بشیء وافرط مقاتل فی الاثبات حتی جعل الله تعالی مثل خلقه وقال
الحسین بن اشکاب عن ابی یوسف بخراسان صنفان ما علی الارض ابغض الی منهم المقاتلیة
والجهمیة اثبتها الحفاظ المزی والذهبی والعسقلانی فی التهذیب والتذهیب وتهذیب
التهذیب وقال الذهبی وغیره قصة ابی یوسف صاحب ابی حنیفة مشهورة فی استتابة
بشر المریسی اما انکر ان یکون الله تعالی فوق العرش وانکر الصفات واظهر قول جهم رواها
ابن ابی حاتم وغیره واسند اللالکائی فی کتاب السنة وغیره عن محمد بن الحسن قال اتفق الفقهاء
کلهم من المشرق الی المغرب علی الایمان بالقران والاحادیث التی جاء بها الثقات عن
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فی صفة الرب عز وجل من غیر تشبیه ولا وصف

اور تم جس خدا کی عبادت کرتے ہو وہ کہاں ہے۔ ابوحنیفہ ساکت رہے اور سات روز تک اوسکو جواب نہ دیا پھر ایک کتاب لکھکر ہمارے پاس لائے کہ اللہ تبارک وتعالی آسمان مین ہی زمین مین نہین ہی ایک آدمی نے کہا تمکو معلوم ہے کہ اللہ سبحانہ تعالی فرماتا ہی (وہو معکم اینما کنتم)[ف] ابوحنیفہ نے کہا کہ اسکی ایسی مثال ہو کہ تم کسی کو خط مین لکھو مین تیرے ساتھ ہون اور تم اوس سے دور ہو۔ اور مراد آسمان سے جاریہ سوداکی حدیث مین اور ابوحنیفہ کے مقولہ مین بلندی و بالائی جہت ہی جو شامل ہی عرش اور دنیا کے آسمان کو اسلئے کہ اللہ تعالی دنیا کی آسمان پر نزول فرماتا ہی اور عرش پر اپنی شان سے موجود رہتا ہی۔ اور اسحق بن ابراہیم نے کہا کہ ابوحنیفہ کہتے تہے ہمارے پاس مشرق سے دو اعتقاد خبیث آئی مین ایک جہم معطل[ف] کا اور دوسرا مقاتل مشبہ[ف] کا۔ اور محمد بن ساعد نے بواسطہ ابی یوسف ابی حنیفہ سے روایت کی ہی کہ جہم نے صفات کے انکار مین یہان تک افراط[ف] کی کہ اللہ تعالی کو کہا کہ وہ شئی نہین ہے یعنی شئی کا لفظ اوسکی حق مین مت بولو اور مقاتل نے صفت کے ثابت کرنے مین اتنا غلو[ف] کیا کہ اللہ تعالی کو مثل مخلوق کے ٹہیرا دیا۔ اور حسین بن اشکاب نے ابی یوسف سے روایت کی ہی کہ خراسان مین دو گروہ ہین جنکو مین سب اہل دنیا سے برا سمجہتا ہون۔ مقاتلیہ[ف] اور جہمیہ[ف]۔ اس روایت کو حافظ مزی اور ذہبی اور عسقلانی نے تہذیب اور تذہیب اور تہذیب التہذیب مین ثابت کیا ہے اور ذہبی وغیرہ نے کہا کہ ابوحنیفہ کے شاگرد ابویوسف کا قصہ مشہور ہی بشر مریسی سے توبہ لینے کا جبکہ اللہ کے عرش پر ہونے کا اور صفات کا منکر اور جہم کے قول کا قایل ہوا تہا ابن ابی حاتم وغیرہ نے اس کو روایت کیا ہی۔ اور لالکائی نے کتاب السنۃ وغیرہ مین محمد بن الحسن سے روایت کی ہی کہ مشرق اور مغرب کے تمام علما متفق ہین قرآن اور اون حدیثونپر ایمان لانے مین کہ جنکو معتبر لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ عزوجل کی صفت مین روایت کیا ہی بدون تشبیہ[ف] و توصیف و تفسیر کے۔

ف اللہ کی صفات کو مخلوق کے صفات سے مشابہت دینا اور اپنی عقل سے معنی بیان کرنا

ف وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہین تم ہو۔

ف اللہ کی صفات کا منکر۔

ف اللہ کی صفات کو مخلوق کے صفات سے مشابہت کرنیوالا۔

ف کمی کرنا۔ ف بڑہانا۔ ف مقاتل کے پیرو۔ ف جہم کے پیرو۔

ولا تفسير فمن فسر اليوم شيئا منها وقال بقول جهم فقد خرج عما كان عليه النبي صلى الله عليه وآله وسلم واصحابه وفارق الجماعة فانهم لم يصفوا ولم يفسروا ولكن افتوا بما في الكتاب والسنة ثم سكتوا فمن قال بقول جهم فقد فارق الجماعة لانه وصف الرب بصفة لا شئ قال الحافظ ابو عثمان اسمعيل بن عبد الرحمن الصابوني النيسابوري من اعيان اهل الاثر بخراسان واحد شيوخه البيهقي في جزئه في اصول الدين وقرأت لابي عبد الله بن ابي حفص البخاري وكان شيخ بخارى في عصره بلا مدافعة وابو حفص كان من كبار اصحاب محمد بن الحسن الشيباني قال ابو عبد الله اعني ابن ابي حفص هذا سمعت عبد الله بن عثمان وهو عبدان شيخ مرو يقول سمعت محمد بن الحسن الشيباني يقول قال حماد بن ابي حنيفة قلنا لهؤلاء ارأيتم قول الله عز وجل (وجاء ربك والملك صفا صفا) قالوا اما الملئكة فيجيئون صفا صفا واما الرب تعالى فانا لا ندري ما عنى بذلك ولا ندري كيف جيئته فقلنا لهم انا لم نكلفكم ان تعلموا كيف جيئته ولكنا نكلفكم ان تؤمنوا بجيئه ارأيتم من انكر ان الملك لا يجيئ صفا صفا قالوا كافر مكذب قلنا فكذلك من انكر ان الله لا يجيئ فهو كافر مكذب وعلى هذا كله فما عن بعضهم في ابي حنيفة وابن الحسن انهما جهميان ففي غاية البطلان ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم ولعبد الله بن احمد في الرد على الجهمية وغيره بطرق صحيحة عن عبد الله بن المبارك انه قيل له كيف نعرف ربنا قال بانه تعالى

پس اب جو کوئی کسی صفت کی تفسیر کرکے جہم کا پیرو بنے وہ اوس اعتقاد سے خارج ہی جسپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم تہے اور گروہ سنت وجماعت سے علیحدہ ہی اسلئے کہ انہون نے صفات کی توصیف وتفسیر نہین کی بلکہ کتاب وسنت کے مطابق فتوی دیا اور سکوت اختیار کیا اسلئے جہم کے مقولہ کا قائل جماعت سے علیحدہ ہی کہ وہ اللہ کی وہ صفت بیان کرتا ہی جو صفت اوسی چیز کی ہو جو کچہہ چیز نہین ہی حافظ ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن صابونی نیشاپوری نے (جو خراسان کے بڑے محدث اور بیہقی کے اوستادون مین ہین) اپنی جزو اصول الدین مین لکہا ہے کہ مین نے ابی عبد اللہ بن ابی حفص بخاری کا کلام (جو بالاتفاق اپنے زمانہ مین شہر بخارا کے شیخ تہے اور اونکے پدر ابو حفص محمد بن الحسن شیبانی کے شاگردون مین سے تہے) پڑہا ہے کہ مین نے عبد اللہ بن عثمان ملقب بعبدان شیخ مرو کے شیخ سے سنا ہے کہ مین نے محمد بن الحسن شیبانی سے سنا ہی کہ حماد بن ابی حنیفہ کہتے تہے ہمنے اون لوگون سے کہا کہ تمہارے نزدیک اللہ عزوجل کے قول (وجاء ربک والملک صفا صفا) سے کیا مراد ہے۔ اونہون نے کہا کہ فرشتے صف بصف آئینگے لیکن اللہ سبحانہ تعالی نے اپنے آنے سے کیا مراد لی ہے اور اوسکا آنا کیا ہے اسکو ہم نہین جانتے ہمنے اون سے کہا کہ رب کے آنے کی کیفیت کے اظہار کی ہم تمکو تکلیف نہین دیتے بلکہ صرف اوسکے آنے پر ایمان لانے کو کہتے ہین یہ بتلاؤ کہ جو کوئی فرشتون کے صف بصف آنے کا منکر ہو وہ کون ہے کہا کہ کافر اور قرآن کا جہٹلانے والا ہی۔ ہمنے کہا کہ اسیطرح اللہ کے آنے کا منکر بہی کافر اور جہٹلانے والا ہی۔ ابو حنیفہ اور محمد بن الحسن سے یہ عقائد ثابت ہو لینے کے بعد بعض لوگونکا یہ مقولہ کہ وہ دونون جہمی تہے نہایت لغو ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اور عبد اللہ بن احمد وغیرہ نے جہمیہ کے رد مین صحیح طریقون سے عبد اللہ بن مبارک سے روایت کی ہے اون سے کسی نے کہا کہ ہم اپنے رب کو کسطرح پہچانین کہا اسطرح کہ وہ۔

فوق سمواته على عرشه بائن من خلقه ولا نقول كما تقول الجهمية انه ههنا فى الارض وله

ان رجلا قال لابن المبارك يا ابا عبد الرحمن قد خفت من كثرة ما ادعوا على الجهمية قال

لا تخف انهم يزعمون ان الهك الذى فى السماء ليس بشئ قال الصابونى قال ابو عبد الله

ابن ابى حفص البخارى ايضا فى كتابه ذكرا براهيم بن الاشعث قال سمعت الفضيل بن

عياض يقول اذا قال لك الجهمى انا لا اؤمن برب يزول عن مكانه فقل انت انا اؤمن برب

يفعل ما يشاء انتهى وقول الفضيل ذكره ابو عبد الله ابن اسمعيل البخارى فى الرد على الجهمية

ايضا وكانه عن فضيل خالد صاحبه اسحق بن راهويه فقال ردا على ابن ابى صالح الجهمى

قيله رواه البيهقى فى الاسماء والصفات بسند صحيح وروى ابن ابى حاتم ثنا على بن الحسن

بن يزيد السلمى ان هشام بن عبد الله الرازى صاحب محمد بن الحسن حبس رجلا فى التجهم

فتاب فجيئ به الى هشام ليمتحنه فقال له اتشهد ان الله عز وجل على عرشه بائن من خلقه

فقال اشهد ان الله على عرشه ولكن لا ادرى ما بائن من خلقه فقال ردوه الى الحبس فانه لم يتب

وقال علامة الحنفية الحافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة الطحاوى فى بيان عقيدة اهل

السنة والجماعة على مذهب فقهاء الملة ابى حنيفة وابى يوسف ومحمد بن الحسن ومن لم يتوق

النفى والتشبيه زل ولم يصب التنزيه الى ان قال والعرش والكرسى حق كما بين فى كتابه وهو

مستغن عن العرش وما دونه محيط بكل شئ وفوقه (قلت) هذا كما لا يخفى على

آسمانون کے اوپر اپنے عرش پر ہے اپنے خلق سے جدا ہی اور جہمیون کے طرح ہم نہین کہتے کہ وہ یہان زمین مین ہے اور وہی یہ بہی روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے ابن المبارک سے کہا اے ابو عبدالرحمن مجہکو جہمیہ پر زیادہ بددعا کرنے سے خوف معلوم ہوتا ہی اونہون نے کہا کہ کچہہ خوف نہ کر اسلئے کہ وہ گمان کرتے ہین کہ تمہارا معبود جو آسمان پر ہے وہ شئے نہین ہے یعنی اوسکے حق مین شئے کا لفظ مت بولو کہ شئے کا لفظ مخلوق کے حق مین بولا جاتا ہے - صابونی کہتے ہین کہ ابوعبداللہ بن ابی حفص بخاری نے اپنی کتاب مین یہ بہی کہا ہی کہ ابراہیم بن الاشعث نے ذکر کیا ہے کہ مین نے سُنا ہی فضیل بن عیاض سے وہ فرماتے تہو کہ جب جہمی تجہہ سے کہے کہ مین ایسے رب پر ایمان نہین لاتا جو اپنی جگہ سے سرک جاتا ہی تو کہہ کہ مین ایمان لاتا ہون ایسے رب پر کہ کرتا ہے جو چاہتا ہی - انتہی اور فضیل کا قول ابوعبداللہ اسمعیل بخاری نے بہی جہمیہ کے رد مین ذکر کیا ہی اور گویا کہ فضیل سے اونکے شاگرد اسحق بن راہویہ نے یہ مقولہ لیکر علی بن ابی صالح جہمی کی قول کی تردید مین بیان کیا ہی اسکو بیہقی نے بسند صحیح الاسماء والصفات مین روایت کیا ہی اور ابن ابی حاتم روایت کرتے ہین کہ بیان کیا ہم سے علی بن حسن بن یزید سلمی نے کہ ہشام بن عبداللہ رازی شاگرد محمد بن حسن شیبانی نے ایک شخص کو جہمی ہونے کیوجہ سے قید کیا وہ تائب ہوا اور امتحان کیلئے ہشام کے پاس لایا گیا ہشام نے اوس سے کہا تو اعتقاد رکہتا ہے کہ اللہ تعالی عرش پر ہے اپنی مخلوق سے جدا ہے اوس نے کہا مین معتقد ہون کہ اللہ اپنے عرش پر ہی لیکن یہ معلوم نہین کہ مخلوق سے جدا ہونا کیا ہے ہشام نے کہا کہ اسکو پہر قید مین لیجاؤ یہ تائب نہین ہوا ہے - اور عمدۂ علمائے حنفیہ حافظ ابوجعفر طحاوی نے بیان عقیدہ اہل سنت وجماعت موافق مذہب فقہاء ملت ابی حنیفہ وابی یوسف ومحمد بن الحسن مین لکہا ہے کہ جو کوئی نفی اور تشبیہ سے نہین بچا اوسکو لغزش ہوئی اور تنزیہ کو نہین پہونچا پہر کہا طحاوی نے کہ عرش اور کرسی حق ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے اور وہ بے پروا ہے عرش اور اوس چیز سے جو عرش کے نیچے ہے اور وہ ہر شئے کو محیط ہی اور اوسکے اوپر ہے **مین کہتا ہون** کہ ہوشیار سمجہدار پر مخفی نہین ہے -

المتبصر المتدبر ناظرا بما فيما ذكرنا من الجمع بين الامرين فافهم ولا تتوهم والله اعلم

ولابي الشيخ الاصبهاني والبيهقي عن يحيى بن يحيى قال كنا عند مالك بن انس فجاء رجل

فقال يا ابا عبدالله الرحمن على العرش استوى كيف استواءه فاطرق مالك راسه حتى علاه الرحضاء

ثم قال الاستواء غير مجهول والكيف غير معقول والايمان به واجب والسؤال عنه بدعة وما

اراك الا مبتدعا ثم امر به ان يخرج ولابي القاسم اللالكائي عن جعفر بن عبدالله قال جاء

رجل الى مالك فذكر نحو هذه القصة وللبيهقي بسند صحيح عن عبدالله بن وهب قال كنا

عند مالك بن انس فدخل رجل فقال يا ابا عبدالله الرحمن على العرش استوى كيف استواءه

فاطرق مالك واخذته الرحضاء ثم رفع راسه فقال الرحمن على العرش استوى كما

وصف نفسه ولا يقال له كيف وكيف عنه مرفوع وانت رجل سوء صاحب بدعة اخرجوه

قال فاخرج الرجل وما روى يحيى وجعفر عن مالك كانه اخذه عن شيخه ربيعة بن

ابي عبدالرحمن المعروف بالرأى فاخرج الخلال واللالكائي بسند كله ائمة من طريق سفيان

بن عيينة والبيهقي في الاسماء والصفات من طريق عبدالله بن صالح بن مسلم قال لاسئل

ربيعة بن ابي عبدالرحمن عن قوله تعالى استوى على العرش كيف استوى قال الاستواء غير

مجهول والكيف غير معقول ومن الله الرسالة وعلى الرسول البلاغ وعلينا التصديق

وكان ربيعة بلغه نحو ذلك عن ام المؤمنين ام سلمة فاخرج ابن منده وابن مردويه

کہ یہ مقولہ دلیل صریح ہے ہمارے بیان جمع بین الامرین پر سمجہو اور شک مت کرو واللہ اعلم۔ ابو الشیخ اصبہانی
اور بیہقی نے یحیی بن یحیی سے روایت کی ہی کہ ہم مالک بن انس کے پاس تہے کہ ایک شخص نے آکر کہا
اللہ عرش پر بیٹہا ہے کسطرح بیٹہا ہے ۔ مالک نے اپنا سر جہکا لیا اور اونکو پسینہ آگیا پہر کہا کہ استواء معلوم
ہے لیکن اوسکی کیفیت سمجہ سے باہر ہے اور اوس پر ایمان لانا واجب اور اوسکا پوچہنا بدعت
ہے اور میرے نزدیک بلاشک تو بدعتی ہے پہر اوسکے نکالدینے کا حکم دیا اور ابو القاسم لالکائی
نے جعفر بن عبد اللہ سے روایت کی ہی کہ ایک شخص مالک کے پاس آیا اور اسیکی مانند ذکر
کیا اور بیہقی نے بسند صحیح عبد اللہ بن وہب سے روایت کی ہی کہ ہم مالک کے پاس تہے ایک شخص نے
آکر کہا اے ابو عبد اللہ! اللہ عرش پر بیٹہا ہے۔ کس طرح بیٹہا ہے۔ مالک نے سر جہکا لیا اور اونکو
پسینہ آگیا پہر اپنا سر اوٹہا کر کہا کہ رحمٰن عرش پر بیٹہا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لیکن یہ
نہین کہہ سکتے کہ کس طرح بیٹہا ہے اوسکی شان اس سے ارفع ہے کہ کوئی کہے کیونکر ہے
اور تو برا آدمی اور بدعتی ہے پہر اوسکو نکلوا دیا اور یحیی اور جعفر نے یہ جو مالک سے روایت کیا ہی
گویا کہ مالک نے اپنے شیخ ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن المعروف بالراے سے اسکو سیکہا ہے چنانچہ خلال
اور لالکائی نے ایسی سند سے کہ جسمین سب آئمہ ہین سفیان بن عیینہ کے طریق سے اور بیہقی نے
الاسماء والصفات مین عبد اللہ بن صالح ابن مسلم کے طریق سے روایت کیا ہے کہ
ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن سے کسی نے اللہ تعالی کے قول (استوی علی العرش) کا مطلب پوچہا کہ
کس طرح بیٹہا ہے ربیعہ نے کہا کہ بیٹہنا معلوم ہے لیکن اوسکی کیفیت سمجہ سے باہر ہے اور اللہ تعالی
نے پیغام بہیجا اور رسول کا کام تہا پیغام پہونچا دینا اور ہمپر لازم ہے اوسکا تصدیق کرنا ہے
اور گویا کہ ربیعہ کو اسے کے مانند ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پہونچا ہے ابن مندہ
اور ابن مردویہ ۔

واللالكائي باسانيد صحيحة عن محمد بن اشرس الكوفي وابي كنانة الكوفي ثنا ابو المغيرة
النضر بن اسمعيل الحنفي ثنا قرة بن خالد عن الحسن عن امه عن ام سلمة زوج النبي
صلى الله عليه وآله وسلم انها قالت الاستواء غير مجهول والكيف غير معقول
والاقرار به ايمان والجحود به كفر ولعبد الله بن احمد في الرد على الجهمية عن
ابيه عن شريح بن النعمان عن عبد الله بن نافع الصائغ صاحب مالك وخصيصه
قال سمعت مالك بن انس يقول الله في السماء وعلمه في كل مكان قال الذهبي هذا
ثابت عن مالك وروى الحافظ عبد الغني المقدسي وشيخ الاسلام ابو الحسن
علي الهكاري وغيرهما في جمعهم عقيدة الشافعي قال القول في السنة التي انا عليها
ورأيت اهل الحديث عليها الذين رأيتهم مثل سفيان ومالك وغيرهما الاقرار
بشهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وذكر اشياء ثم قال وان الله فوق
عرشه على سمائه يقرب من خلقه كيف يشاء وينزل الى سماء الدنيا كيف يشاء وذكر
سائر الاعتقاد وروى المقدسي والهكاري عن الحسن بن هشام البلدوي قال هذه
وصية محمد بن ادريس الشافعي اوصى ان يشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له
وذكر الوصية الى ان قال فيها والقرآن كلام الله غير مخلوق وان الله تعالى يرى في
الآخرة عيانا ينظر اليه المؤمنون ويسمعون كلامه وانه تعالى فوق العرش وذكر

الشافعي ومن نعم

اورلالکائی نے باسانید صحیحہ محمد بن اشرس کوفی وابوکنانہ کوفی سے روایت کیا ہے کہ ہم سے ابومغیرہ نضر بن اسمٰعیل حنفی نے بیان کیا کہ ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا وہ حسن بصری سے اونہون نے اپنے والدہ سے اونہون نے اُمّ سلمہ زوجہ مطہرہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ استواء معلوم ہے اوراوسکی کیفیت سمجہ سے باہر ہے اوراوسکا اقرار ایمان اورانکار کفر وطغیان ہے اور عبداللہ بن احمد نے جہمیہ کے رد مین اپنے والد سے اونہون نے شریح بن النعمان سے اونہون نے عبداللہ بن نافع صائغ مالک کے مخصوص شاگرد سے روایت کیا ہے کہ مین نے مالک بن انس سے سنا کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ آسمان مین ہے اور اوسکا علم ہر مکان مین ہے۔ ذہبی کہتے ہین کہ مالک سے یہ ثابت ہو۔ اور حافظ عبدالغنی مقدسی اور شیخ الاسلام ابوالحسن علی ہکاری وغیرہما نے اپنے مولفہ عقیدہ شافعی مین روایت کیا ہے کہ امام شافعی نے فرمایا جس طریقہ پر مین ہون اور وہ اہل حدیث جنکو مین نے دیکہا ہے اونکو اوسپر دیکہا ہے مثل سفیان اور مالک وغیرہما کے وہ اقرار کرنا اور شہادت دینا ہے اسپر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین ہے اور محمد اللہ کے رسول یعنے پیغام پہونچانے والے ہین۔ پھر اور باتونکے ذکر کے بعد یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمان مین اپنے عرش کے اوپر ہے جسطرح چاہتا ہے اپنی مخلوق سے قریب ہوتا ہے اور دنیا کے آسمان کے طرف نزول فرماتا ہے جسطرح چاہتا ہے۔ پہر تمام عقائد کو ذکر کیا۔ اور مقدسی وہکاری نے حسن بن ہشام بدوی سے روایت کیا ہے کہ محمد بن ادریس شافعی کی یہ وصیت ہو کہ گواہی دیوے کہ کوئی معبود نہین ہے اللہ وحدہ لاشریک لہ کے سوا اور وصیت کا ذکر کیا یہان تک کہ کہا قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین ہے اور اللہ تعالےٰ آخرت مین خوب ظاہر دکہائی دیگا اہل ایمان اوسکو دیکہین گے اور اوسکا کلام پاک سنین گے۔ اور اللہ تعالےٰ عرش کے اوپر ہے پھر ذکر کیا۔

سائر الوصية وروى الحافظ عبد الرحمن بن ابى حاتم فالقاضى الشهيد ابو الحسين محمد بن القاضى ابى يعلى محمد بن الفراء الحنبلى فى طبقات الحنابلة والحافظ ابو موسى المدنى فالحافظ عبد الغنى المقدسى فى اعتقاد الشافعى عن يونس بن عبد الاعلى المصرى قال سمعت اباعبد الله محمد بن ادريس الشافعى يقول وقد سئل عن صفات الله عز وجل وما ينبغى ان يؤمن به فقال الله تبارك وتعالى اسماء وصفات جاء بها كتابه واخبر بها نبيه صلى الله عليه وآله وسلم امته لا يسع احدا من خلق الله قامت عليه الحجة الا الايمان بها اذ القران نزل به وصح عنه بقول النبى صلى الله عليه وآله وسلم فيما روى عنه العدل فان خالف ذلك بعد ثبوت الحجة عليه فهو بالله كافر فاما قبل ثبوت الحجة عليه من جهة الخبر فمعذور بالجهل لان علم ذلك لا يدرك بالعقل ولا بالروية وبالفكر ونحو ذلك اخبار الله سبحانه ايانا انه سميع بصير وان له يدين بقوله سبحانه بل يداه مبسوطتان وان له يمينا بقوله سبحانه والسموات مطويات بيمينه وان له وجها بقوله تعالى كل شئ هالك الا وجهه وقوله عز وجل ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام وان له قدما بقوله صلى الله عليه وآله وسلم حتى يضع الجبار فيها قدمه يعنى فى جهنم وانه يضحك من عبده المؤمن بقوله صلى الله عليه وآله وسلم للذى قتل فى سبيل الله انه لقى الله وهو يضحك اليه وانه يهبط

تمام وصیت کو اور حافظ عبدالرحمن بن ابی حاتم پھر قاضی شہید ابوحسین محمد بن قاضی ابو یعلی محمد بن فراء حنبلی نے
طبقات حنابلہ مین اور حافظ ابو موسی مدنی پھر حافظ عبدالغنی مقدسی نے اعتقاد شافعی مین یونس بن عبد
الأعلی مصری سے نقل کیا ہے کہ مین نے سنا ہے ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی سے وہ کہتے تھے جب کسی نے
اونسے اللہ کی صفتون اور اوس اعتقاد سے کہ جسپر ایمان لانا ضرور ہے پوچھا تھا کہ اللہ تبارک تعالیٰ کے لئے
ایسے اسما و صفات ہین جنکو اللہ سبحانہ تعالےٰ نے اپنی کتاب مین بیان کیا ہے۔ اور جنکی اوسکی نبی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو خبر دی ہے اللہ کی مخلوق مین سے کسی کو مجال اور وسعت نہین کہ اونپر ایمان
نہ لائے۔جب اوسکے پاس حجۃ پہونچہ چکی ہو قرآن اور حدیث سے اسلئے کہ قرآن اوس اعتقاد کو لایا ہے
اور اوس آدمی کے نزدیک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے ثابت ہو چکا ہے بسبب روایت کرنے
عادل ضابط لوگون کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لہذا بعد ثابت ہونے حجۃ کے اگر وہ شخص اس عقیدہ کے
خلاف کرے تو اللہ کا منکر ہے۔ ہان حجۃ ثابت ہونے سے پہلے جبتک کہ اس عقیدہ کی اوسکو خبر نہ پہونچی ہو معذور
ہے معلوم نہونے کے وجہ سے اسلئے کہ اس عقیدہ کا علم نظر و فکر و عقل وغیرہ سے حاصل نہین ہو سکتا ہے اور اسکی
مثال یہ بہی کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ہمکو خبر دی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور اللہ کے
لئے دو ہاتہہ ہین جیسا کہ اللہ سبحانہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے دونون ہاتہہ کشادہ ہین۔ اور اللہ کے لئے
دہنا ہاتہہ بہی ہے جیسا اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آسمانون کو اکہٹا کرکے قیامت مین اپنی دہنی ہاتہہ مین
لیگا۔ اور اللہ کے لئے چہرہ بھی ہے اسلئے کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے ہر شئی ہلاک ہوگی بجز اوسکی چہرہ[1] کے
اور یہ بہی فرمایا ہے کہ ای محمدؐ تیری رب صاحب عظمت وکرامت کا چہرہ باقی رہیگا۔ اور اللہ کیلئے پانو بہی ہے
جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے (کہ جب دوزخ کہیگی میرا پیٹ نہین بھرا ہے مجھہ مین اور
دوزخی ڈالو) اوسوقت اللہ سبحانہ تعالےٰ دوزخ مین اپنے پیر کو رکھیگا (دوزخ کہیگی بس بس میرا پیٹ بہر چکا)
اور اللہ ہنستا ہے اپنے بندے مومن سے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو
اللہ کے راستہ مین قتل کیا جاتا ہے وہ اللہ سے ملتا ہے اس حال مین کہ اللہ اوسکے طرف ہنستا ہے

---

[1] یعنے اللہ تعالیٰ خود بذات خود باقی رہیگا ۱۲

كل ليلة الى السماء الدنيا لخبر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بذلك وانه ليس
باعور لقول النبى صلى الله عليه وآله وسلم اذ ذكر الدجال قال انه اعور وان ربكم
ليس باعور وان المؤمنين يرون ربهم يوم القيامة بابصارهم كما يرون القمر ليلة
البدر وان لله تعالى اصبعا بقوله صلى الله عليه وآله وسلم ما من قلب الا
وهو بين اصبعين من اصابع الرحمن عز وجل فان هذه المعانى التى وصف الله
تعالى بها نفسه ووصفه بها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مما لا يدرك
حقيقة ذلك بالفكر والروية ولا يكفر بالجهل بها احد الا بانتهاء الخبر اليه
بها فان كان الوارد بذلك يقوم فى الفهم مقام المشاهدة فى السماع وجب
الدينونة على سامعها بحقيقته والشهادة عليه كما عاين وسمع من
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ونحن نثبت هذه الصفات وننفى
التشبيه كما نفى ذلك عن نفسه تعالى ذكره فقال ليس كمثله شئ وهو السميع
البصير انتهى وروى السلفى فالذهبى عن على بن عبد الله الحلوانى قصة
حاصلها انه واصحابه كتبوا الى المزنى يسألونه ويستعلمون منه فكتب اليهم
الجواب وفيه فى حق الله الحق تعالى السميع البصير العليم الخبير المنيع الرفيع
عال على العرش بائن من خلقه وروى اللالكائى عن المروزى قال قلت لابى

اور آسمان دنیا پر اوترتا ہے جیساکہ خبر دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۔ اور اللہ کانا نہین ہے جیساکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت ذکر کیا تہا دجال کا کہ کانا ہے ۔ اور تمہارا رب کانا نہین ہے ۔ اور مسلمان قیامت مین اپنے رب کو اپنے انکہونسے دیکہینگے جیساکہ چودہوین رات کے چاند کو دیکہتے ہین (کہ کسی قسم کا شک وشبہ اوسکے دیکہنے مین نہین ہوتا ہے اسیطرح خدا کے دیکہنے مین بہی شک وشبہ نہین ہوگا) اور اللہ کے لئے انگلی بہی ہے جیساکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی دل نہین مگر وہ اللہ عزّوجل کے انگلیون مین سے دو انگلیون کے اندر ہے یہ تمام صفتین کہ جنکو اللہ عزّوجل نے اپنی ذات پاک کیلئے بیان فرمایا ہے اور اوسکے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے ساتہہ اوسکو موصوف کیا ہے از آن قبیل ہین کہ اونکی حقیقت نظر وفکر سے دریافت نہین ہوسکتی اور نہ اونکے نہ جاننے سے کوئی کافر بنتا ہے مگر بعد خبردار ہونے کے اگر یہ خبر قائم مقام مشاہدہ اور معائنہ کی ہو تو سننے والے پر ان صفات کو حق جاننا اور اوسپر گواہی دینا واجب ہوجاتا ہے جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا یا دیکہا ۔ اور ہم ان صفات کو ثابت کرتے ہین اور اللہ کو کسی مخلوق کے مشابہ نہین کہتے ہین جسطرح خود اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کیلئے کہا ہے کہ اوسکی مثل کوئی چیز نہین ہے اور وہ سننے والا دیکہنے والا ہے ۔ سلفی اور پھر ذہبی نے علی بن عبداللہ حلوانی سے ایک قصہ روایت کیا ہے جسکا ماحصل یہ ہے کہ علی بن عبداللہ اور اونکی ساتھیون نے مزنی (تلمیذ خاص شافعی) کے پاس پوچہنے اور معلوم کرنے کیلئے لکہا اوسکے جواب مین اللہ جل شانہ کی تعریف مین مزنی نے یہ تحریر کیا کہ وہ سننے والا ہے دیکہنے والا ہے جاننے والا ہے خبر رکہنے والا ہے بلند ہے اونچا ہے عرش پر اپنی مخلوق سے جدا ہے ۔ اور لالکائی نے مروزی سے روایت کیا ہے کہ مین نے ۔

عبداللہ احمد ابن حنبل ما معنی قوله وهو معکم ما یکون من نجوی ثلثة الا هو
رابعهم قال علمه محیط بالکل وربنا علی العرش بلا حد وصفة وروی الخلال عن
یوسف بن موسی القطان قیل لابی عبداللہ احمد ابن حنبل اللہ فوق السماء السابعة
علی عرشه بائن من خلقه وعلمه وقدرته بکل مکان قال نعم وروی القاضی
ابو الحسین محمد ابن الفراء الحنبلی فی طبقات الحنابلة فی ترجمة ابی العباس احمد بن
جعفر الفارسی الاصطخری بسنده عنه قال قال ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل
هذه مذاهب اهل العلم واصحاب الاثر واهل السنة المتمسکین بعروقها
المعروفین بها المقتدی بهم فیها من لدن النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم
الی یومنا هذا ادرکت من ادرکت من علماء اهل الحجاز والشام وغیرهم علیها فمن
خالف شیئا من هذه المذاهب او طعن فیها او عاب قائلها فهو مخالف
مبتدع خارج عن الجماعة زائل عن منهج السنة وسبیل الحق ثم ساقها بطولها
وفیها وخلق سبع سموات بعضها فوق بعض وسبع ارضین بعضها فوق
بعض وبین الارض العلیا والسماء الدنیا خمسمأة عام وبین کل سماء الی
سماء مسیرة خمسمأة عام والماء فوق السماء العلیا السابعة وعرش الرحمن
عز وجل فوق الماء واللہ عز وجل علی العرش والکرسی موضع قدمیه وهو یعلم

ابی عبداللہ احمد بن حنبل سے اللہ تعالیٰ کے قول (وهو معكم۔ ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم) کے معنی دریافت کئے احمد نے کہا کہ اوسکا علم سبکو محیط ہے اور ہمارا رب عرش پر ہے بدون کسی حد اور صفت کے۔ اور خلال نے یوسف بن موسی القطان سے روایت کیا ہے کہ ابی عبداللہ احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کیا اللہ ساتوین آسمان پر اپنے عرش کے اوپر اپنے مخلوق سے جدا ہے اور اوسکا علم و قدرت ہر مکان مین ہے۔ احمد نے کہا ہان ایسا ہی ہے۔ اور قاضی ابو الحسین محمد بن الفراء حنبلی نے حنبلیونکے طبقات مین ابی العباس احمد بن جعفر فارسی اصطخری کے ترجمہ مین بسند خود اونسے روایت کیا ہی کہ کہا ابو عبداللہ احمد بن حنبل نے یہ مذہب ہین اون علماء و محدثین متبعین سنت کے کہ جنہون نے سنت کو مضبوط پکڑا ہے اور اس صفت مین مشہور و پیشوا ہین عہد مبارک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وقت تک اسلئے کہ مین نے مکہ اور مدینہ اور شام وغیرہ کے علماء کو اسی طریقہ پر پایا ہے لہذا جو کوئی ان مذہبون مین سے کسی بات کا مخالف ہو یا اون پر طعن کرے یا اونکی متبع کو عیب لگائے وہ مخالف بدعتی جماعت سے خارج و طریق سنت و راہ حق سے دور ہے۔ پھر اس تمام مطول روایت کو بیان کیا۔ اس مین یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان بنائے اسطرح کہ ایک کے اوپر دوسرا ہے اور اسطرح سات زمینونکو پیدا کیا کہ ایک کے اوپر ایک ہی اور اوپر والے زمین سے دنیا کے آسمان تک پانسو سال کی راہ ہے اور ہر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو سال کی راہ ہی اور پانی اوپر والے ساتوین آسمانکے اوپر ہے اور رحمن عزوجل کا عرش پانی کے اوپر ہی اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور کرسی اوسکے دونون پیرونکے جگہ ہے اور وہ جانتا ہے۔

وہ تمہارے ساتھ ہے ۱۲۔ کوئی سرگوشی تین آدمیون مین نہین ہوتی مگر اللہ تعالےٰ اونکا چوتھا ہوتا ہے ۱۲

ما فی السموات والارضین السبع وما بینهما وما تحت الثری وما فی قعر
البحار الی قوله ویعلم کل شیئ لا یخفی علیه من ذلك شیئ وهو علی العرش فوق
السماء السابعۃ ودونه حجب من نار ونور وظلمة وما هو اعلم بها الی اخرما اهنا
واقواله فیه کثیرۃ جداً وللخلال فی السنۃ عن حرب بن اسمعیل قال قلت اسحٰق
لاسحٰق بن راهویه فی قول الله تعالی ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم کیف
تقول فیه قال حیث ما کنت فیه فهو اقرب الیك من حبل الورید وهو بائن
من خلقه ثم ذکر عن ابن المبارك هو علی عرشه بائن من خلقه ثم قال واعلی شیئ الاوزاعی
من ذلك واثبته قوله تعالی الرحمٰن علی العرش استوی وللبیهقی بسند صحیح عن
الاوزاعی امام اهل الشام قال کنا والتابعون متوافرون نقول ان الله فوق عرشه
ونؤمن بما وردت به السنۃ من صفاته وقال شیخ الاشاعرۃ ابو الحسن علی الاشعری الاشعری
فی کتابه الابانة عن اصول الدیانة باب ذکر الاستواء علی العرش ان قال قائل
ما تقولون فی الاستواء قیل له نقول ان الله عزوجل مستوٍ علی عرشه کما قال
الرحمٰن علی العرش استوی وقد قال الله عزوجل الیه یصعد الکلم الطیب وقال
بل رفعه الله الیه وقد قال عزوجل یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج
الیه وقال حکایة عن فرعون یا هامان ابن لی صرحاً لعلی ابلغ الاسباب اسباب

جو کچھ ساتون آسمان وزمین اور اونکی درمیان مین ہے اور جو کچھ تحت[1] الثری مین اور دریاؤن کے تہ مین ہو۔ (احمد بن حنبل کے) اس مقولہ تک کہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے اوسپر کچھ چھپا نہین رہتا اور وہ عرش پر ساتوین آسمانکے اوپر ہے اور اوس سے وری آگ اور نور اور اندہیری کے پردے ہین اور وہ کچھ ہے جسکو وہ خوب جانتا ہی اختتام بیان تک۔ اور احمد بن حنبل کے اقوال اس بارہ مین نہایت کثرت سے ہین اور خلاّل نے حرب بن اسمٰعیل سے کتاب السنہ مین روایت کیا ہے کہ مین نے اسحٰق بن راہویہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے قول (ما یکون[2] من نجوی ثلثة الا ہو رابعہم) مین۔ کیا کہتے ہو۔ کہا جس جگہ تو ہو وہ تیری شاہ رگ سے قریب تر ہے اور وہ اپنی مخلوق سے جدا ہے۔ پھر اسحٰق نے ابن المبارک سے نقل کیا کہ اللہ تعالےٰ اپنے عرش پر ہے۔ اپنے مخلوق سے جدا ہے۔ پھر کہا کہ اعلیٰ ترین وبہترین ثبوت اسکا اللہ تعالیٰ کا قول (الرحمٰن[3] علی العرش استویٰ) ہے۔ اور بیہقی نے بسند صحیح اوزاعی امام اہل شام سے روایت کیا ہے کہ ہم کہتے تھے اسوقت مین کہ تابعین بکثرت موجود تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے اور اللہ کے اون صفات پر ہم ایمان رکھتے ہین کہ جو احادیث نبویہ مین وارد ہین۔

اور شیخ الاشاعرہ ابو الحسن علے اشعری نے اپنی۔ کتاب الابانہ عن اصول الدیانہ کے (جو عقائد مین ہے) باب الاستواء علی العرش مین کہا ہے اگر کوئی پوچھے استوار مین تم کیا کہتے ہو۔ اوس سے کہا جائیگا کہ ہم کہتے ہین کہ اللہ عزّ وجل اپنے عرش پر بیٹھا ہے جیسا کہ خود فرماتا ہے (الرحمٰن علی العرش استویٰ) اور فرماتا ہے (الیه[4] یصعد الکلم الطیب) اور عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر مین فرمایا (بل[5] رفعه الله الیه) اور فرمایا کہ وہ تدبیر سے اوتارتا ہے کام آسمان سے زمین تک۔ پھر وہ اوسیکے طرف چڑہ جاتا ہے اور فرعون کا یہ مقولہ حکایت کیا۔ ای ہامان میرے لئے ایک ایسا محل بنا کہ آسمانونکے راستون پر پہونچکر۔

---

[1] تمام زمینون کے نیچے ۱۲ [2] کوئی سرگوشی تین مین نہین ہوتی مگر اللہ تعالےٰ اونکا چوتھا ہوتا ہی ۱۲ [3] رحمٰن عرش پر بیٹھا ۱۲ [4] اللہ کے طرف چڑہتی ہین پاک کلمے ۱۲ [5] بلکہ اللہ تعالیٰ نے اونکو اپنے طرف اوٹھا لیا ۱۲

السموات فاطلع الی الٰہ موسیٰ وانی لاظنہ کاذباً کذب موسیٰ علیہ السلام
فی قولہ ان اللّٰہ عزوجل فوق السموات۔ وقال عزوجل ءامنتم من فی السماء
ان یخسف بکم الارض فالسموات فوقہا العرش فلما کان العرش فوق السموات
قال عزوجل ءامنتم من فی السماء لانہ مستوٍ علی العرش التی فوق السموات وکل
ماعلا فھو سماء فالعرش اعلی السموات ولیس اذا قال ءامنتم من فی السماء
یعنی جمیع السموات وانما اراد العرش الذی ھو اعلی السموات الاتری ان اللّٰہ
عزوجل ذکر السموات فقال وجعل القمر فیھن نورا ولم یرد ان القمر یملأھن
جمیعا وانہ فیھن جمیعا ورأینا المسلمین جمیعا یرفعون ایدیھم اذا دعوا نحو
السماء لان اللّٰہ عزوجل مُستوٍ علی العرش الذی ھو فوق السموات فلولا ان اللّٰہ
عزوجل علی العرش لم یرفعوا ایدیھم نحو العرش کما لا یحطونھا اذا دعوا الی الارض
الی اٰخر ما ذکر فی تحقیق الامر والرد علی من انکر و قال شیخ الاسلام ابوعبداللّٰہ
محمد بن خفیف الشیرازی المحدث الفقیہ الشافعی الصوفی فی عقیدۃ الصوفیۃ و
یعتقد انہ علی عرشہ استوی وانہ ینزل الی السماء الدنیا عند الاسحار بمعنی الصفۃ
لا بمعنی الامثال وانہ خلق اٰدم لا بید قدرتہ بل بید صفتہ وھکذا جمیع الاخبار
الصحیحۃ التی رویت فی الصفات یعتقد ایمانا وتسلیما لا مقایسۃً ولا مقایسۃً

ظ الذی

شیخ الاسلام ابن خفیف الصوفی

موسیٰ کے معبود کے طرف جھانکوں اور میں اوسکو گمان کرتا ہون کہ وہ جھوٹا ہے۔ فرعون موسیٰ علیہ السلام کے اس بیان کو جھٹلاتا تھا کہ اللہ عزّ وجل آسمانون کے اوپر ہے۔ اور اللہ عزّ وجل نے فرمایا کیا تم بے خوف ہو گئے ہو اوس ذات پاک سے جو آسمان مین ہے اس سے کہ تمکو زمین مین دھنسا دیوے۔ کیونکہ وہ عرش پر بیٹھا ہے اور عرش آسمانون کے اوپر ہے جب عرش آسمانون کے اوپر ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کیا تم بے خوف ہو گئے اوس سے جو آسمان مین ہے۔ اور (محاورہ عرب مین) ہر بلند چیز آسمان ہے اسلئے عرش اعلیٰ ترین سمٰوات ہے اور (أأمنتم من في السماء) کے کہنے سے تمام آسمان مراد نہین ہین بلکہ عرش جو سب آسمانون سے بلند ہے وہ مراد ہے۔ دیکھو اللہ عزّ وجل نے آسمانون کے ذکر مین فرمایا اور چاند کو اون مین نور بنایا۔ اس سے یہ مقصود نہین کہ چاند نے تمام آسمانونکو بھر رکھا ہے اور وہ اون سب مین ہے۔ اور ہم کل مسلمانون کو دعا کے وقت آسمانکے طرف ہاتھ اوٹھاتے ہوئے دیکھتے ہین اسی لئے کہ اللہ عزّ وجل عرش پر بیٹھا ہے جو آسمانون کے اوپر ہے اگر وہ عرش پر نہوتا تو عرش کیطرف مسلمان اپنے ہاتھ نہ اوٹھاتے جسطرح کہ زمین کے جانب دعا کے وقت ہاتھ نہین جھکاتے اس امر کی تحقیق اور اوسکے منکرین کی تردید کے آخر بیان تک۔

اور کہا شیخ الاسلام ابو عبداللہ محمد بن خفیف شیرازی محدث فقیہ شافعی صوفی نے صوفیہ کے عقیدہ مین اور یہ اعتقاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر بیٹھا ہے اور وہ دنیا کے آسمان کیطرف سحر[۱] کے اوقات مین نزول فرماتا ہے باعتبار صفت کی نہ باعتبار جسم کے اور اوس نے آدم کو اپنے صفت کے ہاتھ سے بنایا ہے یہ معنی نہین کہ قدرت سے بنایا اور اسیطرح تمام روایات صحیحہ پر جو اللہ تعالیٰ کے صفات کے بیان مین وارد ہین اعتقاد کرکے ایمان لائے اور تسلیم کرے قیاس وعقل کو دخل نہ دے۔

---

[۱] رات کا آخر حصہ ۱۲

هذا وقد افرد جمع من حفاظ المحدثين وايقاظ المحققين تواليف لهذا فلا حاجة بنا الى الاطالة ههنا (**تنبيه**) فى فتح البارى عن ابى طاهر محمد بن عبد الرحمن المخلص الذهبى صاحب كتاب العلم من طريق عبد الله بن شريك العامرى عن ابيه قال قيل لعلى ان هنا قوما على باب المسجد يدعون انك ربهم فدعاهم فقال لهم ويلكم ما تقولون قالوا انت ربنا وخالقنا ورازقنا فقال ويلكم انما انا عبد مثلكم اكل الطعام كما تاكلون واشرب كما تشربون ان اطعت الله اثابنى ان شاء وان عصيت خشيت ان يعذبنى فاتقوا الله وارجعوا فابوا فلما كان الغد غدوا عليه فجاء قنبر فقال قد والله رجعوا يقولون ذلك الكلام فقال ادخلهم فقالوا كذلك فلما كان الثالث قال لئن قلتم ذلك لاقتلنكم باخبث قتلة فابوا الا ذلك فقال يا قنبر ائتنى بفعلة معهم مرورهم فخد لهم اخدودا بين باب المسجد والقصر وقال احفروا فابعدوا فى الارض وجاء بالحطب فطرحه بالنار فى الاخدود وقال انى طارحكم فيها او ترجعوا فابوا ان يرجعوا فقذف بهم فيها حتى اذا احترقوا قال انى اذا رأيت امرا منكرا اوقدت نارى ودعوت قنبرا وهذا سند حسن انتهى وقد حدث فى هذا الزمان احداث على اثارهم يهرعون فانا لله وانا اليه راجعون يجب اشد الوجوب على اولى الامر ويتحتم اوكد الحتم على اهل العلم والقدر ان يعتنوا ويهتموا

یہ یاد رکھو۔ اور اس بارہ مین بہت سے حفاظ محدثین اور باخبر محققین نے مستقل تصانیف کی ہین۔ اسلیئے ہمکو زیادہ بیان کرنے کی یہان ضرورت نہین ہے۔ **(تنبیہ)** فتح الباری مین ابی طاہر محمد بن عبد الرحمن المخلص ذہبی مصنف کتاب العلم سے بطریق عبد اللہ بن شریک عامری اونکی باپ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین عرض کیا گیا کہ یہان مسجد کے دروازہ پر چند ایسے لوگ ہین جو آپ کو اپنا رب کہتے ہین۔ حضرت نے اونکو طلب فرما کر پوچھا تمہاری خرابی ہو تم کیا کہتے ہو اونہون نے کہا کہ آپ ہمارے رب ہین اور خالق۔ رزاق ہین۔ فرمایا تمہاری خرابی ہو مین بھی تم جیسا بندہ ہون جسطرح تم کھانا کھاتے پانی پیتے ہو مین بھی کھاتا پیتا ہون اگر مین اللہ تعالی کی اطاعت کرون تو وہ چاہے تو مجھکو ثواب عطا کرے اور اگر نافرمانی کرون تو ڈرتا ہون کہ مجھکو عذاب دیوے۔ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور اس بدعقیدہ سے باز آؤ اونہون نے انکار کیا اور دوسرے دن پھر آئے قنبر (مولا حضرت کے مولی) نے آکر قسمیہ عرض کیا کہ وہ لوگ پھر وہی کلام کہتے ہین فرمایا کہ اونکو لاؤ اونہون نے آکر ویسا ہی کہا۔ تیسرے روز فرمایا اگر تم ایسا کہو گے تو تکو مین بہت بری طرح قتل کرونگا وہ لوگ اپنی بات پر اڑے ہوی رہے حضرت نے فرمایا ای قنبر مزدورونکو مع اونکی آلات کے لے آؤ۔ پھر مسجد اور محل کے درمیان اونکے لئے ایک خندق بنوائی اور فرمایا کھودو اور زمین مین دور تک کھودو اور اوس کھائی مین لکڑیان آگ کے ساتھ ڈلوائین اور فرمایا کہ مین تمکو اس مین ڈالونگا تم توبہ کرو۔ اون لوگون نے تائب ہونے اور اپنے عقیدہ سے رجوع کرنے سے انکار کیا آپنے اونکو اوس خندق مین گروا دیا جب وہ لوگ جل گئے تو فرمایا جب مین کوئی بری بات دیکھونگا آگ جلوا کر قنبر کو بلاؤنگا۔ اور یہ سند حسن[1] ہے۔ اب اس زمانہ مین بھی کچھ مبتدع لوگ اونہین سوختہ کردہ گان حضرت ولایت مآب کے پیرو پیدا ہوئے ہین۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حکام و علماء و ذی مقدرت لوگون پر نہایت ضروری اور اشد واجبات سے ہے کہ اس طرف متوجہ رہین اور باہتمام تام۔

[1] حسن سند کے راویون مین کوئی جھوٹا اور غیر معتبر آدمی نہ ہو اوسکو (حسن) کہتے ہین ۱۲

بازالة هذا الامر وعظا وبيانا ويعزروهم غاية التعزير حبسا وضربا وقتلا اعلانا والتوفيق من الله رب كل شيئ فسبحان الذى بيده ملكوت كل شيئ وفى خطبة للمولى على المرتضى يوشك ان لا يبقى من الاسلام الا اسمه ومن القرآن الا رسمه وفيها مساجدكم يومئذ عامرة وقلوبكم وابدانكم خربة من الهدى شر من تحت ظل السماء فقهاء كم منهم تبدو الفتنة وفيهم تعود اخرجه البيهقى فى شعب الايمان واشار اليه البخارى فى الرد على الجهمية **لا يستطيع احد من الانام ان يرى الله تعالى فى دار الدنيا الا فى المنام او فى القلب بحقيقة الايمان بالرب** قال ذو الجلال المتعال ولما جاء موسى لميقاتنا وكلمه ربه قال رب ارنى انظر اليك قال لن ترانى الآية قال ابن ابى شيبة فى مصنفه ثنا وكيع عن حسن بن صالح عن منصور عن شيخ يكنى ابا محمد ان الحسين بن على كان يقول فى قنوت الوتر اللّٰهم انك ترى ولا ترى وانت بالمنظر الاعلى الحديث وقال ابو يعلى فى مسنده نا ابراهيم بن محمد بن عرعرة نا محمد بن عباد الهنائى نا البراء بن ابى فضالة نا الحضرمى عن ابى مريم رضيع الجارود قال كنت بالكوفة فقام الحسن بن على خطيبا فقال ايها الناس رأيت البارحة فى منامى عجبا رأيت الرب تعالى فوق عرشه فجاء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتى قام

اس عقیدۂ فاسدہ کو پند ونصیحت و قید وقتل اور ضرب وتشہیر کی سخت سزائین دیکر دفع کرین اور توفیق اللہ ہر شئے کے مالک کیطرف سے ہی اور پاک ہی وہ ذات ستودہ صفات کہ جسکے ہاتھہ مین ہر شئے کی ملکیت ہی۔ اور حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ایک خطبہ مین ہی قریب ہی کہ اسلام کا صرف نام اور قرآن شریف کے فقط حرف باقی رہ جائین گی۔ تمہاری مسجدین اوس زمانہ مین آباد اور دل ویران ہدایت سے خالی ہونگے آسمان کے نیچے سب سے بدتر تمہارے علماء ہونگے اونہین سے فساد شروع ہوگا اور اُنہین کی جانب عود کریگا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہے اور جہمیہ کے رد مین بخاری نے بہی اس طرف اشارہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کو اس دار دنیا مین کوئی نہین دیکہہ سکتا مگر خواب مین یا پختگی ایمان کے باعث دلسے رب کے اوپر ایمان لانیکی حقیقت مین فرمایا ذوالجلال متعال نے جبکہ آئے موسیٰ ہمارے وقت موعود پر اور اونکے رب نے اونسے کلام کیا موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے میرے رب دکہلا مجہکو اپنی ذات پاک کہ دیکہون مین تجہکو فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ تو مجکو نہین دیکہہ سکیگا۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین کہا کہ ہم سے وکیع نے حدیث کی حسن بن صالح سے حسن بن صالح نے منصور سے منصور نے ایک شیخ سے کہ جسکی کنیت ابو محمد ہی ابو محمد نے کہا کہ حسینؑ ابن علیؓ قنوت وتر مین پڑہا کرتے تہے کہ اے بار خدا تو دیکہتا ہے اور تجہے کوئی نہین دیکہتا اور تو دیکہنے کے اوس مقام پر ہے جو بہت اونچا ہے تمام حدیث دیکہو۔ اور ابو یعلی نے اپنی مسند مین کہا کہ ہمسے بیان کیا ابراہیم بن محمد بن عرعرہ نے کہ ابراہیم نے کہا کہ ہم سے محمد بن عباد ہنائی نے بیان کیا اور محمد نے کہا کہ ہم سے براء بن ابی فضالہ نے بیان کیا براء نے کہا کہ ہم سے حضرمی نے بیان کیا ابی مریم سے روایت کرکے جو جارود کا دودہ پلایا ہوا ہے ابو مریم نے کہا کہ مین کوفے مین تہا حسن بن علیؓ نے خطبہ پڑہا فرمایا کہ اے لوگو آج کی رات مین نے اپنے خواب مین ایک تعجب کی چیز دیکہی مین نے رب کو اوسکے عرش کے اوپر دیکہا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے یہان تک کہ۔

قال رأيت ربّ العزة فی المنام فقلت یارب ما افضل ما یتقرب به المتقربون الیك
فقال بکلامی یا احمد قلت یارب بفهم او بغیر فهم قال بفهم وبغیر فهم اخرجه جماعة
من الحفاظ اٰخرهم ابن الجزری فی النشر فی القراءات العشر قال صاحب الخلاصة من
الحنفیة وفی الفتاوی رؤیة الله تعالی وتقدس فی المنام تکلموا فیها قال بعض
المشائخ یجوز منهم الامام الزاهد رکن الاسلام الصفار الانصاری قال المصنف
وافقه جدی شیخ الاسلام عبد الرشید بن الحسین واکثر مشائخ سمرقند لا یجوزون
ذلك حتی قال الشیخ الامام ابو منصور الماتریدی من قال هکذا فهو شر من عابد الوثن
وعلیه المحققون من مشائخ بخاری منهم جدی ابو امّی الامام ظهیر الدین الکبیر وابنه
خالی انتهی وفیما مضی عن الامام علی المرتضی تحقیقًا لما رأی الهمام الحسن المجتبی وما عن ابی
حنیفة واحمد ردّ علی کل من خالفه وقال المولی علی المرتضی لم تره العیون بمشاهدة
العیان ولکن رأته القلوب بحقائق الایقان وفی روایة لم تره العیون بمشاهدة الابصار
ولکن رأته القلوب بحقائق الایمان رواه فئة من اهل السنّة والشیعة وله شواهد
فی کتاب الاحسان هو بها متعاضد **لا یستطیع احد ثناء علی الله**
انما الله تعالی کما اثنی علی نفسه روی ابن ابی شیبة واحمد وابن منیع
والاربعة وابو یعلی ویوسف القاضی فی سننه والطبرانی فی الاوسط والحاکم

(یعنے احمد بن حنبل نے) کہا کہ مین نے رب العزۃ کو خواب مین دیکھا اور عرض کیا کہ ای رب کون سا افضل کام ہے جس سے مقرب لوگ تجھ سے نزدیک ہوتے ہین فرمایا کہ ای احمد میرے کلام سے۔ مین نے عرض کیا کہ سمجھکر یا بدون سمجھے فرمایا سمجھین یا نہ سمجھین۔ اوسکو حفاظ کی ایک جماعت نے روایت کیا اور اونکے آخر ابن جرزی نے نشر فی قرارات العشر مین لکھا ہے حنفیون مین سے صاحب خلاصہ نے کہا فتاوے مین ہی کہ اللہ تعالی کو خواب مین دیکھنے کے مسئلہ مین علما نے گفتگو کی ہے بعض مشایخ اسکے جواز کے قائل ہین کہ اللہ کو خواب مین آدمی دیکھ سکتا ہے۔ انمین سے امام زاہد رکن الاسلام صفار انصاری ہین صاحب خلاصہ نے کہا کہ میرے دادا شیخ الاسلام عبد الرشید بن حسین نے صفار سے اتفاق کیا ہے اور اکثر مشایخ سمرقند کے اسکو جایز نہین رکھتے یہان تک کہ ابو منصور ماتریدی نے کہا جو اللہ کی رویت کا خواب مین قائل ہو وہ بت پرست سے بدتر ہے اور اسی پر محققین مشایخ بخارا ہین اور میرے نانا ظہیر الدین کبیر اور میرے ماموں اونہین مین ہین انتہی۔ اور حضرت علی کا حضرت امام حسن مجتبی کے خواب کو تصدیق فرمانا اور ابو حنیفہ اور احمد کا اللہ تعالی کو خواب مین دیکھنا جو سابق مین منقول ہوا ہے ہر ایک مخالف کی تردید کرتا ہے۔ اور مولی علی مرتضی نے فرمایا کہ اللہ کو انکھون نے نہین دیکھا لیکن دلون نے پختہ یقینون سے دیکھا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ انکھون نے اوسکو نظرونسے نہین دیکھا لیکن دلون نے ایمان کی حقیقت سے دیکھا ہے۔ اسکو حضرت علی سے ایک جماعت اہل سنت وشیعہ نے نقل کیا ہے اور اسکی بہت سی شہادتین کتاب الاحسان مین ہین جس سے یہ حدیث قوت پاتی ہے۔ اللہ تعالی کی تعریف کی کسیکو قدرت نہین ہے اوسکی ذات پاک ویسی ہی ہے کہ جسطرح اوس نے خود اپنی ذات پاک کی تعریف فرمائی ہے ابن ابی شیبہ اور احمد و ابن منیع اور اصحاب سنن اربعہ اور ابو یعلی اور یوسف قاضی نے اپنی سنن مین اور طبرانی نے اوسط مین اور حاکم نے۔

في المستدرك والبيهقي في السنن والضياء في المختارة عن عبدالرحمن بن الحارث بن
هشام عن علي ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان يقول في آخر وتره اللّهم اني اعوذ
برضاك من سخطك واعوذ بمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناءً
عليك انت كما اثنيت على نفسك ورواه الطيالسي بلفظ لا احصي نعمتك ولا ثناء
عليك ورواه النسائي في الكبرى فابن السني في عمل اليوم والليلة عن ابراهيم بن عبدالله
بن عبد القاري عن علي بن ابي طالب قال بتّ عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
ذات ليلة فكنت اسمعه اذا فرغ من صلوته وتبوّأ مضجعه يقول اللّهم اني اعوذ بك من
عقوبتك واعوذ برضاك من سخطك واعوذ بك منك لا استطيع ثناء عليك ولو حرصت
ولكن انت كما اثنيت على نفسك **الايمان بملائكة الرحمن تعالى** كما ذكروا في
القرآن والاخبار والآثار عن اهل بيت النبوة والعرفان قال الله المتعال كل آمن بالله
وملائكته الآية وقال الله المتعال الحمد لله فاطر السموات والارض جاعل الملائكة
رسلا اولي اجنحة مثنى وثلث ورباع يزيد في الخلق مايشاء الآية وقال الله المتعال
ينزل الملائكة بالروح من امره على من يشاء من عباده ان انذروا انه لا اله الا انا
فاتقون وقال تنزل الملائكة والروح فيها باذن ربهم وذكر الله تعالى الملائكة في
القرآن لا يحصى واخرج ابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم وابن الانباري في كتاب الاضداد

مستدرک مین اور بیہقی نے سنن مین اور ضیار نے مختارہ مین عبدالرحمن ابن حارث بن ہشام سے اونہون نے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی وتر کی آخر مین پڑہتے تھے ای اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیرے رضا کی ساتہہ تیری غصہ سے اور تیرے دی ہوی راحت کے ساتہہ تیری عذاب سے اور تیری ذات کے ساتہہ تجہہ سے مجھکو تیری تعریف کی طاقت نہین تو ویسا ہی ہے جسطرح تو نے خود اپنی ذات کی تعریف فرمائی ہے ۔ اور طیالسی کی روایت مین یہ لفظ ہین کہ مین تیری نعمت اور ثنا کو گہیر نہین سکتا اور نسائی نے کبریٰ مین اور ابن سنی نے عمل الیوم واللیلہ مین ابراہیم بن عبداللہ ابن عبدقاری سے ابراہیم نے علی بن ابی طالب سے روایت کیا ہے کہ مین ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین رہا مین نے سنا کہ آپ نماز سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹ کر فرماتے تھے کہ ای اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری عذاب سے اور پناہ چاہتا ہون تیری رضا کی ساتہہ تیرے غصہ سے اور تیری ذات کے ساتہہ تجہہ سے مجہہ مین طاقت نہین تیری ثنا کی اگرچہ مین حرص کرون ۔ لیکن تو ویسا ہے جسطرح تو نے اپنی ثنا کی ہے ۔ ایمان لانا رحمٰن کے فرشتون پر جسطرح کہ قرآن واحادیث واقوال اہل بیت النبوۃ والعرفان مین مذکور ہین فرمایا اللہ متعال نے کہ سب یعنے نبی اور مؤمن ایمان لائے اللہ پر اور اوسکی فرشتون پر اور فرمایا اللہ متعال نے کہ سب تعریفین اوس اللہ کیلئے ہین جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا اور فرشتون کو رسول بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہین ۔ زیادہ کرتا ہے اپنی خلقت مین جو چاہتا ہے ۔ اور فرمایا اللہ متعال نے کہ اوتارتا ہے فرشتون کو روح کے ساتہہ اپنے حکم سے جسپر چاہے اپنے بندون مین سے کہ لوگون کو ڈرساؤ کہ نہین کوئی معبود سوائے میرے سو مجہہ سے ڈرو ۔ اور فرمایا فرشتے اور روح اپنے رب کے اذن سے شب قدر مین اوترتے ہین ۔ قرآن مین اللہ تعالیٰ نے فرشتونکا ذکر بہت جگہ کیا ہے ۔ ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے اور ابن انباری نے کتاب الاضداد مین ۔

وابو الشيخ في العظمة والبيهقي في الاسماء والصفات عن علي بن ابي طالب في قوله
تعالى ويسألونك عن الروح قال هو ملك من الملائكة له سبعون الف وجه لكل وجه
منها سبعون الف لسان لكل لسان منها سبعون الف لغة يسبح الله تعالى بتلك
اللغات كلها يخلق الله من كل تسبيحة ملكا يطير مع الملائكة الى يوم القيمة وقال تعالى
والطور وكتاب مسطور في رق منشور والبيت المعمور الاية وروى اسحق بن راهويه
والحارث بن ابي اسامة في مسندهما وابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم في تفاسيرهم
والصابوني في المأتين والبيهقي في شعب الايمان عن خالد بن عرعرة قال قال علي سلوني
عما شئتم ولا تسئلوني الا عما ينفع او يضر فقال رجل يا امير المؤمنين ما الذاريات
ذروا قال ويحك الم اقل لك لا تسأل الا عما ينفع او يضر تلك الرياح قال فما المقسمات
امرا قال تلك الملائكة قال فما البيت المعمور قال بيت في السماء يقال له الضراح وهو
بحيال الكعبة من فوقها حرمته في السماء كحرمة البيت في الارض يصلي فيه كل يوم
سبعون الفا من الملائكة فلا يعودون اليه ابدا الى قوله في بناء البيت وهبط جبريل
على ابراهيم بالحجر الاسود الحديث وروى عنه بعضه الازرقي في تاريخ مكة ولعبد
الرزاق وابن جرير وابن المنذر وابن الانباري في المصاحف عن ابي الطفيل ان ابن الكواء
سأل عليا عن البيت المعمور ما هو قال ذلك الضراح بيت فوق سبع سموات تحت العرش

اور ابو الشیخ نے عظمۃ مین اور بیہقی نے اسماء والصفات مین علی بن ابیطالب رضہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالے نے
جو فرمایا ہے اور پوچھتے ہین تجھسی حال روح کا فرمایا کہ وہ ایک فرشتہ ہے فرشتونین سے اوسکے ستر ہزار
منہ ہین ہر منہ مین ستر ہزار زبانین ہین ہر زبان مین ستر ہزار بولیان ہین وہ ان سب بولیون مین اللہ کی پاکی بولتا ہے
اللہ تعالیٰ اوسکے ہر ایک پاکی کے کلمہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ وہ فرشتونکے ساتھہ اوڑتا ہے قیامت کے
دن تک۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے قسم ہے طور کی اور اوس کتاب کی کہ لکھی گئی ہے کشادہ ورق مین اور قسم ہے بیت معمور کی
اسحاق ابن راہویہ اور حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند مین اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفاسیر
مین۔ اور صابونی نے مائتین مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین خالد بن عرعرۃ سے روایت کیا کہ فرمایا حضرت
علی نے مجھہ سے سوال کرو جو چاہو مگر وہ باتین پوچھو کہ مفید یا مضر ہون۔ ایک آدمی نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین
(الذاریات ذروا) سے کیا مراد ہے فرمایا افسوس ہے تجھہ پر مین کہہ چکا ہون کہ مت سوال کرو مجھہ سے مگر
مفید یا مضر باتونکا۔ ذاریات ہوائین ہین۔ اوس نے عرض کیا کہ (المقسمات امرا) سے کیا مراد ہے۔ فرمایا
کہ فرشتے ہین۔ عرض کیا کہ بیت المعمور کیا ہے۔ فرمایا ایک مکان ہے آسمان مین اوسکو ضُراح کہتے ہین اور وہ کعبہ کے
اوپر اوسکے مقابل مین ہے اوسکی حرمت آسمان مین ایسی ہے جیسی کعبہ کی حرمت زمین مین ہے اوسمین ہر روز
ستر ہزار فرشتے نماز پڑہتے ہین پھر وہ کبھی اوسکے طرف نہین آتے۔ اوسکے بعد ذکر تعمیر کعبہ مین فرمایا اور جبرئیل
حجر اسود کو لیکر حضرت ابراہیم کے پاس اوترے آخر حدیث تک دیکھو اور ازرقی نے اس حدیث کا بعض حصہ حضرت
علی سے تاریخ مکہ مین نقل کیا اور عبد الرزاق اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن انباری نے مصاحف مین ابی
الطفیل سے روایت کیا کہ ابن کوّاء نے حضرت علی سے پوچھا کہ بیت المعمور کیا چیز ہے فرمایا کہ وہ ایک مکان موسوم
بضُراح ہے ساتوین آسمان کی اوپر عرش کے نیچے۔

يدخله كل يوم سبعون الف ملك ثم لا يعودون اليه الى يوم القيمة ولخشيش بن
اصرم فى الاستقامة عن على قال اول ما خلق الله تعالى القلم ثم خلق النون وهى
الدواة ثم خلق اللوح فكتب الدنيا وما يكون فيها حتى تفنى من خلق مخلوق او عمل معمول
بر او فجور او ما كان من رزق حلال وحرام او رطب ويابس ثم وكل بذلك الكتاب
ملئكة ووكل بالخلق ملائكة وقال المتعال له معقبات من بين يديه ومن خلفه
يحفظونه من امر الله وقال وان عليكم لحافظين كراما كاتبين يعلمون ما تفعلون
ولابن المنذر وابى الشيخ عن على فى قوله تعالى له معقبات من بين يديه ومن خلفه
يحفظونه من امر الله قال ليس من عبد الا ومعه ملائكة يحفظونه من ان يقع عليه
حائط او يتردى فى بئر او يأكله سبع او غرق او حرق فاذا جاء القدر خلوا بينه وبين
القدر ولابى داؤد فى القدر وابن ابى الدنيا فى مكائد الشيطان وابن عساكر فى
تاريخ دمشق عن على قال لكل عبد حفظة يحفظونه لا يخر عليه حائط او يتردى
فى بئر او تصيبه دابة حتى اذا جاء القدر الذى قدر له خلت عنه الحفظة فاصابه
ما شاء الله ان يصيبه وفى لفظ ابى داؤد انه ليس من الناس احد الا وقد وكل به
ملك فلا تريده دابة ولا شئ الا قال اتقه اتقه فاذا جاء القدر خلا عنه ولابن
سعد وابن جرير وابن عساكر عن ابى مجلز قال جاء رجل من مراد الى على وهو يصلى فى المسجد

اوسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین پھر قیامت تک اوسکے طرف پلٹ کر نہین آتے۔ اور خشیش بن اصرم نے استقامۃ مین حضرت علی سے نقل کیا ہے کہ فرمایا کہ اوّل اللہ نے قلم کو پیدا کیا پھر نون کو اور وہ دوات ہی ہے پھر لوح محفوظ کو اور اوسمین دنیا اور دنیا کی سب اشیاء کا حال فنا ہونے تک لکھا مخلوق کی پیدایش اور اعمال بد و نیک اور رزق حلال اور حرام یا تر اور خشک جو کچھ ہوا۔ پھر اوس کتاب پر فرشتونکو مقرر کیا اور خلقت پر فرشتونکو مقرر کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بندہ کے لئے ایک کے بعد ایک آنیوالے ہین اوسکے آگے سے اور اوسکے پیچھے سے کہ حفاظت کرتے ہین اوسکی اللہ کے حکم سے۔ اور فرمایا تمہارے اوپر نگہبان ہین عزت والے لکھنے والے جانتے ہین جو تم کرتے ہین اور ابن منذر اور ابو الشیخ نے اللہ تعالیٰ کے قول (لہ معقبٰت من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ) کی تفسیر مین حضرت علی سے روایت کیا کہ ہر بندہ کے ساتھہ فرشتے ہین جو اوسکو بچاتے ہین دیوار کے نیچے دب جانے یا کنوین مین گرنے یا درندہ کے پھاڑ کھانے یا ڈوب جانے یا جل جانے سے پھر جب وقت مقدر آتا ہے وہ فرشتے اوس سے اور مقدر چیز سے الگ ہوجاتے ہین۔ اور ابو داؤد نے کتاب القدر مین اور ابن ابی الدنیا نے مکائد الشیطان مین اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین حضرت علی رضہ سے روایت کی کہ اونہون نے فرمایا کہ ہر بندے کے لئے نگہبان ہین جو اوسکی نگہبانی کرتے ہین کہ اوسپر کوئی دیوار نہ کر پڑے یا کنوین مین نہ گرے یا جانور ایذا نہ دیوی یہانتک کہ جب وقت مقدر آتا ہے جو اوسکے لئے ٹھرایا ہوا ہے۔ حفاظت کرنے والے فرشتے علیحدہ ہوجاتے ہین اور جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ پہونچانا چاہتا ہے پہونچتا ہے۔ اور ابو داؤد کے الفاظ یہ ہین ہر آدمی پر ایک فرشتہ مقرر ہے جب کوئی جانور یا کوئی چیز اوسکو اذیت رسانی کا قصد کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے علیحدہ رہ علیحدہ رہ جب تقدیری امر پیش آتا ہے تو اوسکو چھوڑ دیتا ہے اور ابن سعد اور ابن جریر اور ابن عساکر نے ابی مجلز سے روایت کیا ہے کہ قبیلہ مراد کا ایک آدمی حضرت علی رضہ کے خدمت مین آیا اور آپ مسجد مین نماز پڑھتے تھے۔

اوسکے لئے یعنے بندے کیلئے ایک کے بعد ایک آنیوالے ہین اوسکے آگے سے اور اوسکے پیچھے سے کہ اوسکی نگہبانی کرتے ہین اللہ کے حکم سے ۱۲

فقال احترس فان اناسا من مراد يريدون قتلك فقال ان مع كل رجل ملكين
يحفظانه مما لم يقدر فاذا جاء القدر خليا بينه وبينه ولابی داؤد وخشيش وابن عساكر
عن يعلى بن مرة نحوه بزيادة ولابی داؤد وابن عساكر عن قتادة مرسلا نحوه ولابن ابی شيبة
عن الحسن بن عبد الله قال مررت الى الحمام فرآنی ابو صادق فقال معك ازار فان عليا كان
يقول من كشف عورته اعرض عنه الملك وفی الحفظة الكرام الكاتبين عن الحبر عند ابن
جرير وقفا وعند البزار وابن مردويه رفعا قال الحافظ ابن حجر فی فتح الباری وقد اشتمل
كتاب العظمة لابی الشيخ من ذكر الملئكة على احاديث وآثار كثيرة وفيه عن علی انه ذكر
الملئكة فقال منهم الامناء على وحيه والحفظة لعباده والسدنة لجنانه والثابتة
فی الارض السفلى اقدامهم المارقة من السماء العليا اعناقهم الخارجة من الاقطار اكنافهم
الماسة بقوائم العرش اكتافهم وعن الحسن عن علی قال علمنی رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
ثواب الوضوء فقال يا علی اذا قدمت وضوءك فقل بسم الله العظيم الحمد لله الذی هدانا للاسلام
الى ان قال والملك قائم على رأسك يكتب ما تقول ثم يختمه بخاتم ثم يعرج به الى السماء فيضعه
تحت عرش الرحمن اخرجه ابو القاسم ابن منده فی كتاب الوضوء والمستغفری فی الدعوات
والديلمی فی مسند الفردوس بطرق عن خارجة بن مصعب صاحب ابی حنيفة وله طرق
اخری واخرج الطبرانی وابن مردويه وابن النجار عن الحسن بن علی قال قالوا يا رسول الله ارأيت

اوسنے عرض کیا کہ آپ اپنے حفاظت کے لئے پہرہ مقرر فرمائے قبیلہ مراد کے کچہ اشخاص آپکے قتل کے درپے ہین
فرمایا کہ ہر آدمی کے ساتہہ دو فرشتے حفاظت کرنے والے ہین جب تک کہ حکم مقدر نہ پہونچے اور جب حکم مقدر
پہونچتا ہے تو وہ دونو علیحدہ ہو جاتے ہین۔ اور ابو داؤد اور خشیش اور ابن عساکر نے یعلی بن مرہ سے
اوسیکے مانند کچہ بڑہا کر روایت کیا۔ اور ابو داؤد اور ابن عساکر نے قتادہ سے مثل اوسکے مرسلاً[۱] روایت کیا
ہے اور ابن ابی شیبہ نے حسن بن عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ مجھکو ابو صادق نے حمام کے طرف جاتے ہوئے دیکہا
فرمایا کیا تیرے ساتہہ لنگی ہے (یعنے حمام مین نہانے کیلئے) حضرت علی کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو برہنہ
کرتا ہے فرشتہ اوس سے منہ پہیر لیتا ہے اور محافظین کرام کاتبین کے بیا نمین حبر (عبداللہ بن عباس) سے ابن
جریر نے موقوفاً اور بزار اور ابن مردویہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔
حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین کہا کہ ابو الشیخ کی کتاب العظمۃ مین فرشتونکے ذکر کی حدیثین اور آثار[۲] بہت ہین
اور اوسمین حضرت علی سے منقول ہے کہ بعض فرشتے اللہ کے وحی کے امانت دار ہین اور بعضی اوسکے بندونکے
نگہبان ہین۔ اور بعض جنتون کے خدام ہین اور بعضونکے قدم سب سے نیچی کی زمین پر جمے ہوے ہین اور گردنین
ساتوین آسمان سے نکلے ہوئی ہین۔ اور پہلو اطراف و جوانب سے باہر نکلے ہوئے ہین اور مونڈہے عرش کے
پایون سے لگے ہوئے ہین۔ اور حسن نے یعنے حضرت حسن بصری نے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ مجھکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کا ثواب سکہایا فرمایا ای علی جب تم وضو کرو تو کہو شروع کرتا ہون مین اللہ بزرگ کے
نام سے سب تعریف ہی اوس اللہ کو کہ ہمکو اسلام کی ہدایت فرمائی۔ یہانتک کہ فرمایا فرشتہ تمہاری سر کے قریب
کہڑا ہوا لکہتا ہے جو تم کہتے ہو پہر اوسپر مہر لگا کر اوسکو لیکر آسمان کے طرف چڑہتا ہے اور رحمن کے عرش کے نیچے رکہدیتا
ہے روایت کیا ہے اسکو ابو القاسم بن مندہ نے کتاب الوضو مین اور مستغفری نے دعوات مین اور دیلمی نے
مسند الفردوس مین چند طریقونسے خارجہ بن مصعب ابو حنیفہ کے شاگرد سے اور علاوہ انکے اسکے اور طرق بھی
ہین اور طبرانی اور ابن مردویہ اور ابن نجار نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے صحابہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ خبر دیجے ہمکو۔

---

[۱] جس روایت کو تابعی بدون ذکر صحابی کے بیان کرے اوسکو مرسل کہتے ہین ۱۲ [۲] صحابہ اور تابعین کے اقوال کو آثار کہتے ہین ۱۲

قول الله ان الله وملائكته يصلون على النبي قال ان هذا لمن المكتوم ولولا انكم سألتموني عنه ما اخبرتكم عنه ان الله عزوجل وكل بي ملكين لا اذكر عند عبد مسلم فيصلي علي الا قال ذانك الملكان غفر الله لك وقال الله وملائكته جوابا لذينك الملكين آمين ولا اذكر عند عبد مسلم فلا يصلي علي الا قال ذانك الملكان لا غفر الله لك وقال الله و ملائكته لذينك الملكين آمين وعن ابي عبد الرحمن السلمي عن علي انه امر بالسواك وقال قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم ان العبد اذا تسوك ثم قام يصلي قام الملك خلفه فيسمع لقراءته فيدنو منه او كلمة نحوها حتى يضع فاه على فيه فما يخرج من فيه شيئ من القرآن الا صار في جوف الملك فطهروا افواهكم للقرآن رواه البزار في مسنده وقال لا نعلمه عن علي باحسن من هذا الاسناد وقد رواه بعضهم عن ابي عبد الرحمن عن علي موقوفا (قلت) اخرجه ابن المبارك في الزهد والآجري في اخلاق حملة القرآن والبيهقي في السنن وقال السيوطي في الاتقان في سند البزار جيد ولبعضه شاهد عن عمر عند ابن زنجويه في فضائل الاعمال وعن علي قال اذا توضأ المسافر فان اقام قام عن يمينه ملك وعن شماله ملك فان اذن واقام صلى خلفه صفوف من الملائكة اخرجه عبيد الله بن محمد بن حفص العيشي في جزئه وعن عطاء الخراساني عن مولى امرأته ام عثمان عن علي قال اذا كان يوم الجمعة خرج الشياطين يربثون الناس الى اسواقهم

اللہ تعالیٰ کے قول (ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی) کی مطلب سے فرمایا کہ یہ منجملہ اسرار کے ہے اگر تم مجھسے نہ پوچھتی تو تمکو مین نہ بتلاتا اللہ عز وجل نے میرے لئے دو فرشتے معین فرمائے ہین جب کوئی بندہ مسلمان میرے ذکر کے وقت مجھپر درود بھیجتا ہے یہ دونون فرشتے کہتے ہین اللہ تعالیٰ تیری مغفرت کرے اور اللہ تعالےٰ اور اوسکے ملائکہ اون دونو فرشتونکی جواب مین آمین کہتے ہین اور جب کسی بندہ مسلمان کے قریب میرا ذکر ہوتا ہے اور وہ مجھپر درود نہین بھیجتا تو یہ دونو فرشتے کہتے ہین اللہ تیری مغفرت نکرے اور اللہ تعالے اور اوسکے فرشتے اون دونو فرشتونکے جواب مین آمین کہتے ہین۔ اور ابو عبدالرحمن سلمی سے ہے وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہین کہ آپنے مسواک کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ جب مسواک کرکے نماز پڑہنے کیلئے کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اوسکے پیچھے کھڑا ہوکر اوسکی قرات سنتا اور اوسکے قریب ہوتا ہے (یا کوئی اور کلمہ اسیکا ہم معنی فرمایا) یہان تک کہ اپنا منہ اوسکے منہ پر رکھدیتا ہے اور جسقدر قرآن اوسکے منہ سے نکلتا ہے فرشتہ کے پیٹ مین داخل ہوتا ہے اسلئے تم اپنے موہونکو قرآن پڑہنے کیلئے پاک رکھو۔ بزار نے اسکو اپنے مسند مین روایت کیا اور کہا کہ ہمکو اس حدیث کی سند حضرت علی سے اس سند سے بہتر معلوم نہین ہوئے۔ اور بعضون نے اس روایت کو ابو عبدالرحمن سلمی سے حضرت علی سے موقوف روایت کیا ہے۔ **(مین کہتا ہون)** اسکو روایت کیا ہے ابن المبارک نے زہد مین اور آجری نے اخلاق حملۃ القرآن مین اور بیہقی نے سنن مین اور سیوطی نے اتقان مین کہا ہے بزار کی سند جید ہے اور ابن زنجویہ کے فضایل الاعمال مین عمر رضی اللہ عنہ سے اسکے بعض حصہ کی شہادت منقول ہے۔ اور حضرت علی سے روایت ہی فرمایا کہ جب مسافر وضو کرتا ہے پھر اگر اقامت پڑہتا ہے تو اوسکے دہنے طرف ایک فرشتہ اور اوسکے بائین طرف ایک فرشتہ کھڑا ہوتا ہے پھر اگر اذان کے بعد اقامت پڑہتا ہے تو فرشتونکی صفین اوسکے پیچھے نماز پڑہتے ہین عبیداللہ بن محمد بن حفص علیشی نے اسکو اپنے جزو مین روایت کیا ہے اور عطاء خراسانی نے اپنی زوجہ ام عثمان کے مولیٰ سے اونہون نے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ جمعہ کے روز شیاطین اپنے جھنڈے لیکر نکلتے ہین لوگون کو بازارون مین روک لینی کیلئے۔

ومعهم الرايات وتقعد الملئكة على ابواب المساجد يكتبون الناس على قدر منازلهم السابق والمصلى والذى يليه الى ان قال هكذا سمعت من نبيكم صلى الله عليه وآله وسلّم اخرجه ابن ابى شيبة واحمد وعن على قال لما كان اول ليلة من رمضان قام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم واثنى على الله وقال ايها الناس قد كفاكم الله عدوكم من الجن ووعدكم الاجابة وقال ادعونى استجب لكم الا وقد وكل الله عز وجل بكل شيطان مريد سبعة من الملئكة فليس بمحلول حتى ينقضى شهر رمضان الحديث اخرجه الاصبهانى فى الترغيب والبيهقى فى السنن والشعب بسند متعاضد بالشواهد عن على قال انا والله حرضت عمر على القيام فى شهر رمضان قيل وكيف ذلك يا امير المؤمنين قال اخبرته ان فى السماء السابعة حظيرة يقال لها حظيرة القدس فيها ملائكة يقال لهم الروح وفى لفظ الروحانيون فاذا كان ليلة القدر استاذنوا ربهم فى النزول الى الدنيا فيأذن لهم فلا يمرون بمسجد يصلى فيه ولا يستقبلون احدا فى طريق الا دعوا له فاصابه منهم بركة فقال له عمر يا ابا الحسن فحرض الناس على الصلوة حتى تصيبهم البركة فامر الناس بالقيام ولابن مردويه عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم هل تدرون ما تفسير هذه الآية كلا اذا دكت الارض دكا دكا وجاء ربك والملك صفا صفا وجيئ يومئذ بجهنم قال اذا كان يوم القيامة تقاد جهنم بسبعين الف زمام

صلى صلوٰة ... دعا والحسن ... السابق فى ...

اور فرشتے مسجد ونکے دروازونپر بیٹھتے ہین لوگونکے مراتب لکھنے کے لئے اول وقت آنے والے کے اور اوسکے بعد
آنے والے کے اور اوسکے بعد آنے والے کے یہان تک کہ فرمایا ایسا ہی سنا ہے مین نے تمہاری نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے ابن ابی شیبہ اور احمد نے اسکو روایت کیا ہے اور حضرت علی سے روایت ہے فرمایا کہ رمضان
کی پہلی شب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہوکر اللہ تعالی کی تعریف کی اور فرمایا ای لوگو اللہ تعالی نے
تمہارے دشمن شیطان سے تمکو بے خوف کردیا اور تمہاری دعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا اور کہا کہ مجھسے دعا کرو
مین قبول کرونگا۔ خبردار رہو اللہ تعالی نے ہر سرکش شیطان پر سات فرشتے معین فرمادئے ہین ماہ رمضان گذر
لینے تک اوسکو قید رکھتے ہین اسکو اصبہانی نے ترغیب مین روایت کیا ہے اور بیہقی نے سنن اور شعب مین ایسی
سند سے کہ دوسرے شہادتون سے قوت پاتی ہے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ قسم اللہ کی مین نے ہی عمر کو ماہ
رمضان کے قیام (جماعت تراویح) پر برانگیختہ کیا ہے کسی نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین یہ کسطرح ہوا فرمایا کہ مین نے
اونکو خبر دی کہ ساتوین آسمان مین ایک مکان ہے جسکو حظیرۃ القدس کہتے ہین اوسمین بہت سے فرشتے ہین جنکو
روح کہا جاتا ہے (اور ایک روایت مین روحانیین ہین) وہ شب قدر مین اپنے رب سے دنیا کیطرف اترنے کی
اجازت چاہتے ہین اونکو اللہ اجازت دیتا ہے وہ جب کسی مسجد پر گذرتے ہین کہ جسمین نماز ہورہی ہے یا
کسی کے سامنے آتے ہین کسی راہ مین تو اوسکے لئے دعاء خیر کرتے ہین اور اونکی خیر و برکت اوسکو پہونچتی
ہے اسپر عمر رضی نے کہا کہ ای ابا الحسن پھر ہم لوگون کو نماز پر یعنے رات کو نفلین پڑھنے پر برانگیختہ کرین
کہ اونکو یہ برکت پہونچے پھر لوگون کو قیام (نماز تراویح) کا حکم دیا اور ابن مردویہ نے حضرت علی رضی سے
روایت کیا ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم اس آیت (كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ
دَكًّا دَكًّا وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ) کی تفسیر جانتے ہو فرمایا
کہ قیامت کے روز دوزخ کھینچکر لایا جائیگا ستر ہزار رسون سے ۔

بسبعين الف ملك فتنشر دشردة لولا ان الله حبسها لاحرقت السموات والارض ولابن مردويه عن ابى سعيد قال لما نزلت هٰذه الاية تغير رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وعرف فى وجهه حتى اشتد على اصحابه ماراوا من حاله فسأل علي فقال جاء جبريل فاقرأني هٰذه الاية فقيل وكيف يجاء بها قال فذكر نحوه ولابن وهب فى كتاب الاهوال عن زيد بن اسلم نحوه والاتيان بجهنم كذلك رواه مسلم والترمذى وابن جرير وابن المنذر وابن ابى حاتم وابن مردويه عن عبد الله رفعا وابن ابى شيبة وعبد بن حميد والترمذى وعبد الله بن احمد فى زوائد الزهد

وابن جرير عنه وقفا يعدّ رفعا وعن علي فى قوله تعالى وما انزل على الملكين ببابل هاروت وماروت قال هما ملكان من ملائكة السماء اخرجه ابن ابى حاتم قال السيوطى فى الاتقان وقد افردت فى قصتهما جزءً وعن عمير بن سعيد قال سمعت عليا يخبر القوم ان هٰذه الزهرة تسميها العرب الزهرة وتسميها العجم اناهيذ وكان الملكان يحكمان بين الناس فاتتهما فارادها كل واحد منهما عن غير علم صاحبه فقال احدهما لصاحبه يا اخي ان فى نفسي بعض الامر اريد ان اذكره لك قال اذكره يا اخي لعل الذى فى نفسي مثل الذى فى نفسك فاتفقا على امر فى ذلك فقالت لهما المرأة الا تخبراني بما تصعدان به الى السماء وبما تهبطان به الى الارض فقالا باسم الله الاعظم نهبط وبه نصعد

جو ستّر ہزار فرشتون کی ہاتھہ مین ہونگے اور وہ اسطرح کا بہا گنا بہاگیگا کہ اگر اللہ تعالی اوسکو نہ روکے تو آسمان
و زمین کو جلا ڈالے۔ اور ابن مردویہ نے ابی سعید سے روایت کیاہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ بدل گیا اور آپکے چہرۂ مبارک پر یہ بات پہچانے گئی اور صحابہ نے جو یہ حالت آپ کی
دیکہی اونکو شدت کا غم ہوا۔ حضرت علی رضنے پوچھا تو فرمایا کہ جبرئیل نے آکر یہ آیت مجھکو پڑہائی کسی نے عرض کیا
کہ دوزخ کس طرح لائے جائیگی تو جیسا پہلی روایت مین گذرا ہے اوسیکے مانند فرمایا اور ابن وہب نے کتاب
الاہوال مین زید بن اسلم سے اسی طرحکا مضمون روایت کیاہے اور اسیطرح دوزخ کے لانے کو مسلم اور
ترمذی اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے عبداللہ سے مرفوعًا اور ابن ابی شیبہ اور
عبد بن حمید اور ترمذی اور عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد مین اور ابن جریر نے اونسے موقوف روایت کیا کہ
وہ مرفوع کی شمار مین ہے۔ اور حضرت علی رضسے اللہ تعالی کے قول وما أنزل على الملكين ببابل هاروت
وماروت۔ کی تفسیر مین مروی ہے کہ وہ دونون آسمان کے فرشتون مین سے ہین ابن ابی حاتم نے اسکو
روایت کیاہے۔ سیوطی نے اتقان مین لکہا ہے کہ ہاروت اور ماروت کا قصہ مین نے ایک مستقل جزو مین لکہا
ہے اور عمیر بن سعید سے منقول ہے کہ مین نے حضرت علی رضکو لوگون سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ
یہ زہرہ اسکو عرب زہرہ اور عجم اناہید کہتے ہین اور دو نو فرشتے لوگون کے درمیان مین
فیصلہ کیا کرتے تہے وہ اونکے پاس آئے اون دونون مین ہر ایک نے بدون علم اپنے ساتہی کے اوسکی رغبت کی
پہر ایک نے دوسرے سے کہا ای بہائی میرے دلمین ایک بات ہے اوسکو مین تجہہ سے ذکر کرنا چاہتا ہون اوس نے
کہا بیان کر ای بہائی شاید جو تیرے دلمین ہے ویسا ہی میرے دلمین ہو پہر دونو اوس معاملہ مین ایک بات پر
متفق ہوئے اور زہرہ نے اونسے کہا کہ مجہکو وہ عمل بتلاؤ جسکے ذریعہ سے تم آسمان پر چڑہتے ہوا ور جسکے ذریعہ سے
زمین مین اوترتے ہو۔ اونہون نے کہا کہ اللہ کے اسم اعظم کی برکت سے اوترتے اور چڑہتے ہین۔

---

[۱] اور ہاروت وماروت دو فرشتون پر بابل مین جو کچہ کہ نازل کیا گیا ۱۲

فقالت ما انا بموا تيتكما الذى تريدان حتى تعلمانيه فقال احدهما لصاحبه علمها
اياه قال فكيف لنا بشدة عذاب الله فقال الاخر انا نرجوا سعة رحمة الله فعلمها
اياه فتكلمت به فطارت الى السماء ففزع ملك فى السماء لصعودها فطأطأ رأسه فلم
يجلس بعد ومسخها الله فكانت كوكبا اخرجه اسحق وعبد بن حميد وابن ابى الدنيا
فى العقوبات وابن جرير وابو الشيخ فى العظمة والحاكم وصححه ولاسحق وابن مردويه
عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعن الله الزهرة فانها هى التى
فتنت الملكين هاروت وماروت ولابن ابى حاتم وابن عساكر عن ابى جعفر الباقر قال
السجل ملك وكان هاروت وماروت من اعوانه وكان له كل يوم ثلث لمحات ينظرهن
فى ام الكتاب فنظر نظرة لم تكن له فابصر فيها خلق آدم وما فيه من الامور فاسر ذلك
الى هاروت وماروت فلما قال تعالى انى جاعل فى الارض خليفة قالوا اتجعل فيها من
يفسد فيها قال لاذلك استطالة على الملئكة ولعبد بن حميد عن علي فى قوله تعالى
كطي السجل قال السجل ملك ولابن ابى الدنيا فى كتاب المطر وابن جرير وابن المنذر و
الخرائطى فى مكارم الاخلاق والبيهقى فى سننه عن على قال الرعد ملك والبرق ضربه
السحاب بمخراق من حديد ولعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر والخرائطى فى مكارم
الاخلاق وابن ابى حاتم وابى الشيخ وابى نعيم والبيهقى فى سننه من طرق عن على قال

اوسس نے کہا کہ مین تمہاری خواہش پوری نہین کرسکتی جب تک کہ اسم اعظم مجھکو نہ بتلادو ۔ ایک فرشتہ نے دوسرے سے کہا کہ اسم اعظم اوسکو سکھادے اوسنے کہا کہ اللہ تعالی کے عذاب کی سختی سے ہمارا کیا حال ہوگا دوسرے نے کہا کہ ہمکو اللہ تعالی کی وسعت رحمت کی امید ہے اوس نے زہرہ کو اسم اعظم سکھادیا وہ اوسکو پڑہکر آسمان کے طرف اوڑ گئی اور ایک فرشتہ جو آسمان مین تہا وہ اوسکے چڑہنے سے گہبرا گیا اور پھر نہ بیٹھا اور اللہ نے زہرہ کو مسخ کردیا وہ ایک ستارہ بنگئی ۔ اسحق اور عبد بن حمید اور ابن ابی الدنیا نے عقوبات مین اور ابن جریر اور ابو الشیخ نے عظمت مین اور حاکم نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے اور اسحق اور ابن مردویہ نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے لعنت کرے زہرہ کو یہ وہی ہے جس نے ہاروت و ماروت دو فرشتونکو فتنہ مین ڈالا اور ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے ابی جعفر باقر سے روایت کیا ہے کہ سجل ایک فرشتہ ہے اور ہاروت و ماروت اوسکے مددکار تہے ۔ ہر روز تین دفعہ نظر کرتا تہا کہ وہ تین بار اصل کتاب مین دیکہتا تہا اوس نے ایکبار اور دیکہا جسکی اوسکو اجازت نہتی تو حضرت آدم کی پیدایش اور اوسکے متعلق باتین اوسکو معلوم ہوئین اوسنے یہ قصہ بطور راز کے ہاروت و ماروت سے بیان کردیا جب اللہ تعالے نے فرمایا مین زمین پر ایک خلیفہ بنانے والا ہون ۔ فرشتون نے عرض کیا کیا ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کریگا یہ بات فرشتون کے اوپر اپنی بڑائی کی راہ سے ہاروت و ماروت نے کہی تہی ۔ اور عبد بن حمید نے حضرت علیؓ سے اللہ تعالی کے قول (کطی السجل) کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ سجل ایک فرشتہ ہے اور ابن ابی الدنیا نے کتاب المطر مین اور ابن جریر اور ابن منذر اور خرائطی نے مکارم الاخلاق مین اور بیہقی نے اپنی سنن مین حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ رعد ایک فرشتہ ہے اور برق بادل کو مارنے کا لوہے کا گرز ہے اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور خرائطی نے مکارم الاخلاق مین اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ اور ابو نعیم اور بیہقی نے اپنی سنن مین متعدد طریقون سے حضرت علی سے روایت کیا ہے ۔

ولد الکلب تیوری

یا جبریل قال اذهب فانظر فذهبت ففتحت البیت فلم اجد فیه شیئاً غیر جرو وکان
یلعب به الحسن فقلت ما وجدت الا جروا قال انها ثلث لم یلج ملک ما دام فیها ابدا واحد منها
کلب او جنابة او صورة روح واخرجه مسدد فی المسند مختصرا ان جبریل اتی النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فسلم ثم رجع فقال سلمت ثم رجعت فقال انی لا ادخل بیتا فیہ صورة ولا کلب
ولا بول ذلک ان جروا للحسن او للحسین کان فی البیت ولابن جریر فی التفسیر وابی الشیخ فی العظمۃ
عن علی بن الحسین قال اسم جبریل عبد اللہ واسم میکائیل عبید اللہ واسم اسرافیل عبد الرحمن وکل شیئ رجع
الی ایل فهو معبد للہ عز وجل ونحوه لابن جریر عن ابن عباس بدون الجملة الثالثة ولابن ابی حاتم
عنہ الاولی والاخرة وللدیلمی عن ابی امامۃ رفعا بدون الجملة الاخیرة ولابن ابی داؤد فی المصاحف
وابن عساکر عن ابی جعفر قال کان ابوبکر یسمع مناجاة جبریل للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا یراہ
وللحاکم فی المستدرک عن علی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لجبریل من یهاجر معی قال
ابوبکر الصدیق وعن ابی صالح الحنفی عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولابی بکر
یوم بدر مع احدکما جبریل ومع الاخر میکائیل واسرافیل ملک عظیم یشهد القتال او یقف فی
الصف اخرجه ابن ابی شیبة واحمد وابن منیع وابن ابی عاصم والدورقی وابو یعلی وابن ابی داؤد
وابن جریر وصححه وابن عقدة والحاکم وابو نعیم فی الحلیة والعشاری فی فضائل الصدیق وخیثمة فی
فضائل الصحابة واللالکائی فی السنة والبیهقی فی الدلائل وابو عمر فی الاستیعاب والضیاء فی المختارة

عرض کیا کہ آپ تشریف فرما کر ملاحظہ فرماوین مینے جاکر دروازہ مکان کا کہولا اوس مین بجز پلّے کے
کچھہ نہ پایا کہ اوس سے حسنؓ کہیلتے تہے مین نے کہا کہ بجز پلّے کے کچھہ نہین دیکہتا ہون عرض کیا
کہ تین چیزین ہین اونمین سے گہر مین ایک بہی جب تک رہتی ہے فرشتہ داخل نہین ہوتا کتّا یا
جنابت یا جاندار کی تصویر اور مسدد نے اسکو مسند مین مختصر روایت کیا کہ جبرئیل نے نبی صلّی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر سلام عرض کیا پہر واپس ہوئے فرمایا سلام عرض کرکر
کیون واپس ہوگئے تہے عرض کیا کہ مین اوس گہر مین نہین داخل ہوتا ہون جس مین تصویر یا کتا
یا پیشاب ہوتا ہو اسکا سبب یہہ ہو کہ ایک پلّہ حسنؓ یا حسینؓ کے کہیلنے کا گہر مین ہے اور ابن جریر نے
تفسیر مین اور ابوالشیخ نے عظمۃ مین علی بن حسین سے روایت کیا فرمایا کہ جبرئیل کا نام عبداللہ
اور میکائیل کا عبیداللہ اور اسرافیل کا نام عبدالرحمن ہے اور جو کچھہ ایل کی طرف منسوب ہے اسکے معنی
مین اللہ کا بندہ اور اسی کے مثل ابن جریر نے ابن عباسؓ سے بدون جملۂ ثانیہ کے اور
ابن ابی حاتم نے اونسے پہلا اور دوسرا جملہ اور دیلمی نے ابو امامہ سے مرفوعاً بدون
جملۂ اخیرہ کے روایت کیا اور ابن ابی داؤد نے مصاحف مین اور ابن عساکر نے ابوجعفر
سے روایت کیا فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ جبرئیل کا باتین کرنا ابوبکرؓ
سنتے تہے مگر جبرئیل کو دیکہتے نہ تہے اور حاکم نے مستدرک مین حضرت علیؓ سے روایت
کیا فرمایا جبرئیل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میرے ہمراہ کون ہجرت کریگا عرض کیا
کہ ابوبکر صدیقؓ اور ابوصالح حنفی سے حضرت علی سے نقل کیا ہو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہسے
اور ابوبکر سے بدر کے دن فرمایا کہ تم دونون مین سے ایک کے ساتہ جبرئیل ہو اور دوسرے کے ساتہ اسرافیل ہو اور اسرافیل بڑا
فرشتہ ہو لڑائی مین حاضر ہوتا ہو یا صف قتال مین قیام کرتا ہو اسکو ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابن منیع اور ابن ابی عاصم و
دورقی و ابویعلی و ابن ابی داؤد و ابن جریر نے روایت کیا اور ابن جریر نے صحیح کیا ہو و نیز ابن عقدہ و حاکم و
ابونعیم نے حلیہ مین اور عشاری نے فضائل صدیقؓ مین اور خیثمہ نے فضائل صحابہ مین اور لالکائی نے سنۃ مین
اور بیہقی نے دلائل مین اور ابوعمر نے استیعاب مین اور ضیا نے مختارہ مین روایت کیا ۔

وعن علی قال کنت علی قلیب یوم بدر امیح منه فجاءت ریح شدیدة ثم جاءت ریح شدیدة لم ار

ریحا اشد منها الا التی کانت قبلها ثم جاءت ریح شدیدة فکانت الاولی میکائیل فی الف

من الملئکة عن یمین النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم والثانیة اسرافیل فی الف من الملئکة عن

یسار النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم والثالثة جبرئیل فی الف من الملئکة وکان ابوبکر عن یمینه وکنت

عن یساره الحدیث اخرجه ابویعلی وابن جریر والبیهقی فی الدلائل وفیه ابوالحویرث عبدالرحمن

ابن معاویة ضعیف ولکنه متعاضد بالشواهد وعن محمد بن جبیر قال حدثنی رجل من بنی

اود ان علی بن ابیطالب خطب الناس بالعراق وهو یسمع فقال بینا انا بقلیب بدر جاءت

ریح لم ار مثلها قط شدیدة ثم ذهبت ثم جاءت ریح اخری لم ار مثلها الا التی قبلها ثم ذهبت

ثم جاءت ریح اخری لم ار مثلها الا التی قبلها فکانت الاولی جبرئیل فی الف مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه

علیه وآله وسلم وکانت الریح الثانیة میکائیل فی الف عن میمنة النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم و

ابی بکر وکانت الریح الثالثة اسرافیل فی الف عن میسرة النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم وانا فی المیسرة الحدیث

اخرجه ابن جریر واخرج وکیع وابن ابی شیبة فی مصنفه واسحق بن راهویه واحمد والبزار والنسائی

فی خصائص علی والحسن بن سفیان وابویعلی وابن حبان فی صحیحه والطبرانی وابونعیم فی الحلیة بطرق

جمة صحیحة وحسنة عن الامام حسن بن علی انه خطب حین استشهد علی فقال یا اهل الکوفة لقد

فارقکم بالامس رجل لم یسبقه الاولون بعلم ولا یدرکه الاخرون کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم اذا

ماتح هو الذی ینزل فی الرکیة اذا قل ماءها فیملأ الدلو بیده وقد یجیء بمعنی المائح منه

اور حضرت علی سے منقول ہے فرمایا کہ بدر کے دن مین ایک کنوئین مین اوترکر پانی بھرتا تہا کہ ناگاہ ایک
سخت ہوا چلی پھر دوسری اوس سے سخت چلی کہ اوسسے زیادہ تند ہوا بجز پہلی ہوا کے کبھی دیکھنے مین نہین آئی
پھر اور تیز ہوا چلی پہلی ہوا میکائیل تہے مع ایک ہزار فرشتون کے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داہنی طرف تہے
اور دوسری ہوا اسرافیل تھے مع ایک ہزار فرشتون کے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائین طرف مین۔ اور
تیسری ہوا جبرئیل تھے مع ہزار ملائکہ کے اور ابوبکر آپ کے داہنی طرف اور مین بائین جانب تہا۔ آخر حدیث تک
اسکو ابو یعلی وابن جریر نے وبیہقی نے دلائل مین روایت کیا اور اسکے سند مین ابو الحویرث عبد الرحمن بن معاویہ
ضعیف راوی واقع ہے لیکن دوسرے شواہد اسکو قوت دیتے ہین اور محمد ابن جبیر سے منقول ہے کہ بنی ازد کے
ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ علی ابن ابیطالب نے عراق مین خطبہ پڑہا اور وہ یعنے ازدی سنتا تہا فرمایا کہ مین
قلیب بدر کے اوپر تھا ایک ہوا آئی کہ اوسکے مثل مین نے کبھی سخت ہوا نہین دیکھی پھر موقوف ہوگئی اوسکے بعد
دوسری ہوا آئی کہ اوسکے مثل بھی کبھی بجز پہلی ہوا کے دیکھنے مین نہین آئی پھر موقوف ہوگئی۔ پھر تیسری ہوا آئی
اوسکے مثل بھی بجز پہلی ہوا کے نہین دیکھنے مین آئی۔ پہلی ہوا جبرئیل کا آنا تہا مع ہزار ملائکہ کے ہمراہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری ہوا میکائیل کا آنا تہا مع ہزار ملائکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
وابوبکر کی داہنی جانب سے۔ اور تیسری ہوا اسرافیل کا آنا تہا مع ہزار ملائکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بائین جانب سے اور مین بائین جانب مین تھا الحدیث۔ اسکو ابن جریر نے روایت کیا اور وکیع نے اور ابن ابی
شیبہ نے اپنی مصنف مین اور اسحاق ابن راہویہ اور احمد اور بزار نے اور نسائی نے خصائص علی مین و حسن
ابن سفیان وابو یعلی نے وابن حبان نے اپنے صحیح مین اور طبرانی نے وابونعیم نے حلیہ مین بہت سے
صحیح اور حسن طریقون سے امام حسن بن علی سے روایت کیا ہے کہ آپ نے بعد شہادت حضرت
علی خطبہ مین فرمایا کہ ای اہل کوفہ رخصت ہوا کل تم سے ایک مرد کہ پہلے لوگ اوس پر علم مین سبقت نہین
لیگئے اور پچھلے اوسکے برابر نہین ہوسکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

بعثه في سرية بالراية كان جبريل عن يمينه وميكائيل عن يساره فلا يرجع حتى يفتح الله عليه قال

البزار لا نعلم احدا يروي هذا الا الحسن واسناده صالح (قلت) لبعضه بعض شاهد في

ما مضى عن المولى المرتضى وبالجملة فالجملة مما خصص بها الامام الحسن من العلم المكنون واللؤلؤ المصون

ولابي نعيم في الحلية عن علي قال كنا نتحدث ان ملكا ينطق على لسان عمر وعن سويد بن غفلة من جملة

خطبة بليغة لعلي ثم ضرب الله بالحق على لسانه اي عمر حتى رأينا ان ملكا ينطق على لسانه اخرجه خيثمة

واللالكائي وابو الحسن علي بن احمد البغدادي في فضائل ابي بكر وعمر رضي الله عنهما والشيرازي في الالقاب

وابن منده في تاريخ اصبهان وابن عساكر وعن علي في قصة بدر فجاء رجل من الانصار بالعباس

ابن عبد المطلب اسيرا فقال العباس يا رسول الله هذا والله ما اسرني لقد اسرني رجل اجلح من

احسن الناس وجها على فرس ابلق ما اراه في القوم فقال الانصاري انا اسرته يا رسول الله

فقال اسكت فقد ايدك الله بملك كريم اخرجه ابن ابي شيبة واحمد وابن جرير وصححه والبيهقي

في الدلائل وروى ابن ابي عاصم في الجهاد بعضه ولابن المنذر وابن ابي حاتم عن علي قال كانت سيما

الملائكة يوم بدر الصوف الابيض في نواصي الخيل وادنابها واخرج ابن ابي حاتم وابو الشيخ عن

ابي جعفر محمد بن علي بن حسين بن علي قال كان لذي القرنين صديق من الملائكة يقال له زرافيل

وكان لا يزال يتعاهده بالسلام فقال ذو القرنين يا زرافيل هل تعلم شيئا يزيد في طول العمر ليزداد

شكرا وعبادة قال ما لي بذلك من علم ولكن سأسئل عن ذلك في السماء فعرج زرافيل الى السماء فلبث

جسوقت آپ کو کسی لشکر مین نشان دیکر بھیجتے جبرئیل آپ کے جانب یمین اور میکائیل آپ کے جانب یسار ہوتے اور بغیر فتح کے اوس جگہ سے مراجعت نہین فرماتے تھے۔ بزار نے کہا کہ ہمارے علم مین بجز حضرت حسنؓ کے اس روایت کو کوئی نقل نہین کرتا ہے اور اسناد اسکی صالح ہے مین کہتا ہون کہ اس حدیث کے بعض کے لئے وہ بعض روایات جو مولی مرتضیؓ سے پہلے روایت ہوئین شاہد ہین اور بالجملہ یہ امام حسنؓ کے علوم مکنونہ و اسرار مخصوصہ سے ہے اور ابو نعیم نے حلیہ مین حضرت علی سے روایت کیا کہ ہم کہا کرتے تھے کہ ایک فرشتہ حضرت عمرؓ کی زبان کے اوپر بولتا ہے اور سوید بن غفلہ سے منجملہ خطبۂ بلیغہ حضرت علیؓ کے منقول ہے بیشک اللہ نے حق کو حضرت عمرؓ کی زبان پر بیان کیا ہے کہ ہم سمجھتے تھے کہ ایک فرشتہ حضرت عمرؓ کی زبان پر بولتا ہے اسکو خثیمہ و لالکائی و ابوالحسن علی بن احمد بغدادی نے فضائل ابوبکرؓ و عمرؓ مین اور شیرازی نے القاب مین اور ابن مندہ نے تاریخ اصبہان مین اور ابن عساکر نے روایت کیا اور حضرت علیؓ سے قصۂ بدر مین منقول ہے کہ ایک انصاری عباس ابن عبدالمطلب کو قید کرکے لایا عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی اسنے مجھکو قید نہین کیا مجھکو ایک ابلق گھوڑے کے سوار نے جسکے سر کی دونون طرف بال نہ تھے اور وہ اون لوگون مین سے تھا جو سب لوگون سے زیادہ خوبصورت ہین مین اوس کو اس قوم مین نہین دیکھتا ہون انصاری نے کہا یا رسول اللہ مین نے قید کیا اسکو فرمایا سکوت کر مدد کی تیری اللہ نے ایک بزرگ فرشتہ سے اسکو ابن ابی شیبہ و احمد و ابن جریر نے روایت کیا اور ابن جریر نے اس کی تصحیح کی اور بیہقی نے دلائل مین روایت کیا اور ابن ابی عاصم نے جہاد مین کچھہ حصہ اسکا روایت کیا۔ اور ابن منذر و ابن ابی حاتم نے حضرت علیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ بدر کے روز فرشتون کی علامت اونکے گھوڑون کے پیشانیون اور دُمون مین سفید اُون تھے اور ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن علی سے یعنی امام محمدؑ باقرؓ سے روایت کی ہے کہ ذوالقرنین کا فرشتون مین سے ایک دوست تھا جو زرافیل کہلاتا تھا اور ہمیشہ وہ وقت بوقت پر سلام کے لئے آیا کرتا تھا تب ذوالقرنین نے کہا اے زرافیل تمکو معلوم ہے کوئی ایسی چیز جس سے عمر کی لمبائی زیادہ ہوتا کہ ہم شکر اور عبادت زیادہ کرین کہا مجھکو اس کا کچھہ علم نہین ہے لیکن مین آسمان مین اسکا حال پوچھون گا پھر زرافیل آسمان کی طرف چڑھ گئے۔

ماشاء الله ان يلبث ثم هبط فقال انى قد سألت عما سألتنى عنه فاخبرت ان لله عينا فى ظلمة هى اشد بياضا من اللبن واحلى من الشهد من شرب منها شربة لم يمت حتى يكون هو الذي يسأل الله الموت الحديث والاخبار والآثار فى الملئكة عن اهل بيت النبوة فى غاية من الكثرة مبسوطة فى كتبنا من علومهم مفرقة وانما مقصودنا ههنا الالمام بشئ من ذكرهم عنهم للمعرفة فليقتصر على هذا القدر ولقد حدثت فى هذه الايام فرقة فرق الله جمعهم وشتت شملهم يكفرون بالملئكة وينكرون وجودهم وقد اخبر الله تعالى ورسله عنهم باشكالهم واعضائهم وافعالهم واقوالهم وتسبيحهم وتقديسهم وقربهم من الله تعالى ونزولهم الى الارض وصعودهم الى السماء وانهم مدبروا العالم بامر الله تعالى وهؤلاء اراذل الاشقياء يزعمون على خلاف الله ورسله ان الملئكة عبارة عن القوى البشرية والخصال الحسنة قاتلهم الله ما اجراهم على الكفر من ملأ الله الزبر من ذكرهم نعوذ بالله من شرهم يجب على العلماء تكفيرهم وعلى الامراء تحذيرهم واستتابتهم فان تابوا والا يجب على اولى الامر قتلهم اخر الامر والتوفيق من الله

(الايمان بكتب الرحمن عز وعلا)

قال تعالى امن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون كل امن بالله وملئكته وكتبه وقال المتعال ان هذا لفى الصحف الاولى صحف ابراهيم وموسى وقال ذو الجلال انا انزلنا التورية فيها هدى ونور وقال ذو الافضال واتينا داؤد زبورا وقال المتعال فى عيسى واتيناه الانجيل فيه هدى ونور ومصدقا لما بين يديه من التورية وهدى وموعظة للمتقين

اور جب تک اللہ نے چاہا تب تک وہان ٹہیرے پہر اوترے پہر فرمایا کہ جو کچہ آپ نے مجہ سے پوچہا تہا سو
مین نے اوسکا حال پوچہا تو مجہکو خبر دی گئی کہ اللہ کا ایک چشمہ ہے کہ وہ دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے
زیادہ میٹہا ہے جو کوئی اوس مین سے ایکبار پی لیگا وہ نہین مریگا یہان تک کہ وہی اللہ سے موت مانگے آخر حدیث
تک دیکہو۔ اور ملائکہ کے ذکر کے اخبار و آثار اہل بیت نبوت سے نہایت کثرت سے ہین ہمارے کتب علوم متفرقہ
اہل بیت مین مبسوط ہین ہمارا مقصود اس جگہہ اونکا تہوڑا سا ذکر کرنا ہے اہل بیت کی روایت سے اونکے پہچاننے کے
لئے لہذا اسی قدر پر اکتفا بہتر ہے۔ اور اس زمانہ مین ایک فرقہ پیدا ہوا ہے اللہ تعالے اونکی جماعت کو پراگندہ و
پریشان کرے کہ فرشتون کے وجود سے انکار کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالے اور اوسکے رسولون نے فرشتون کے
اشکال و اعضاء و افعال و اقوال و تسبیح و تقدیس اور اللہ سے قریب ہونے اور زمین پر اوترنے اور آسمان پر
چڑہنے اور اللہ کے حکم سے عالم کی تدبیر کرنے کی خبر دی ہے اور وہ بدبخت ذلیل فرقہ اللہ اور اوسکے رسولونکے
خلاف گمان کرتا ہے کہ قوای بشریہ و نیک عادتون کو فرشتون سے تعبیر کیا گیا ہے اللہ تعالے اس شقی فرقہ
کو تباہ کرے کس قدر دلیر ہین ایسی چیز کے انکار و کفر پر کہ جسکے ذکر سے اللہ کی کتابین لبریز ہین علماء پر اونکا فضیحت
کرنا اور امر اپر دہمکانا اور توبہ لینا واجب ہے اگر توبہ کرین فبہا ورنہ آخر الامر حکام پر اونکا قتل کرنا واجب ہے
اور توفیق اللہ کی جانب سے ہے (ایمان لانا رحمٰن بزرگ و برتر کی کتابون کے اوپر)
فرمایا اللہ تعالے نے ایمان لایا رسول اوس چیز پر جو نازل ہوئی ہے اوسپر اوسکے رب کیطرف سے
اور سب اہل ایمان ہر ایک ایمان لایا اللہ اور اوسکے ملائکہ اور اوسکے کتابون کے اوپر۔ اور فرمایا خدائے
متعال نے کہ یہ کتب سابقہ مین سے جو ابراہیم و موسیٰ کی کتابین ہین اور فرمایا ذو الجلال نے ہم نے
نازل کیا توراۃ کو اوسمین ہدایت و نور ہے اور فرمایا ذو الافضال نے دی ہم نے داؤد کو زبور
اور فرمایا خدای متعال نے عیسیٰ کے قصہ مین دی ہم نے اوسکو انجیل اوسمین ہدایت اور نور ہے
اور اپنی سے پہلی کتاب توراۃ کی تصدیق کرنے والی ہے اور ہدایت اور نصیحت ہے متقیون کے
لئے۔

فى ايات كثيرة نترى واخرج عبد بن حميد وابن جرير وابو الشيخ عن على قال كتب الله الالواح لموسى وهو يسمع صريف الاقلام فى الالواح (ن) وعن على قال ان الله تعالى خلق ثلثة اشياء بيده وقال كن ... التورية بيده اخرجه الدارقطنى فى الصفات وحكمه الرفع وقد رفعه عبد الله بن الحارث عند ابن ابى الدنيا فى صفة الجنة وابى الشيخ فى العظمة والبيهقى فى الاسماء والصفات وكذا قال هذه الجملة كعب رواه عبد بن حميد وقاله ميسرة وابراهيم وفيه اربعة اخرجه فى ... واخرج ابن ابى حاتم وابو الشيخ وابن مردويه عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم قال الالواح التى انزلت على موسى كانت من سدر الجنة كان طول اللوح اثنى عشر ذراعا وعن اصبغ بن نباتة قال كنا جلوسا عند على بن ابى طالب فاتاه يهودى فقال يا امير المؤمنين متى كان الله فقمنا اليه فلهزناه حتى كدنا نأتى على نفسه قال على خلوا عنه ثم قال اسمع يا اخا اليهود ما اقول لك باذنك واحفظه بقلبك فانما احدثك عن كتابك الذى جاء به موسى بن عمران فان كنت قد قرأت كتابك وحفظته فانك ستجده كما اقول انما يقال متى كان لمن لم يكن ثم كان فاما من لم يزل بلا كيف يكون كان بلا كينونة كان لم يزل قبل القبل وبعد البعد لا يزال بلا كيف ولا غاية ولا ينتهى اليه غاية انقطعت دونه الغايات فهو غاية كل غاية فبكى اليهودى وقال والله يا امير المؤمنين انها لفى التورية هكذا حرفا حرفا وانى اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله اخرجه الاصبهانى فى الحجة (قلت) هذه الرواية بما فيها من معالم الدين وعزائم اليقين هى نفسها دليل جليل متين على ثبوتها وصحتها وحسن حفظ

جواب من

اى ولها نهاية بمعنى بل انقطعت دونه جميع الغايات ...

علاوہ اِن کے ذکر کتب مین بہت آیتین پے درپے موجود ہین اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابوالشیخ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے فرمایا کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے واسطے تختون کو لکہا اور آپ تختون پر قلمون کی آواز سنتے تہے حضرت علیؓ سے منقول ہے فرمایا کہ اللہ تعالے نے تین چیزین اپنے ہاتہ سے بنائین اور فرمایا کہ تورات کو اپنے ہاتہ سے لکہا اسکو دارقطنی نے صفات مین روایت کیا اور یہ روایت حکما مرفوع ہے اور مرفوع روایت کیا اِسکو عبداللہ بن حارث سے ابن ابی الدنیا نے صفت جنت مین اور ابوالشیخ نے عظمت مین اور بیہقی نے الاسماء والصفات مین اور یہ جملہ کعب نے بہی اسیطرح کہا ہے روایت کیا اسکو عبد بن حمید نے اور میسرہ اور ابراہیم نے بہی کہا ہے اور اسمین چار چیزونکا ذکر ہے کہ جنکو اللہ نے اپنے ہاتہ سے بنایا اسکو ہنا دنے روایت کیا۔ اور ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے جعفر بن محمد سے یعنی امام جعفر صادق رضؓ سے روایت کی ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے جد سے وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا وہ تختے جو موسی پر اوتارے گئے جنت کی بیری کے درختون مین سے تہے اور لمبائی تختے کی بارہ گز تہی اور اصبغ ابن نباتہ سے منقول ہے کہ ہم حضرت علیؓ بن ابی طالب کی خدمت مین حاضر تہے کہ ایک یہودی نے اگرعرض کیا یا امیرالمؤمنین اللہ کب ہوا ہم نے اوسپر حملہ کیا اور قریب تہا کہ اوسکو مارڈالین۔ فرمایا حضرت علی رضؓ نے علیحدہ ہوجاؤ اوس سے پہر فرمایا اے یہودی اپنے کان سے سُن جو مین کہتا ہون اور اپنے دل سے یاد رکہہ مین اوس کتاب کا مضمون تجکو سناتا ہون جسکو موسی بن عمران لیکر آئے ہین اگر تونے اپنی کتاب پڑہی اور یاد کی ہے تو اس مضمون کو جیسا مین کہتا ہون تو پائیگا۔

کب ہوا اوس شخص کی نسبت بولتے ہین کہ نہ ہو پہر ہوجاے اور جو کہ ہمیشہ سے بلاکیف ہے وہ تہا اور یون نہ کہو کہ ہوگیا وہ ہمیشہ سے ہے پہلے سے پہلے اور بعد کے بعد۔ ہمیشہ سے بلا کیف اور بے غایت ہے نہین منتہی ہوتی ہے اوسکی طرف کوئی غایت غایات اوس سے منقطع ہوجاتی ہین وہ غایت ہر غایت کی ہے۔ یہ سنکر یہودی رویا اور عرض کی قسم ہے اللہ کی اے امیرالمومنین یہ مضمون اسیطرح حرف بحرف تورات مین ہین اور مین گواہی دیتا ہون نہین کوئی معبود بجز اللہ کے اور محمد بندے اور رسول ہین اسکو اصبہانی نے حجۃ مین روایت کیا ہے مین کہتا ہون کہ یہ روایت اور جو کچہ اوسمین دین کی نشانیان اور یقین کی باتین ہین یہ خود بڑی پکی دلیل ہے اوس کے ثبوت اور صحت پر۔

ابن نباتة وضبطها وان له من ذمتها وعهدتها من القراءة غاية فانها مما لا قدرة على وضعها له ولا الالف الالف مثله معه فانها من كلام الله عزّ وعلا في كتابه تعالى والحمد لله على الهداية الى الدراية لحمد الله **وعن** الوليد بن عبد الله عن ابيه قال بلغ عليا ان الاشتر قال ما بال ما في العسكر يقسم ولا يقسم ما في البيوت فارسل اليه فقال انت القائل كذا قال نعم قال اما و الله ما قسمت عليكم الاسلاحا من مال الله كان في خزانة المسلمين جلبوا به عليكم فنفلتكموه ولو كان لهم ما اعطيتكموه لرددته على من اعطاه الله اياه في كتابه ان الحلال حلال ابدا وان الحرام حرام ابدا والله لئن ثنيتم لي الوسادة وبايعتموني لاسيرن فيكم سيرة تشهد لي بها التورية والانجيل و الزبور واني قضيت بما في القرآن واحسن ادبه بالدرة اخرجه ابن عساكر **وعن** علي قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى اليمن فاني لاخطب يوما على الناس وحبر من احبار اليهود واقف في يده سفر ينظر فيه فناداني فقال صف لنا ابا القاسم فقال علي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ليس بالقصير ولا بالطويل البائن وليس بالجعد القطط ولا بالسبط هو رجل الشعر اسود ضخم الراس مشرب لونه حمرة عظيم الكراديس شثن الكفين والقدمين طويل المسربة وهو الشعر الذي يكون في النحر الى السرة اهدب الاشفار مقرون الحاجبين صلت الجبين بعيد ما بين المنكبين اذا مشى يتكفأ كانما ينزل من صبب لم ار قبله مثله ولم ار بعده مثله قال علي ثم سكت فقال لي الحبر وماذا قال علي هذا ما يحضرني قال الحبر في عينيه حمرة حسن اللحية حسن الفم تام الاذنين يقبل جميعا ويدبر جميعا

اور ابن نباتہ کے خوب اچھی طرح یاد رکھنے پر اور اوسکی ذمہ داری سے نہایت درجہ مین بری ہے کیونکہ یہ کلام اس طرح کا ہے کہ اوسکے بنالینے پر اوسکو اور اوسکے مانند ہزارون ہزار کو قدرت نہین ہے کیونکہ وہ اللہ کے کلام مین سے ہی جو اوسکی کتاب مین ہے اور اللہ کا شکر ہے جسنے اپنی عظمت کے سمجھنے کی راہ بتائی - اور ولید بن عبداللہ سے روایت ہی وہ اپنے باپ سے اونہون نے کہا کہ حضرت علیؑ کو خبر پہونچی کہ مالک اشتر نے کہا کہ کیا باعث کہ جو کچھ لشکر مین ہے وہ تقسیم کیا جاتا ہے اور جو کچھ گھرون مین ہے وہ نہین تقسیم کیا جاتا آپ نے اوسکو بلا بھیجا اور فرمایا تو ہی نے ایسی بات کہی کہا ہان آپ نے فرمایا قسم اللہ کی مین نے تمپر تقسیم نہین کیا مگر کچھ ہتیار جو اللہ کے مال مین سے تہی جو مسلمانونکے خزانہ مین تھے - وہ گہوڑے اونکو تمہارے اوپر کہینچ لائے تھے سو وہ مین نے تمکو انعام مین دیا اور اگر وہ اونکا مال ہوتا تو مین تمکو نہ دیتا البتہ مین وہ اوسی کو پہیر دیتا جسکو اللہ نے اپنی کتاب مین دیا ہے حلال حلال ہے اور حرام حرام ہے ہمیشہ تک قسم اللہ کی اگر تم میرے لئے مسند کو درکردو اور مجھسے بیعت کرو تو البتہ مین تم مین اوسی چال پر چلونگا کہ میرے لئے توراۃ اور انجیل اور زبور کو اپنی دینگے کہ مین نے اوسکے موافق حکم کیا جو قرآن مین ہے اور آپ نے اوس شخص کو دُرہ سے اچھی طرح ادب دیا اسکو روایت کیا ابن عساکر نے - اور منقول ہے حضرت علی سے فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن مین بہیجا مین ایکروز لوگون کو خطبہ سناتا تہا اور ایک عالم علماء یہود سے وہان کھڑا تہا اوسکے ہاتہہ مین ایک کتاب تھی اوسکو دیکھتا تہا مجھکو آواز دیکر کہا کہ ہم سے ابو القاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت بیان کرو فرمایا حضرت علی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ پست قد اور نہ بہت دراز قامت ہین - آپ کے سر کے بال نہ بہت پیچدار اور نہ بالکل سیدہے ہین بلکہ وہ بال سیاہ رنگ متوسط الحالت ہین - سر مبارک بڑا - رنگ مائل بسرخی - اعضا کے جوڑ بہاری - کف دست وپا پر گوشت - مسربہ دراز (سینہ سے ناف تک کے بال) پلکین لانبی بہوین ملے ہوئے - پیشانی کشادہ - سینہ چوڑا - رفتار کی ایسی حالت ہی کہ گویا نیچے زمین سے اوترتے ہین مین نے آپکا مثل آپسے پہلے دیکھا اور نہ آپکے بعد دیکھا - فرمایا حضرت علی نے پھر مین نے سکوت کیا حبر (یہودی عالم) نے کہا اور کچھ بیان فرمائیے - حضرت علی نے فرمایا اس وقت مجھے اسیقدر یاد تہا - حبر نے کہا دونو چشم مبارک مین سرخی اور داڑہی خوبصورت دہن خوش وضع - کان پورے ہین جب کسی جانب متوجہ ہوتے ہین تمام جسم سے متوجہ ہوتے ہین اور جب پشت پہیرتے ہین تمام جسم سے پشت پہیرتے ہین -

فقال علی هٰذه واللّٰه صفته قال الحبر وشیٔ اٰخر قال علی وما هو قال الحبر وفیه حیاء قال علی هو الّذی
قلت لك کانما ینزل من صبب قال الحبر فانی اجده هٰذه الصفة فی سفر اٰبائی ونجده یبعث من حرم اللّٰه
وامنه وموضع بیته ثم یهاجر الی حرم یحرّمه هو ویکون حرمته کحرمة الحرم الذی حرم اللّٰه ونجد انصاره
الذین هاجر الیهم قوماً من ولد عمرو بن عامر اهل نخل واهل الارض قبلهم یهود قال علی هو هو قال
الحبر فانی اشهد انه نبی وانه رسول اللّٰه الی الناس کافة فعلی ذلك احیا وعلیه اموت وعلیه ابعث
ان شاء اللّٰه اخرجه ابن سعد وابن عساکر وعن علی ان یهودیا کان یقال له جریجرة وکان له علی النبی
صلی اللّٰه علیه واٰله وسلّم دنانیر فتقاضی النبی صلی اللّٰه علیه واٰله وسلّم فقال له یا یهودی ما عندی ما
اعطیك قال فانی لا افارقك یا محمد حتی تعطینی فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه واٰله وسلّم اذن اجلس
معك فجلس معه فصلی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه واٰله وسلّم فی ذلك الموضع الظهر والعصر والمغرب
والعشاء الاٰخرة والغداة وکان اصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه واٰله وسلّم یتهددونه ویتوعدونه
ففطن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه واٰله وسلّم فقال ما الذی تصنعون به فقالوا یا رسول اللّٰه یهودی
یحبسك فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه واٰله وسلّم منعنی ربی ان اظلم معاهدا ولا غیره فلما ترجل النهار
قال الیهودی اشهد ان لا اله الا اللّٰه واشهد ان محمدا عبده ورسوله وشطر مالی فی سبیل اللّٰه
اما واللّٰه ما فعلت الذی فعلت بك الا لانظر الی نعتك فی التوراة محمد بن عبد اللّٰه مولده
بمکة ومهاجره بطیبة وملکه بالشام لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا متزین

حضرت علیؓ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی یہ آپ ہی کی صفت ہے۔ جبر نے کہا کہ اور بہی صفت ہے حضرت علیؓ نے فرمایا وہ کیا ہے۔ جبر نے عرض کیا کہ آپ مین حیا ہے حضرت علیؓ نے فرمایا مین تجہسے بیان کر چکا کہ گویا نزول فرماتے تہے نیچی جگہ سے عرض کیا جبر نے مین اس صفت کو اپنے باپ دادون کے کتاب مین پاتا ہون اور ہم پاتے ہین کہ آپ اللہ کے حرم وجائے امن اور اوسکے گہر کی جگہ سے مبعوث ہوکر ایسے حرم کی طرف ہجرت فرمائینگے جسکو خود حرم بنائینگے اور اوسکی حرمت اللہ کے حرم کی مثل ہوگی اور ہم پاتے ہین آپ کے انصار کو جنکی طرف آپ ہجرت فرمائینگے ایک قوم عمرو بن عامر کی اولاد سے کہجورون والے اور اوس کے زمین پر انسے پہلے یہود قابض تہے۔ فرمایا حضرت علیؓ نے آپ وہی شخص ہین عرض کیا جبر نے کہ مین گواہی دیتا ہون آپ نبی ہین اور تمام لوگون کی طرف اللہ کے رسول ہین اسی عقیدہ پر زندہ رہونگا اور اسی پر مرونگا اور اسی پر قبر سے اوٹہونگا اگر اللہ نے چاہا اسکو ابن سعد وابن عساکر نے روایت کیا ہے اور حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ ایک یہودی جسکو جبجرہ کہا جاتا تہا اوسکے چند دینار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ قرض تہے اوسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر تقاضا کیا آپ نے فرمایا اے یہودی تجہکو دینے کے لئے میرے پاس کچہ نہین ہے اوسنے عرض کیا کہ جب تک آپ میرا قرض ادا نہ فرماوینگے مین آپ سے علیحدہ نہ ہونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تیرے پاس بیٹہا رہونگا اور اوس کے پاس جلوس فرماکر اوسی جگہ آپ نے ظہر وعصر ومغرب وعشا وصبح کی نماز پڑہی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو زجر و توبیخ کرتے تہے اور اوسکو ڈراتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زجر و توبیخ کو معلوم فرماکر فرمایا تم اوس کے ساتہ کیا کرتے ہو عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کو ایک یہودی قید کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو میرے رب نے معاہد پر اور اوسکے سوا اور ون پر بہی ظلم کرنے سے منع کیا ہے جب دن چڑہا کہا یہودی نے مین گواہی دیتا ہون نہین کوئی معبود بجز اللہ کے اور محمدؐ رسول اللہ کے ہین اور نصف مال میرا فی سبیل اللہ ہے خبردار ہو اللہ کی قسم ہے یہ کام مین نے اسی لئے کیا کہ آپ کی صفت جو توراۃ مین مذکور ہے مجہکو معلوم ہو جاوے کہ محمدؐ بن عبداللہ جائے پیدایش آپ کی مکہ اور جائے ہجرۃ طیبہ یعنے مدینہ۔ اور ملک آپکا شام نہ کج خلق اور نہ سخت دل اور نہ بازارون مین شور کرنے والے اور نہ فحش پسند

بالفحشاء والاقوال الخناء اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله هذا مالي فاحكم فيه بما اراك
الله وكان اليهودي كثير المال اخرجه الحاكم والبيهقي في دلائل النبوة وابن عساكر قال ابن حجر في الاطراف
لم يتكلم عليه الحاكم وفي اسناده ابو علي محمد بن محمد بن الاشعث الكوفي كذبه جماعة (**قلت**)
آثار الصحة لائحة على صفحات هذا الحديث دون الكذب الخبيث والنعت في التوراة من المتواترات
وقد قال السيوطي في جمع الجوامع في مسند علي في حديث عنه عند البيهقي من جهة ابن الاشعث
ايراد البيهقي هذا الحديث عن ابن الاشعث عن اهل البيت فيه فائدة جليلة فان البيهقي التزم
ان لا يخرج في تصانيفه حديثا يعلمه موضوعا خصوصا انه اورده في السنن الكبرى التي هي من
اجل كتبه وهي على ابواب الاحكام التي لا يتساهل في احاديثها وقد كنت اتوقى الاحاديث التي في سنن
ابن الاشعث لانهم تكلموا فيه وفيها اي والآن لا اتوقاها (**قلت**) وهذا الحديث اورده
البيهقي في دلائل النبوة والدلائل ينبغي ان تصلح للاستدلال والحمد لله المتعال **وعن**
ابي هريرة قال توفي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم الاثنين لاثنتي عشرة ليلة خلت من
شهر ربيع الاول فلما كان صبيحة الخميس اذ نحن بشيخ قد جاء فقال انا حبر من احبار بيت المقدس
فقال يا علي صف لي صفة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كاني انظر اليه فقال بابي وامي لم يكن
بالطويل الذاهب ولا بالقصير كان ربعة من الرجال ابيض مشربا بحمرة جعد المفرق شعره الى شحمة
اذنيه صلت الجبين واضح الخدين مقرون الحاجبين ادعج العينين سبط الاشفار اقنى الانف دقيق

اور نہ بدگوئی گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود بجز اللہ کے اور آپ اللہ کے رسول ہین یہ میرا مال ہے
حکم فرمایئے اسمین جیسی آپ کی رائے ہو۔ اور یہ یہودی بڑا مالدار تہا اسکو روایت کیا حاکم نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ
مین اور ابن عساکر نے کہا ابن حجر نے اطراف مین کہ حاکم نے اس روایت مین کلام نہین کیا باوجودیکہ اسکی اسناد مین ابو علی
محمد بن محمد بن الاشعث الکوفی واقع ہے جسکو ایک جماعت نے جھوٹا کہا ہے مین کہتا ہون کہ آثار صحت کے اس
حدیث پر تابان ہین نہ کذب خبیث کے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعت توراۃ مین متواتر
ومشہور ہے اور جمع الجوامع مین سیوطی نے حضرت علی کے مسند مین اوس حدیث میں کہ جسکو
حضرت علی سے بیہقی نے ابن اشعث کے طریق سے روایت کیا ہے کہا کہ بیہقی کی اس حدیث
کو ابن اشعث کے ذریعہ سے اہل بیت اطہر سے نقل کرنے مین ایک فائدہ جلیلہ ہے یہ
کہ بیہقی نے التزام کیا ہے کہ جو حدیث اون کے علم مین موضوع ہوگی اوسکو اپنی تصانیف
مین درج نہین کرینگے اور خاصکر اس حدیث کو وہ اپنے سنن کبرے مین لائے ہین جو
اون کی کتابون مین اعلی درجہ کی کتاب اور احکام کے ابواب مین ہے کہ جنکے متعلقہ
احادیث مین سہولت ناجائز ہے۔ چونکہ محدثین نے ابن اشعث مین کلام کیا ہے اس لئے
مین اون کی سنن کی حدیثون سے احتیاط کرتا تہا لیکن اب نہین کرتا ہون۔

مین کہتا ہون اس حدیث کو بیہقی نے دلائل النبوۃ مین وارد کیا ہے اور دلائل مین
صلاحیت استدلال کی ہونا ضرور ہے والحمد للہ المتعال۔ اور ابو ہریرہؓ سے منقول ہے
کہا وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوشنبہ کے روز بارہوین تاریخ ماہ ربیع الاول
کو جب پنجشنبہ کی صبح ہوئی تو ہمنے دیکھا کہ ایک بڈھا آیا اور اوسنے کہا کہ مین بیت المقدس کے
احبار سے ہون ای علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت مجہسے ایسے طور پر بیان فرمائیے گویا کہ مین آپکو
دیکھتا ہون فرمایا حضرت علیؓ نے کہ میری مان اور باپ آپ پر قربان آپ نہ بہت دراز قد تہے اور نہ
پست قامت بلکہ میانہ قد رنگ سفید سرخی آمیز مانگ کی جگہ پر گہونگر والے آپکے بال کانون کی لو تک کشادہ
پیشانی دونون رخسار کشادہ دونو ابرو پیوستہ سرگین چشم پلکون کے بال سیدہے دراز بینی باریک

المسربة مبلج الثنايا كث اللحية كان عنقه ابريق فضة كان الذهب يجري في تراقيه عرقه في وجهه كاللؤلؤ شثن الكفين والقدمين له شعرات ما بين لبته الى صدره تجري كالقضيب لم يكن على بطنه ولا على ظهره شعرات غيرها يفوح منه ريح المسك اذا قام غمر الناس واذا مشى فكانما يتقلع من صخرة اذا التفت التفت جميعا واذا انحدر فكانما ينحدر في صبب اطهر الناس خلقا واشجع الناس قلبا واسخى الناس كفا لم يكن قبله مثله ولا يكون بعده مثله ابدا قال الحبر يا علي اني اصبت في التورية هذه الصفة ايقنت انه لا اله الا الله وان محمدا رسول الله اخرجه ابن عساكر (**تنبيه**) قال ابن كثير في اوائل التفسير في ذكر جمع القرآن وقول حذيفة ابن اليمان لعثمان رضي الله تعالى عنهما ادرك هذه الامة قبل ان يختلفوا في الكتاب اختلاف اليهود والنصارى وذلك ان اليهود والنصارى مختلفون فيما بايديهم من الكتب فاليهود بايديهم نسخة من التورية والسامرة يخالفونهم في الفاظ كثيرة ومعاني ايضا وليس في تورية السامرة حرف الهمزة ولا حرف الهاء والحرف الياء والنصارى ايضا بايديهم تورية يسمونها العتيقة وهي مخالفة لنسختي اليهود والسامرة واما الاناجيل التي بايدي النصارى فاربعة انجيل مرقس وانجيل لوقا وانجيل متى وانجيل يحيى وهي مختلفة ايضا اختلافا كثيرا وهذه الاناجيل الاربعة كل منها لطيف الحجم منها ما هو قريب من اربع عشرة ورقة بخط متوسط ومنها ما هو اكثر من ذلك اما بالنصف او الضعف ومضمونها سيرة عيسى وايامه

اللبة المنحر وفي رواية النحر وفيها الصدر وفي الصلت التقدم في الظهر والقاهة اذا تغير البشر بيلك ويقرب البشر اذا حضرتها انهاية

مسی بہ (بالونکاخط) چمکدار دندان۔ گہری داڑہی۔ گردن آپ کی گویا آفتاب پیمین تہی۔ حلق مین گویا سونا جاری ہے چہرہ مبارک پر پسینہ مثل موتیون کے۔ قدم اور ہتیلیونپر گوشت۔ گلے وسینہ کی درمیان مثل کہجور کے شاخ کے کچہہ بال تہی۔ کہ اونکے علاوہ شکم وپشت پر اور بال نہ تہے۔ مشک کی خوشبو آپ سے مہکتی تہی۔ جب قیام فرماتے سب لوگون سے بلند معلوم ہوتے۔ اور جب چلتے گویا کہ بلند پتہر پر سے اوترتے ہین جب متوجہ ہوتے پورے طور پر متوجہ ہوتے اور جب اوترتے گویا نشیب مین اوترتے ہین۔ سب لوگون سے اخلاق مین بہتر اور بہادر دل۔ سب سے زیادہ ہاتہہ کی سخی آپکے مثل نہ پہلے آپ سے ہوا ہے نہ بعد آپ کے کبہی ہوگا حبرنے عرض کیا کہ اے علیؓ مینے یہی صفت توریت مین پائی ہے۔ مین یقین کرتا ہون نہین کوئی معبود بجز اللہ کے اور محمد رسول اللہ کے ہین۔ اسکو ابن عساکر نے روایت کیا۔ **تنبیہ** ابن کثیر نے تفسیر کے شروع مین قرآن شریف کو جمع کرنے کے ذکر مین کہا کہ حذیفہ بن الیمان نے حضرت عثمان ابن عفان رضے اللہ تعالے عنہ سے یہ کہا کہ اصلاح فرمایئے اس امت کی اس سے پہلے کہ اختلاف کرین قرآن مین مانند اختلاف یہود اور نصاریٰ کے اسکا باعث یہہ ہے کہ یہود و نصارے کے پاس جو کتا بین رہین وہ اون مین باہم مختلف ہین یہود کے پاس ایک نسخہ توراۃ کا ہے۔ اور سامرہ بہت سے الفاظ اور معانی مین اونکے مخالف ہین اور سامرہ کی توراۃ مین حرف ہمزہ و ہا و یا نہین ہے اور نصارٰے کے پاس ایک توراۃ ہے جسکو عتیقہ کہتے ہین وہ یہود و سامرہ دونون کے نسخون سے مخالف ہے۔ اور نصارٰے کے پاس چار انجیلین ہین۔ انجیل مرقس۔ انجیل لوقا۔ انجیل متی۔ انجیل یحیٰی۔ اون مین بھی باہم اختلاف کثیر ہے۔ اور یہ چارون انجیلین مختصر حجم کی ہین۔ اون مین سے بعض بخط متوسط قریب چودہ ورق کے ہے۔ بعض اس سے بڑی ہین دُونی یا ڈیوڑہی مقدار مین۔ اور حضرت عیسٰے علیہ السلام کے عادات و واقعات +

واحكامه وكلامه وفيه شيئ قليل مما يدعون انه كلام الله وهي مع هذا مختلفة كما قلنا وكذلك التورية مع ما فيهما من التبديل والتحريف ثم هما منسوخان بعد ذلك بهذه الشريعة المحمدية المطهرة انتهى وليعلم ان العبارات التي ينقلها رواة الاحاديث من التورية والانجيل يوجد بعضها الى الآن في التورية والزبور والانجيل وصحائف انبياء بني اسرائيل ويوجد بعض الفاظها متفرقة في مواضع شتى وكثير منها لا يوجد الآن في هذه الكتب الموجودة فيحتمل ان اليهود والنصارى اسقطوها على وفق عادتهم المعروفة التي اقر بها المفسرون من النصارى ويحتمل ان تكون تلك العبارات منقولة من كتب احاديث موسى على نبينا وعليه السلام واحاديث انبياء بني اسرائيل فان اهل الكتاب يطلقون لفظ التورية على تلك الكتب ايضا وهم الان يطلقون لفظ التوراة على مجموعة فيها توراة موسى وزبور داؤد وصحائف اشعياء وارمياء وغيرهم من الانبياء عليهم السلام وفيها عدة من كتب تواريخ الانبياء فهم يطلقون لفظ التوراة على هذه المجموعة وكذلك كانوا يطلقون في زمان سيدنا محمد صلى الله عليه وآله وسلم واصحابه لفظ التورية على كتب احاديثهم ايضا كما لموسى بن عقبة فالنسأي عن ابي مروان ان كعبا حلف بالذي فلق البحر لموسى انا نجد في التوراة ان داؤد نبي الله عليه السلام كان اذا انصرف من صلوته قال اللهم اصلح لي ديني الذي جعلته لي عصمة الحديث والتوراة نزلت قبل داؤد عليه الصلوٰة وكذلك النصارى يطلقون لفظ الانجيل على الاناجيل الاربعة التي جمعها متى ويوحنا

اور احکام کا اون مین ذکر ہے اور کسیقدر وہ ہی ہے کہ جس کے کلام اللہ
ہونے کے وہ مدعی ہین اور اوسپر بھی باہم مختلف ہین جیساکہ ہم بیان کرچکے
ہین اور ایسا ہی حال توراۃ کا ہے باوجود تبدیل اور تحریف کے پھر یہ دونون کتابین
شریعت محمدیہ مطہرہ سے منسوخ ہین انتہٰی ۔ جاننا چاہیئے کہ جن عبارات کو رواۃ احادیث
توراۃ وانجیل سے نقل کرتے ہین ازانجملہ بعض عبارات ہنوز توراۃ وزبور وانجیل
وصحائف انبیاے بنی اسرائیل مین موجود ہین اور بعض عبارات بالفاظ متفرقہ مواضع
مختلفہ مین پائے جاتے ہین اور بہت سی وہ عبارتین اب اِن موجودہ کتب مین مفقود ہین
احتمال ہے کہ یہود و نصارے نے حسبِ عادتِ معروفہ خود اونکو ساقط کر دیا ہو چنانچہ
مفسرین نصارے نے اسکا اقرار کیا ہے اور احتمال ہے کہ عبارات مذکورہ کتب
احادیث موسیٰ وانبیاے بنی اسرائیل علی نبینا وعلیہ السلام سے منقول ہون اِس لئے
کہ اہل کتاب لفظ توراۃ اِن کتابون پر بھی اطلاق کرتے ہین اور اب اوس مجموعہ پر
کہ جس مین توراۃ موسیٰ اور زبور داؤد اور صحائف اشعیا وارمیا وغیرہم انبیا علیہم الصلوٰۃ
والسلام کے ہین لفظ توراۃ کا اطلاق کرتے ہین اور اس مجموعہ مین اور چند انبیا کی
تاریخ کی کتابین بھی شامل ہین اور اِسی طرح سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے
اصحاب کے زمانہ مین توراۃ کا لفظ کتب احادیث انبیا پر اطلاق کرتے تھے جیساکہ
موسےٰ بن عقبہ نے پھر نسائی نے ابو مروان سے روایت کیا ہے کہ کعب کہتے تھے
قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ راستہ دیا دریا مین موسے علیہ السلام کو ہم پاتے
ہین توراۃ مین کہ داؤد نبی اللہ علیہ السلام جسوقت اپنی نماز سے فارغ ہوتے
پڑھتے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِیْ عِصْمَۃً یعنے اے اللہ درست کر
میرے لئے میرے دین کو کہ جسکو تونے میرے لئے عصمۃ بنایا ہے الحدیث اور نزول توراۃ
کا قبل داؤد علیہ الصلوٰۃ کے ہے اور اسیطرح نصاریٰ اناجیل اربعہ پر جنکو متےٰ و یوحنا

ولو قاومرقس فيها كلام الله الذى قرأ عليهم عيسے عليه السّلام وفيها سيرة عيسے ومعجزاته
من كلام الجامعين وايضا يطلقون لفظ الانجيل على رسائل الحواريين وعلى كل كتاب فيه
سيرة عيسے اوسيرة مريم عليهما السلام وقد وقع التحريف واغلاط الكاتبين فى هٰذه الكتب
وتراجمها كثيرا واختلفت نسخها اختلافا شهيرا قبل زمان نبينا محمّد صلے الله عليه وآله وسلم
كما اقربه المفسرون من النصارى ولكنها مع ذٰلك مملوة من توحيد الله تعالى واخبار خاتم الانبيا
صلّى الله عليه وآله وسلّم وان بدلت بعض كلماتها اوزيدت اونقصت فاصل مضامينها
ظاهر على اولى الالباب وهى موافقة للقرآن العظيم الذى انزله الله على نبينا الامى الذى لم يقرأ
كتابا ولا كتبه قط فاى كلام فى هٰذه الكتب خالف القرآن ولم يمكن التطبيق فمخالفة القرآن
دليل قطعى على غلط الكاتبين فيها عمدا اوسهوا فالقرآن جامع لهٰذه الكتب ومبين ماهو صحيح
منها وموضح لما اغلق منها ومبين لاغلاط الكاتبين فيها قال الله تبارك وتعالى وانزلنا
اليك الكتاب بالحقّ مصدّقا لما بين يديه من الكتاب ومهيمنا عليه وقال الله تعالى ولٰكن
تصديق الّذى بين يديه وتفصيل الكتاب لاريب فيه من ربّ العالمين هٰذا وقد حدثت
فى زماننا فرقة يسبون سيدنا عيسى بن مريم عليهما السّلام واتباعه السابقين بالسنتهم
واقلامهم ويعتذرون بان النصارى يسبون نبينا فنحن نسبّ نبيهم لا جواب لهم عندنا غير ذٰلك
فهؤلاء خارجون عن دين الاسلام بلاشك ويجب قتلهم قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم

ولوقا ومرقس نے جمع کیا انجیل کا لفظ اطلاق کرتے ہین اوسمین اللہ کا وہ کلام ہی جسکو حضرت عیسیٰ فر اونکو پکر
سنایا اور حضرت عیسیٰ کے عادات ومعجزات کا ذکر کلام جامعین سیر ہے وغیرہ رسائل حواریین اور ایسی کتابیں
کہ جسمین سیرت عیسیٰ یا مریم علیہما السلام کی ہے لفظ انجیل اطلاق کرتے ہین اور ان کتب مذکورہ اور اونکے
تراجم مین تحریف واغلاط کاتبین بکثرت واقع ہوئے ہین اور اونکے نسخ مین اور نسخ کتب مذکورہ قبل زمانہ
نبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مشہور اختلاف پڑچکا ہی چنانچہ مفسرین نصاریٰ اسکے مقر ہین لیکن باوجود
اسکے اللہ کی توحید واخبار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مملو و پر ہین اگرچہ کتب مذکورہ مین
بعض کلمات بدلے ہوئے یا بڑہائے یا گہٹائے ہوئے ہین تاہم اونکے اصل مضامین اہل فہم پر ظاہر ہین
اور موافق ہین اوس قرآن عظیم کے جسکو اللہ نے ہمارے اوس نبی اُمّی پر نازل فرمایا ہے کہ جسنے کبہی
کسی کتاب کو نہ پڑہا تہا نہ لکہا تہا لہذا جو کلام کتب مذکورہ مین مخالف قرآن وغیر ممکن التطبیق ہو وہ کاتبین کی
غلطی پر دلیل قطعی ہے خواہ عمداً یا سہواً اور قرآن جامع کتب مذکورہ اور جو کچھ کہ اونمین صحیح ہو اوسکا بیان
کرنے والا اور اونکے مشکل مضامین کو واضح کرنے والا اور کاتبین کی غلطیون کو ظاہر کر دینے والا
ہے فرمایا اللہ تبارک و تعالے نے ہمنے نازل کی اے محمدؐ تمپر سچی کتاب جو تصدیق
کرتی ہے اپنے سے پہلی کتاب کی اور شاہد ہے اوسپر فرمایا اللہ تعالے نے
لیکن یہ قرآن تصدیق ہے اپنے سے اگلی کتاب کی اور تفصیل اگلی کتابون کی ہے
کچھ شک نہین ہے اِس مین نزول اوس کا رب العالمین کی طرف سے ہے ہمارے
زمانے مین ایک فرقہ حادث ہوا ہے کہ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور
اون کے اتباع سابقین کو اپنی زبان و قلم سے سب و شتم کرتے ہین اور
یہ عذر کرتے ہین کہ نصاریٰ ہمارے نبی کو بُرا کہتے ہین اِس لئے ہم اون کے نبی
کو بُرا کہتے ہین اِس کے سوا ہمارے پاس اونکا کوئی جواب نہین ہے - یہ
لوگ بلا شک دین اسلام سے خارج اور واجب القتل ہین فرمایا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلّم نے جو بُرا کہے

من سب الانبياء قتل وفرقة اخرى يدعون ان التوراة والزبور والانجيل وغيرها
فقدت من الدنيا وليس في هذه الكتب منها حرف واحد فهم يشنعون في رسائلهم
تشنيعا عظيما على ايات هذه الكتب الموجودة لانها في زعمهم من تصنيفات اليهود
والنصارى فتارة يعمدون الى الآيات المتشابهات ويبتغون منها الفتنة ويقولون
يلزم منه كذا وكذا ولا يطلبون لها تاويلا صحيحا مع علمهم بان امثال هذه المتشابهات
موجودة في القرآن العظيم وتارة يعمدون الى الايات المحكمات ويحرفون معانيها الى غير
مقاصدها مع وضوح معانيها ثم يشنعون عليها تشنيعا عظيما وتارة يدعون التناقض
في ايات ليس فيها مظنة للتناقض فهم يدعون التناقض جهلا او عنادا وتارة يشنعون على
امثال ضربها الله تعالى لتفهيم عباده ويقولون لم يكن عند الله مثال غير هذا وقد قال الله
تعالى ان الله لا يستحيي ان يضرب مثلا ما بعوضة فما فوقها والاشياء التي هي محرمة في شريعتنا
اذا وجدوها غير محرمة في شريعة سابقة يشنعون تشنيعا عظيما على هذه الكتب الالهية
مع علمهم بان كثيرا من الاشياء التي هي محرمة في شريعتنا لم تكن محرمة في الشرائع السابقة
فهؤلاء يخالفون القواعد الشرعية ويتكلمون في شان الكتب المنزلة بكلمات تقشعر منها
جلود المؤمنين فان احتاط احد في تكفيرهم لاقرارهم باصل هذه الكتب وزعمهم فقدانها
فلا شك انهم مبتدعون بدعة عظيمة قاربوا بها الكفر اعاذنا الله من شرورهم وعن

انبیا کو وہ قتل کیا جاوے دوسرا فرقہ مدعی ہے کہ توراۃ و زبور و انجیل وغیرہ دنیا سے مفقود ہین کتب موجودہ مین منجملہ اونکے ایک حرف بھی نہین ہے اور اپنے رسالون مین کتب موجودہ کے آیات پر تشنیع عظیم کرتے ہین اس لئے کہ اونکے گمان مین وہ یہود و نصارے کے تصانیف ہین کبھی آیات متشابہات کی طرف متوجہ ہوکر فساد کی باتین نکالتے ہین اور کہتے ہین کہ اس سے ایسا اور ایسا لازم آتا ہے اور باوجود یہ جاننے کے کہ اِن آیات متشابہات کے امثال قرآن عظیم مین موجود ہین اونکی تاویل صحیح کے متلاشی و طالب نہین ہوتے اور کبھی آیات محکمات کے معانی کو تحریف کرکے وضاحت مقاصد کو بدل دیتے ہین پھر اوسپر سخت طعنہ زنی کرتے ہین اور کبھی ایسے آیات مین تناقض کا دعوے کرتے ہین کہ جسمین تناقض کا مظنہ نہین ہے اور اس دعوے کی بنا محض جہل و عناد ہوتی ہین اور کبھی اون امثال پر کہ جنکو اللہ سُبحانہ وتعالے نے تفہیم عباد کے لئے بیان فرمایا ہے تشنیع کرتے اور کہتے ہین کیا اللہ کے پاس سوا اِس کے کوئی مثال نہیں حال آنکہ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالے نے إِنَّ اللهَ لا يَسْتَحْيِي ان يَضْرِبَ مَثَلاً مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا یعنے اللہ کو مچھر اور اوس کے مافوق کی مثال بیان کرنے سے کچھ شرم نہین ہے اور جو چیزین ہماری شریعت مین حرام ہین اونکو شریعت سابقہ مین حلال پاتے ہین باوجود یہ جاننے کے کہ بہت سی اشیا جو ہماری شریعت مین محرم ہین شرائع سابقہ مین غیر محرم تہین سخت برائی کرتے ہین یہ لوگ قواعد شرعیہ کا خلاف کرتے ہین اور کتب منزلہ کی شان مین ایسے کلمات کہتے ہین کہ اہل ایمان کانپ جاتے ہین یہ فرقہ چونکہ اصل کتب منزلہ کا مقر اور اون کے گم ہو جانے کا گمان کرتا ہے اس لیئے اگر کسیکو اونکی تکفیر مین احتیاط ہو تو اونکے اشد بدعتی ہونے مین کچھ شک نہین ہے جس کے وجہ سے وہ کفر کے قریب پہونچ گئے ہین اللہ تعالے اونکی برائیون سے ہمکو محفوظ رکھے

ابی الفضل بن بزیغ عبید بن بزیغ البزاز المقری قال قرأت علی سلیمان بن موسی الجربی فاخذ علی خمسا
فعقدها بیدہ ثم قال لی حسبك فقلت زدنی فقال قرأت علی سلیم بن عیسیٰ فاخذ علی خمسا
ثم قال لی حسبك فقلت زدنی فقال قرأت علی حمزة بن حبیب الزیات فاخذ علی خمسا
فقال لی حسبك فقلت زدنی فقال قرأت علی سلیمان الاعمش فاخذ علی خمسا ثم قال لی حسبك
فقلت زدنی فقال لی قرأت علی یحیی بن وثاب فاخذ علی خمسا فقال لی حسبك فقلت زدنی
فقال قرأت علی ابی عبد الرحمن السلمی فاخذ علی خمسا ثم قال لی حسبك فقلت زدنی
فقال لی قرأت علی علی بن ابی طالب فاخذ علی خمسا ثم قال لی حسبك فقلت یا امیر المؤمنین
زدنی فقال لی حسبك هٰکذا انزل القرآن خمسا خمسا ومن حفظہ خمسا خمسا لم ینسہ الا سورة
الانعام فانها نزلت جملة فی الف یشیعها من کل سماء سبعون ملکا حتی ادوها الی النبی صلی اللّٰہ
علیہ وآلہ وسلم ما قرئت علی علیل قط الا شفاہ اللّٰہ اخرجه البیهقی فی شعب الایمان وضعفہ
قال فی اسنادہ من لا نعرفہ والخطیب فی تاریخہ وابن النجار فی ذیلہ وابن الجوزی قال صاحب
المیزان ووافقہ صاحب اللسان هٰذا موضوع علی سلیم بن عیسیٰ وبزیغ لا یعرف (قلت)
دعوی الوضع قابل الدفع اذ لا بینة علیها وللبعض الخبر شواهد هو بها متعاضد منها ما قال
ابن ابی شیبة ثنا وکیع عن خالد بن دینار عن ابی العالیة قال تعلموا القرآن خمس آیات خمس آیات
فان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کان یاخذہ خمسا خمسا والسند معتمد وقد مضی فی الایمان

اور ابوالفضل بزیغ بن عبید ابن بزیغ البزاز المقری سے منقول ہی کہا مین نے کیقدر آیات سلیمن بن موسی
الحربی کو پڑہکر سنائی اونہون نے میری پانچ انگلیین پکڑ کر اپنے ہاتہہ سے شمار کرکے مجہہ سے فرمایا
کہ تجہکو کافی ہین یعنے پانچ آیات مین نے عرض کیا کہ زیادہ کی اجازت دیجئی فرمایا کہ مین نے سلیم بن عیسی کو چند آیات
پڑہکر سنائی اونہون نے میرے انامل خمسہ کو پکڑا پہر مجہہ سے فرمایا کہ تجہکو کافی ہین مین نے عرض کیا کہ زیادہ کی
اجازت دیجئے فرمایا کہ مین نے حمزہ بن حبیب الزیات کو چند آیات پڑہکر سنائی انہون نے میری اصابع
خمسہ کو اپنی ہاتہہ مین لیا اور فرمایا کہ تجہکو یہ مقدار کافی ہی مین نے عرض کیا کہ زیادہ فرمائے فرمایا کہ مین
نے سلیمان اعمش کو چند آیات پڑہکر سنائی انہون نے میری انگشت ہائے خمسہ کو پکڑا پہر فرمایا کہ یہ
مقدار تجہکو کافی ہے مین نے عرض کیا کہ اس سے زیادتی فرمائی فرمایا کہ مین نے چند آیات یحیی بن وثاب کو
پڑہکر سنائی اونہون نے میری پانچ انگلیون کو پکڑ کر فرمایا کہ یہ مقدار تجہکو کافی ہی مین نے عرض کیا کہ زیادہ
فرمائیے فرمایا مین نے ابو عبدالرحمن سلمی کو چند آیات پڑہکر سنائی اونہون نے میری پانچ انگلیین پکڑ کر مجہہ سے
فرمایا کہ تجہکو یہ مقدار کافی ہے مین نے عرض کیا کہ زیادہ فرمائی فرمایا کہ مین نے چند آیات حضرت
علی بن ابی طالب کو پڑہکر سنائی اونہون نے میری انامل خمسہ کو پکڑ کر فرمایا کہ یہ مقدار بس ہی مین نے
عرض کیا کہ اے امیرالمومنین زیادہ فرمائیے فرمایا کہ اسیقدر بس ہی اس لئے کہ قرآن اسیطرح نازل ہوا ہی پانچ پانچ
آیتین اور جو کوئی قرآن کو پانچ پانچ آیتین حفظ کرتا ہی بہولتا نہین لیکن سورہ انعام کہ وہ پوری ایک ہی بار
نازل ہوئی ہی ہزار فرشتون کے ساتہہ ہر آسمان سے ستر فرشتے اوسکے ہمراہ ہوتے تہے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچایا یہ سورہ
جب کسی مریض پر پڑہی جاتی ہی اللہ اوسکو شفا دیتا ہی اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا اور ضعیف کرکے کہا کہ
اسکی اسناد مین ایک شخص غیر معروف واقع ہی اور خطیب نے اپنی تاریخ مین اور ابن النجار نے اپنی ذیل مین اور ابن جوزی نے بہی روایت
کیا ہی صاحب المیزان نے کہا کہ یہ حدیث سلیم بن عیسی پر وضع کی ہوئی ہی اور بزیغ غیر معروف ہی اور صاحب اللسان نے بہی صاحب میزان سے
اتفاق کیا مین کہتا ہون کہ دعوے وضع قابل الدفع ہی اسلئے کہ اوسپر کوئی ثبوت نہین اور اس خبر کے بعض حصون کیلئے شواہد
ہین کہ جس سے اوسکو قوت ہوتی ہی انتہی اور کہا ابن ابی شیبہ نے حدیث کی ہم سے وکیع نے وہ خالد بن دینار سے وہ ابی العالیہ سے
کہا ابو العالیہ نے سیکہو قرآن کو پانچ پانچ آیات اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ پانچ آیتین یاد فرماتے تہے اور یہ سند قابل اعتماد ہے

بالملئكة حديث السلمي عن المولى المرتضى رفعا ان العبد اذا تسوك ثم قام يصلي قام الملك خلفه

فيسمع لقرأته فيدنو منه او كلمة نحوها حتى يضع فاه على فيه فما يخرج من فيه شيء من القرآن

الا صار في جوف الملك فطهروا افواهكم للقرآن وعن محمد بن علي ابن الحنفية رفعه القرآن

افضل من كل شيء دون الله وفضل القرآن على سائر الكلام كفضل الله على خلقه فمن وقر القرآن

فقد وقر الله ومن لم يوقر القرآن فقد استخف بحق الله وحرمة القرآن عند الله كحرمة الوالد

على ولده القرآن شافع مشفع وماحل مصدق فمن شفع له القرآن شفع ومن محل به القرآن

صدق ومن جعل القرآن امامه قادة الى الجنة ومن جعله خلفه ساقه الى النار حملة القرآن

هم المحفوفون برحمة الله الملبسون نور الله المتعلمون كلام الله من عاداهم فقد عادى الله ومن

والاهم فقد والى الله يقول الله عز وجل يا حملة كتاب الله استحيوا الله بتوقير كتابه

يزدكم حبا ويحببكم الى خلقه ويرفع عن مستمع القرآن سوء الدنيا ويدفع عن تالي القرآن

بلوى الآخرة ولمستمع اية من كتاب الله خير له من ثبير ذهبا ولتالي

اية من كتاب الله خير له مما تحت اديم السماء وان في القرآن لسورة تدعى

العظيمة عند الله يدعى صاحبها الشريف عند الله تشفع لصاحبها يوم القيامة

اكثر من ربيعة ومضر وهي سورة يس اخرجه الحكيم الترمذي في

نوادر الاصول مرسلا والحاكم في تاريخه عنه عن ابيه

اي في سائر الكلام [illegible] والاطناب في مدح [illegible] نعت القرآن والنعت [illegible]

٢ اي فضله على سائر الكلام الى [illegible]

اور سلمی کی حدیث مولی مرتضی علی سے مرفوعاً ایمان بالملائکہ مین مذکور ومسطور ہو چکی کہ بندہ جسوقت مسواک کرتا ہی پہر کہڑا ہوکر نماز پڑہتا ہے فرشتہ اوسکے پیچہے کہڑا ہوکر اوسکی قرأت کو سنتا ہے۔ اور اوس سے قریب ہوتا ہی یا مثل اسکے کوئی اور کلمہ فرمایا یہانتک کہ اپنے منہ کو مصلی کے منہ پر رکہدیتا ہے۔ جو قرآن مصلی کے منہ سے نکلتا ہی حرف ملک مین پہونچتا ہے تم اپنے موہنونکو تلاوت قرآن کیلیے پاک رکہو اور محمد ابن الحنفیہ سے کہ فرزند حضرت علی کے ہین مرفوعاً منقول ہے کہ قرآن جملہ ماسوا اللہ سے افضل ہے اور قرآن کا افضل ہونا تمام کلامونپر اسطرح پر ہے جسطرح اللہ کا افضل ہونا ہی اوسکی مخلوق پر جو قرآن کی توقیر کرتا ہی اللہ کی توقیر کرتا ہی اور جو قرآن کی توقیر نہین کرتا اللہ کے حق کا استخفاف کرتا ہے اور اللہ کے نزدیک قرآن کی حرمت ایسی ہے جیسے باپ کی حرمت بیٹے کے نزدیک یعنے قرآن سب کلامون سے افضل ہے جسطرح باپ بیٹے سے افضل ہے۔ قرآن شفاعت کرنے والا مقبول الشفاعت اور جہگڑنے والا مقبول القول ہے جسکے لئے شفاعت کریگا مقبول ہوگی اور جسکی طرف سے مجادلہ کریگا اوسکا قول مسلم ہوگا اور جو قرآن کو باطاعت واتباع اپنا پیشوا وامام بناتا ہے۔ وہ اوسکو جنت کے طرف لیجاتا ہے اور جو اوسکو پیچہے ڈالتا (یعنے اوسکی اتباع نہین کرتا ہے) وہ اوسکو دوزخ کی جانب کہینچتا ہے۔ قرآن کے اوٹہانے والے یعنے متبعین ومطیعین اللہ کی رحمت مین گہیرے ہوئے ہین۔ اللہ کے نور سے منور ہین اللہ کا کلام سیکہنے والے ہین جو اونکے ساتہہ عداوت کرتا ہے اللہ کے ساتہہ عداوت کرتا ہے اور جو اون کو دوست رکہتا ہے اللہ کو دوست رکہتا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے اے حاملین کتاب اللہ اللہ سے شرم کرکے اوسکی کتاب کی توقیر کرو تمکو زیادہ دوست رکہیگا۔ اور اپنی مخلوق کو تمہاری محبت دیگا۔ اور قرآن کے مستمع سے برائی وخرابی دنیا کی دور کرتا ہے اور قرآن پڑہنے والے سے آخرت کی سختی دفع کرتا ہے اور کتاب اللہ کی ایک آیت سننے والے کے لئے تبیر کے ہموزن سونے سے بہتر ہے اور ایک آیت پڑہنے والے کے لئے جو کچہہ آسمان کے نیچے ہے اوس سے افضل ہی اور قرآن مین ایک سورہ ہی اللہ کے نزدیک اوسکو عظیم اور اوسکے صاحب کو شریف بولاجاتا ہے۔ قیامت کے روز اپنے صاحب کیلئے قبیلہ ربیعہ ومضر سے زیادہ لوگون کی شفاعت کریگی وہ سورہ یٰسٓ ہے اسِ کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول ہین مرسلا اور حاکم نے اپنی تاریخ مین محمد بن حنفیہ سے اونکے والد ماجد

موصــــو لا تابعة عائشة اخرجه ابو نصر السجزي في الابانة وقال هذا من احسن
الحديث واغربه وليس في اسناده الا مقبول ثقة ولابن ابي شيبة وعبد بن حميد
والدارمي والترمذي وحميد بن زنجويه في ترغيبه والدورقي وابن جرير وابن ابي حاتم و
محمد بن نصر في الحجة وابن الانباري في المصاحف والمحاملي في الامالي ونصر المقدسي في الحجة
على تارك المحجة وابي الليث وابن مردويه والبيهقي في شعب الايمان والبغوي في معالم التنزيل
والمزي في تهذيب الكمال وحديث بعضهم اتم عن الحارث بن عبد الله الاعور قال دخلت
المسجد فاذا الناس قد وقعوا في الاحاديث فاتيت عليا فاخبرته فقال اوقد فعلوها سمعت
رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول سيكون فتن كقطع الليل المظلم قلت يا رسول الله
فما المخرج منها قال كتاب الله فيه نبأ من قبلكم وخبر ما بعدكم وحكم ما بينكم وهو الفصل
ليس بالهزل من تركه من جبار قصمه الله ومن ابتغى الهدى في غيره اضله الله وهو حبل الله
المتين ونوره المبين وهو الذكر الحكيم وهو الصراط المستقيم وهو الذي لا يزيغ به الاهواء ولا تلتبس
به الالسنة ولا تتشعب به الاراء ولا يشبع منه العلماء ولا تمله الاتقياء ولا يخلق على كثرة
الرد ولا تنقضي عجائبه وهو الذي لم تنته الجن اذ سمعته ان قالوا انا سمعنا قرأنا عجبا يهدي
الى الرشد من علم علمه سبق ومن قال به صدق ومن حكم به عدل ومن عمل به اجر ومن دعا اليه
هدي الى صراط مستقيم خذها اليك يا اعور قال الترمذي هذا حديث غريب لا نعرفه الا من

موصولاً روایت کیا عائشہؓ نے اونکی متابعت کی ابو نصر سجزی نے اوسکو ابانہ مین روایت کرکے کہا کہ یہ حدیث
و نادر ترین احادیث سے ہے اسکی اسناد مین تمام ثقہ مقبول راوی ہین اور ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید اور
دارمی و ترمذی نے وحمید ابن زنجویہ نے اپنی ترغیب مین اور دورقی وابن جریر وابن ابی حاتم نے اور محمد بن نصر
نے حجۃ مین اور ابن الانباری نے مصاحف مین اور محاملی نے (الامالی) مین اور نصر المقدسی نے حجۃ علی تارک
المحجۃ مین اور ابواللیث وابن مردویہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بغوی نے معالم التنزیل مین اور
مزی نے تہذیب الکمال مین اور ان مین سے بعض کی حدیث اتم ہے حارث بن عبد اللہ الاعور سے
روایت کیا کہ مین مسجد مین داخل ہوا لوگون کو دیکھا کہ باتون مین مصروف ہین حضرت علی کی خدمت مین حاضر
ہوکر اس حال کو عرض کیا فرمایا (تعجباً) کیا وہ ایسا کرتے ہین سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے فرماتے تھے کہ عنقریب اندہیری راتون کے ٹکڑون کے مانند فتنے ہونگے۔ مین نے عرض کیا کہ
یارسول اللہ اون سے نجات کسطرح ممکن ہوگی فرمایا اتباع کتاب اللہ سے اوسمین تم سے پہلے لوگون کے
حالات اور پچھلون کے اخبار اور تمہارے لئے احکام ہین اور وہ حق و باطل مین فرق کرنے والا ہے لغو
وہزل نہین ہے جو سرکش اوسکو چھوڑتا ہے حق تعالیٰ اوسکو ملیامیٹ و نابود کردیتا ہے اور جو کوئی قرآن کے
علاوہ دوسری چیز مین ہدایت تلاش کرتا ہے اللہ اوسکو گمراہ بناتا ہی وہ اللہ کی مضبوط رسی اور نور واضح اور
ذکر حکیم اور صراط مستقیم ہے اوس کو خواہشات کجی مین نہین ڈال سکتین اور زبانین اوسمین شبہہ نہین
ڈال سکتین اور نہ عقول کو اوسکے تفرقہ پر قدرت ہے اور علما کا اوس سے دل نہین بہرتا اور اتقیا کو
اوس سے تکان نہین پہنچتا اور نہ وہ کثرت تکرار سے پرانا ہوتا ہے اور نہ اوسکے عجائبات ختم ہو سکتے ہین اور جنون
سے اوسکو سنکر سکوت نہ ہوسکا انہون نے یہ کہا کہ بلا شک ہمنے سنا ہی ایسی عجیب قرآن کو کہ بھلائی
کیطرف رہنما ہے جو اوسکو جان لیتا ہے سبقت لیجاتا ہے اور جو اوسکے مطابق کہتا ہی وہ سچا ہے
اور اوسکی مطابق حکم کرنے والا ہی وہ عادل ہے اور اوس پر عمل کرنے والا ماجور ہے۔ اور اوسکے طرف بلانے
والے کو راہ راست کی ہدایت ہوتی ہے۔ اے اعور یہ باتین یاد رکھہ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے۔

حديث حمزة الزيات وأسناده مجهول و فى حديث الحارث مقال قال ابن كثير فى التفسير لم ينفرد حمزة بروايته بل قد رواه محمد بن اسحق عن محمد بن كعب القرظى عن الحارث فبرئ حمزة من عهدته على انه وان كان ضعيف الحديث الا انه امام فى القرأة والحديث مشهور من رواية الحارث وقد تكلموا فيه بل كذبه بعضهم من جهة رأيه واعتقاده اما انه يتعمد الكذب فلا والله اعلم وقصارا هذا الحديث ان يكون من كلام امير المؤمنين على وقد وهم بعضهم فى رفعه وهو كلام حسن صحيح على انه قد روى له شاهد عن عبد الله بن مسعود عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم فذكره عن ابى عبيد (قلت) وله شاهد ايضا عن معاذ عند محمد بن نصر والطبرانى و عن الحارث قال قلت لآتين امير المؤمنين فلاسئلنه عما سمعت العشية فجئته بعد العشاء فدخلت عليه فذكر الحديث ثم قال قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول اتانى جبرئيل فقال يا محمد ان امتك مختلفة بعدك قال فقلت له فاين المخرج يا جبرئيل فقال كتاب الله به يقصم الله كل جبار من اعتصم به نجا ومن تركه هلك مرتين قول فصل وليس بالهزل لا تختلقه الالسن ولا تفنى اعاجيبه فيه نبأ ما كان قبلكم وفصل ما بينكم وخبر ما هو كائن بعدكم اخرجه ابن اسحق ثم احمد فى المسند وعن على قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال لا خير فى العيش الا لمستمع واع او عالم ناطق ايها الناس انكم فى زمان هدنة وان السير بكم سريع وقد رأيتم الليل والنهار يبليان كل جديد ويقربان كل بعيد

حمزہ زیارت کے سوا ہم اسکو کسی سے نہین پہچانتے اور اسکی اسناد مجہول ہے اور حارث اعور کی حدیث
مین مقال ہے۔ ابن کثیر نے تفسیر مین کہا کہ حمزہ اس روایت مین منفرد نہین بلکہ اوسکو محمد بن اسحاق نے
محمد بن کعب قرظی سے اوس نے حارث سے روایت کیا ہو اسلئے حمزہ اوسکی ذمہ داری سے بری ہوگئی۔ علاوہ اسکے
حمزہ اگرچہ ضعیف الحدیث ہو لیکن قرأت مین امام ہو اور یہ حدیث حارث کی روایت سے مشہور ہو اور حارث
مین کلام ہے بلکہ بعض نے اوسکے اعتقاد و مذہب کی وجہ سے اوسکو جہوٹا کہا ہو لیکن اوسکا قصداً جہوٹ
بولنا نہین بیان کیا گیا واللہ اعلم اور اقل درجہ یہ کہ یہ حدیث حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالی عنہ کے
کلام سے ہو بعض راویون نے وہم سے مرفوع کر دیا اور وہ بہتر و پاکیزہ کلام ہے اسکے علاوہ عبد اللہ بن
مسعود سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکے لئے شاہد منقول ہے پہر ابو عبید کے روایت سے
اوسکا ذکر کیا ہے۔ (**مین کہتا ہون**) محمد بن نصر و طبرانی کے پاس معاذ سے بہی شاہد ہو اور حارث سے
منقول ہو کہ مین نے کہا البتہ مین امیر المومنین کیخدمت مین حاضر ہوکر آپ سے سوال کرونگا جو مین نے اوسدن
شام کو سنا تہا پہر مین آپکے پاس بعد عشا کے حاضر ہوا پہر حارث نے حدیث کو ذکر کیا کہا حارث نے کہ
پہر فرمایا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تہے میرے پاس جبرئیل آئے اور
کہا اے محمدؐ آپ کی اُمت آپ کے بعد مختلف ہوگی مین نے کہا اوس سے نجات کسطرح ہوسکتی ہو جبرئیل
نے کہا اتباع کتاب اللہ سے اللہ ہر سرکش کو اوس سے ہلاک کرتا ہو جو اوسکو مضبوط پکڑتا ہو نجات پاتا
ہے اور جو اوسکو چہوڑتا ہو ہلاک ہوتا ہو آخر کا جملہ دو مرتبہ کہا وہ قول فاصل بین الحق والباطل ہو نہ ہزل و
ظرافت اوسکو زبانین نہین بتا سکتین اور اوسکے عجائبات فنا نہین ہوتے اوسمین تمہارے
گذشتہ زمانہ کے حالات اور تمہارے لئے احکام اور زمانۂ آیندہ کے اخبار ہین اسکو ابن اسحاق نے پہر احمد
نے مسند مین روایت کیا اور حضرت علی سے منقول ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا
رسیت کی خیر احکام دین کو سنکر محفوظ رکہنے والے کیلئے ہو یا عالم حق گو کیلئے ای لوگو تم زمانہ ہدنہ مین ہو
اور تمہاری رفتار تیز ہو اور تم دیکہتے ہو لیل و نہار کو گلاتے اور پُرانا کرتے ہین ہر جدید کو اور قریب
کرتے ہین ہر بعید کو۔

ويأتيان بكل موعود فاعدوا الجهاد لبعد المضمار فقال المقداد يا نبي الله ما الهدنة قال بلاء
وانقطاع فاذا التبست الامور عليكم كقطع الليل المظلم فعليكم بالقرآن فانه شافع مشفع
وماحل مصدق ومن جعله امامه قاده الى الجنة ومن جعله خلفه قاده الى النار وهو
الدليل الى خير سبيل وهو الفصل ليس بالهزل له ظهر وبطن فظاهره حكم وباطنه علم عميق بحره
لا تحصى عجائبه ولا يشبع منه علماءه وهو حبل الله المتين وهو الصراط المستقيم وهو الحق الذي
لم تنته الجن اذ سمعته ان قالوا انا سمعنا قرآنا عجبا يهدي الى الرشد فآمنا به من قال به صدق
ومن عمل به اجر ومن حكم به عدل ومن دعى اليه هدى الى صراط مستقيم فيه مصابيح الهدى
ومنار الحكمة ودال على الحجة اخرجه الحسن العسكري في الامثال والآخبار والآثار في القرآن
نزولا من عند الله تعالى وفضلا عن اهل بيت النبوة لا تعد ولا تحصى مسرودة في كتبنا من علومهم
فلا حاجة بنا الى الاكثار منها هاهنا (

ابطال قول البليد بخلق القرآن المجيد

ابطال قول البليد بخلق القرآن المجيد

قال الله المتعال ولا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم قال سليمان بن حرب وكلام الله ونظره واحد
يعني غير مخلوق ذكره الاشعري في الابانة قال ابو نصر عبيد الله بن سعيد بن حاتم السجزي في
الابانة انبأنا ابراهيم بن علي بن عبد الله القرشي وكان صدوقا ثنا عثمان بن محمد بن ابراهيم
الماودائي ثنا احمد بن محمد بن موسى ثنا عبد الكريم بن موسى بن الهيثم الديرعاقولي ثنا علي بن صالح
الانماطي ثنا يوسف بن عدي عن محبوب بن محرز عن الاعمش عن ابراهيم بن يزيد عن الحارث بن سويد

اورلاتے ہین ہر موعود کو سامان تیار کرو مسافت بعیدہ طے کرنے کیلئے مقداد نے عرض کیا یا نبی اللہ
عہد نہ کیا ہے۔ فرمایا بلا اور انقطاع ہی ہیرجب تمکو مثل پارہ ہائے شب تاریک واقعات مشتبہ پیش آئین
قرآن کو مضبوط پکڑو وہ شافع مشفّع ومجادل مصدق ہے جو اوسکو مقتدا و پیشوا بناتا ہے وہ اوسکو جانب جنت
رہبر ہوتا ہے اور جو اوسکو پس پشت کرتا ہے وہ اوسکو دوزخ کیطرف کہنچ لیجاتا ہے وہ راہ راست کا ہادی
و قول فصل ہی نہ ہزل اوسکے لئے ظہر وبطن ہین اوسکا ظاہر حکم اور اوسکا باطن علم جسکا بحر عمیق ہی عجائب وبدائع
اوسکے غیر معدود اور بے شمار ہین اوسکے علما اوس سے سیر نہین ہوتے وہ اللہ کے حبل مستحکم ومضبوط
وصراط مستقیم ہے ایسا حق ہی کہ اوسکو سُنکر جن باز نہ رہ سکے اور یہ کہا کہ ہم نے سُنا ایک قُرآن عجیب جو
فلاح یابی کا ہادی ہے ہم اوسپر ایمان لائے اوسکا قائل صادق اور اوسکا عامل ماجور اور اوسکے
موافق حکم کرنے والا عادل جسکو اوسکی طرف دعوت ہوتی ہے وہ صراط مستقیم کی ہدایت پاتا ہے وہ مصابیح
ہدایت وآیات حکمت سے مملو اور رہنمائی حجّت ہائے راہ حق سے مشحون ہے اسکو حسن عسکری نے اسنا(د) مین
روایت کیا اور قرآن کے منجانب اللہ نازل ہونے اور اوسکے فضائل مین اہل بیت نبوی سے غیر معدود
اخبار وآثار وارد اور ہمارے کُتب علوم اہل بیت مین منقول ہین اسجگہ اون کے اکثار کی ہمکو ضرورت نہین

(ابطال قول بلیلا متعلق خلق قرآن مجیدا) فرمایا اللہ تعالی نے نہین کلام کریگا اون سے اللہ
اور نہ اونکے طرف نظر فرماویگا کہا سلیمان بن حرب نے کہ اللہ کا کلام اور اوسکی نظر ایک ہے یعنے
غیر مخلوق ہین اسکو اشعری نے ابانہ مین ذکر کیا ابو النصر عبید اللہ بن سعید بن حاتم السجزی نے ابانہ مین
کہا کہ ہمکو ابراہیم بن علی بن عبد اللہ القرشی نے خبر دی اور ابراہیم صدوق ہے کہ ہمسے عثمان بن محمد بن ابراہیم
ا ورائی نے حدیث کی اوس نے کہا کہ ہم سے احمد بن محمد بن موسی نے حدیث کی احمد نے کہا ہم سے
عبد الکریم بن موسی بن ہشیم الدیرعاقولی نے حدیث کی عبد الکریم نے کہا کہ ہم سے علی بن صالح انماطی نے حدیث کی علی بن صالح نے
کہا کہ ہم سے یوسف بن عدی نے محبوب بن محرز سے اوس نے اعمش سے اعمش نے ابراہیم بن یزید
سے ابراہیم نے حارث بن سوید سے حدیث کی کہ۔

قال قال علی فذکر الخبر وفیہ اشارۃ الی فئۃ ذات فتنۃ تاتی بعد قال یقولون القراٰن مخلوق
ولیس ھو بخالق ولا مخلوق ولکنہ کلام الرب عزوجل منہ بدأ والیہ یعود و ھذا
الاسناد رجالہ ثقات قالہ السیوطی فی اللاٰلی واخرجہ اللالکائی والاصبھانی وفیہ
کلام اللہ وھو موقوف روایۃً موقف درایۃً اوھو من تعریف الحق للمولیٰ علی کرم اللہ وجہہ ولایۃ
وعن علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للمھاجرین والانصار علیکم بالقراٰن
فاتخذوہ اماماً وقائداً فانہ کلام رب العالمین الذی منہ بدأ والیہ یعود اخرجہ ابن
مردویہ بسند معتضد بما اسند وعن ابن عباس قال لما حکم علی الحکمین قالت لہ الخوارج
حکمت رجلین قال ما حکمت مخلوقا انما حکمت القراٰن اخرجہ ابن ابی حاتم فی السنۃ والبیھقی
فی الصفات والاصبھانی فی الحجۃ واللالکائی فی السنۃ وعن الفرج بن یزید الکلاعی قال قالوا
لعلی حکمت کافراً ومنافقا قال ما حکمت مخلوقا ما حکمت الا القراٰن اخرجہ ابن ابی حاتم فی السنۃ
وابو الشیخ والبیھقی قال البیھقی ھذہ الحکایۃ عن علی شائعۃ فیما بین اھل العلم ولا اراھا شاعت
الاعن اصل واللہ اعلم وعن ابی ھریرۃ قال کنا عند عمر بن الخطاب اذ جاءہ رجل یسألہ عن القراٰن
امخلوق ھو اوغیر مخلوق فقام عمر فاخذ بمجامع ثوبہ حتی قادہ الی علی بن ابی طالب فقال یا ابا الحسن اما
تسمع ما یقول ھذا قال وما یقول قال جاء یسألنی عن القراٰن امخلوق ھو اوغیر مخلوق فقال علی
ھذہ کلمۃ و ستکون لھا ثمرۃ لو ولیت من الامر ما ولیت لضربت عنقہ اخرجہ نصر المقدسی

ثمرۃ
ای ضرر آفۃ ۱۲

فرمایا حضرت علی نے پہر حارث نے تمام حدیث کو ذکر کیا اور اوسمین اشارہ ہے کہ ایک جماعت پیچہ نقیض
بعد مین پیدا ہوگی جو قرآن کو مخلوق کہیگی حال آنکہ قرآن نہ خالق ہی نہ مخلوق وہ کلام رب عزوجل ہے
اوسی سے اوسکی ہدایت اور اوسیکے طرف اوسکی نہایت ہے جلال الدین سیوطی نے لآلی مین کہاکہ
اس حدیث کی سند کی رجال ثقات ہین اور اسکو لالکائی واصبہانی نے روایت کیا اور اونکی روایت
مین بجاے لفظ کلام الرب کے کلام اللہ ہے یہ حدیث روایتًا موقوف ہی اور درایۃً موقف ہی یا بطور کرامت و ولایت
منجانب اللہ حضرت مولیٰ علی کے الہامات سے ہی اور حضرت علی سے منقول ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے انصار و مہاجرین کو کہ قرآن کا اتباع کرکے اوسکو اپنا امام و رہبر بناؤ اسلئے کہ وہ رب العالمین
کا کلام ہے اور اوسی سے شروع ہوا اور اوسیکے طرف عود کریگا اس کو ابن مردویہ نے ایسی سند سے
روایت کیا جو بروایت مسندہ متصل ہے اور ابن عباس سے منقول ہی جب حضرت علی نے غزوہ صفین
مین دو حکم مقرر کئے خوارج نے کہا آپنے دو آدمیون کو حکم بنایا فرمایا مین نے مخلوق کو حکم نہین بنایا میرا حکم
قرآن ہے اسکو ابن ابی حاتم نے السنہ مین اور بیہقی نے الصفات مین اور اصبہانی نے الحجۃ
مین اور لالکائی نے السنہ مین روایت کیا اور فرج بن یزید کلاعی سے منقول ہی لوگون نے حضرت علی سے
عرض کیا کہ آپ نے کافر منافق کو حکم بنایا فرمایا میرا حکم مخلوق نہین بلکہ میرا حکم قرآن ہی اسکو ابن ابی حاتم نے
السنہ مین اور ابوالشیخ و بیہقی نے روایت کیا بیہقی نے کہا یہ حکایت حضرت علیؓ سے اہل علم کے درمیان بکثرت
شائع ہے اور میرے گمان مین اسکا شیوع بلا اصل نہین ہی واللہ اعلم۔ ابوہریرہ سے منقول ہی کہا ہم عمر ابن الخطاب
کے پاس تہے ایک شخص نے آکر سوال کیا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق حضرت عمر اوسکو مضبوط پکڑ کر حضرت
علی کے پاس لیگئے اور کہاکہ اے ابوالحسن آپ سنتے ہین یہ شخص کیا کہتا ہی حضرت علی نے فرمایا کیا کہتا ہے کہا مجہہ سے
سوال کرتا ہے کہ قرآن مخلوق ہی یا غیر مخلوق حضرت علی نے فرمایا یہ ایسا کلمہ ہے جسکا آیندہ بد اثر ہونیوالا ہے
اگر مین بجائے آپکے خلیفہ ہوتا تو اسکو قتل کرادیتا اسکو جعفر مقدسی نے الحجہ مین روایت کیا۔

فی الجنۃ وفی روایۃ احمد والعدنی وابی یعلی والحاکم والبیہقی وغیرہم فی قصۃ تحکیم الحکمین فلما ان امتلأت الدار من قراء الناس دعا بمصحف امام عظیم فوضعہ بین یدیہ فجعل یصکہ بیدہ و یقول ایہا المصحف حدث الناس فقالوا یا امیر المؤمنین ما تسأل عنہ فانما ہو مداد فی ورق و نحن نتکلم بما روینا منہ فما ترید قال اصحابکم ہؤلاء الذین خرجوا بینی وبینہم کتاب اللہ الحدیث وفی ہذا دلالۃ بینۃ ان قراءۃ العباد للقرآن وکتابتہم لہ مخلوق والذی لیس بمخلوق ہو الذی کلم اللہ جبرئیل علیہ السلام وعن حیان بن سدیر عن ابیہ قال لجعفر بن محمد یا ابن رسول اللہ ما تقول فی القرآن خالق ام مخلوق قال اقول فیہ ما یقول ابی وجدی لیس بخالق ولا مخلوق ولکنہ کلام اللہ عز وجل اخرجہ البیہقی وعن یونس بن بکیر عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال سئل علی بن الحسین عن القرآن فقال لیس بخالق ولا مخلوق وہو کلام الخالق اخرجہ محمد بن نصر المروزی وعبد اللہ بن احمد والحاکم وابو نعیم فی الحلیۃ والبیہقی بسند صحیح وعن الزہری قال سألت علی بن الحسین عن القرآن فقال کتاب اللہ وکلامہ اخرجہ البیہقی وعن بسام الصیرفی قال سألت ابا جعفر محمد بن علی بن الحسین عن القرآن فقال کلام اللہ غیر مخلوق اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ وعن معاویۃ بن عمار الدہنی سألت جعفر بن محمد عن القرآن فقال لیس بخالق ولا مخلوق ولکنہ کلام اللہ عز وجل اخرجہ علی بن المدینی وابو زرعۃ الرازی والبخاری فی خلق افعال العباد وعثمان بن سعید الدارمی وابو عوانۃ والدولابی فی الکنی والحاکم والبیہقی من طرق وصححہ

ای تحکیم الحکمین فی التحکیم ای باب الحکم بین المصحف

قیل انہ قال

اوراحمد وعدنی وابویعلی وحاکم وبیہقی وغیرہم نے قصہ تحکیم الحکمین مین روایت کیا کہ جب قرا سے مکان پر ہوگیا حضرت علی نے مصحف امام عظیم کو منگا کر اپنے سامنے رکہا اور اپنا ہاتہہ اوسپر مار کر فرمانے لگے اے مصحف لوگون سے بیان کر لوگون نے عرض کیا کہ اے امیرالمومنین اس سے استفسار فرماتے ہویہ تو لکہے ہوئے اوراق ہین اورانمین جو کچہہ ہے ہم پڑہتے ہین آپکا کیا مقصد ہے - فرمایا تم مین سے جن لوگون نے مجہپر خروج کیا میرے اورانکے درمیان کتاب اللہ ہے الحدیث اسمین دلالۃ واضح ہے کہ بندونکا قرآن کولکہنا اور پڑہنا مخلوق ہی اوراللہ سبحانہ تعالیٰ نے جو کلام جبریل علیہ السلام کے ساتہہ فرمائی وہ غیر مخلوق ہے اورحیان بن سُدیر نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ کسی نے جعفر بن محمد سے پوچہا کہ اے ابن رسول اللہ قرآن خالق ہے یا مخلوق - فرمایا اسمین میرا قول مثل میرے باپ دادا کے ارشاد کے ہی قرآن نہ خالق ہی نہ مخلوق بلکہ وہ اللہ عزوجل کا کلام ہے - اسکو بیہقی نے روایت کیا اور یونس بن بکیر نے جعفر بن محمد سے اونہون نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ علی بن الحسین سے کسی نے پوچہا کہ قرآن خالق ہے یا مخلوق آپ نے فرمایا نہ خالق ہی نہ مخلوق وہ کلام خالق ہی اسکو محمد بن نصر المروزی وعبداللہ بن احمد وحاکم اورابونعیم نے حلیہ مین اوربیہقی نے بسند صحیح روایت کیا اورزہری سے منقول ہے کہ مین نے قرآن کے بارہ مین علی بن الحسین سے سوال کیا فرمایا کتاب اللہ اور اوسکا کلام ہے - اسکو بیہقی نے روایت کیا اور بسام الصیرفی سے منقول ہے کہ مین نے ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین سے قرآن کے بارہ مین دریافت کیا فرمایا کلام اللہ کا غیر مخلوق ہے اسکو ابونعیم نے حلیہ مین روایت کیا - معاویہ بن عمار دہنی سے منقول ہے کہ مین نے جعفر بن محمد سے قرآن کے بارے مین تحقیق کیا فرمایا نہ خالق ہے نہ مخلوق بلکہ کلام اللہ عزوجل کا ہے اسکو علی بن المدینی وابوزرعہ رازی نے اوربخاری نے خلق افعال العباد مین اورعثمان بن سعید دارمی وابوعوانہ نے اوردولابی نے الکنی مین - اورحاکم نے روایت کیا اوربیہقی نے بطرق متعددہ روایت کرکے اسکی تصحیح کی -

هو المزي في التهذيب واخرجه البيهقي عن ابن ابي العوام ثنا موسى بن داود الضبي عن معبد
ابي عبد الرحمن عن معاوية بن عمار قال سألت جعفر بن محمد فقلت انهم يسألوننا عن القرآن
امخلوق هو قال ليس بخالق ولا مخلوق ولكنه كلام الله قال البيهقي تابعه سعدان بن نصر عن موسى
ابن داود وعن قيس بن الربيع قال سألت جعفر بن محمد عن القرآن فقال كلام الله قلت مخلوق
قال لا قلت فما تقول فيمن زعم انه مخلوق قال يقتل ولا يستتاب اخرجه البيهقي من جهة الاصم
فالسلمي والحاكم قال عثمان الدارمي سمعت عليا يعني ابن المديني يقول في حديث جعفر بن محمد
ليس القرآن بخالق ولا مخلوق ولكنه كلام الله قال علي لا اعلم انه تكلم بهذا الكلام في زمان اقدم
من هذا قال علي وهو كفر قال ابو سعيد يعني من قال القرآن مخلوق فهو كافر اخرجه الحاكم فالبيهقي
قال الاشعري في الابانة وصحت الرواية عن جعفر بن محمد ان القرآن لا خالق ولا مخلوق وروى
ذلك عن عمه زيد بن علي وعن جده علي بن الحسين **قلت** وكذا عن الحبر في قوله تعالى قرآنا
عربيا غير ذي عوج قال غير مخلوق اخرجه الآجري في الشريعة وابن مردويه في التفسير والبيهقي و
رفعه فيه انس اخرجه الديلمي في مسند الفردوس وقاله فيه السدي قال البغوي في معالم التنزيل
ويروى عن مالك ورفع ابو الدرداء القرآن كلام الله غير مخلوق اخرجه ابن شاهين في السنة
وقال الحبر لرجل قال اللهم رب القرآن مه لا تقل مثل هذا منه بدأ واليه يعود اخرجه ابو الشيخ
والبيهقي وفي لفظ ان القرآن منه اخرجه البيهقي من جهة الحاكم ورواه ابو نصر السجزي في الابانة

اور مزی نے اسکو تہذیب مین نقل کیا اور بیہقی نے اسکو ابن ابی العوام سے روایت کیا کہ حدیث کی ہمسے موسیٰ ابن داؤد ضبی نے معبد ابی عبدالرحمن سے اوسنے معاویہ بن عمار سے کہ مین نے جعفر بن محمد سے سوال کیا کہ لوگ ہمسے استفسار کرتے ہین ایا قرآن مخلوق ہے فرمایا نہ خالق ہے نہ مخلوق بلکہ وہ کلام اللہ ہی ہے بیہقی نے کہا کہ اسکی متابعت مین سعدان بن نصر نے موسیٰ بن داؤد سے روایت کیا ہے اور قیس بن ربیع سے روایت ہی کہ مین نے جعفر بن محمد سے قرآن کے متعلق پوچھا فرمایا کلام اللہ کا ہے مین نے عرض کیا کیا وہ مخلوق ہے فرمایا نہین مین نے عرض کیا جو شخص اوسکے مخلوق ہونیکا مدعی ہو اوسکی نسبت آپ کیا فرماتے ہین فرمایا وہ قتل کیا جاوے اور اوسے توبہ طلب نہ کی جاوے اسکو بیہقی نے اصم کے طریق سے اور نیز سلمی و حاکم نے روایت کیا عثمان دارمی نے کہا کہ مین علی بن المدینی کو سنا جعفر بن محمد کی حدیث لیس القرآن بخالق ولا مخلوق ولکنہ کلام اللہ مین کہتے تھے کہ میرے علم مین یہہ کلام اس سے متقدم زمانہ مین کسی نے نہین کیا اور وہ کفر ہے ابو سعید نے کہا یعنی جو شخص قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے اسکو حاکم و نیز بیہقی نے روایت کیا اور ابوالحسن اشعری نے الابانہ مین کہا جعفر بن محمد سے یہہ روایت صحیح ہے کہ قرآن نہ خالق ہے نہ مخلوق اور اپنے چچا زید بن علی اور دادا علی بن الحسین سے اونہون نے اسکو روایت کیا ہی مین کہتا ہون ایسا ہے حبر (ابن عباس) سے (نیز) اللہ تعالیٰ کے قول (قرآناً عربیاً غیر ذی عوج) کی تفسیر مین منقول ہے کہ قرآن غیر مخلوق ہے اسکو آجری نے الشریعۃ مین اور ابن مردویہ نے تفسیر مین اور بیہقی نے انس سے مرفوعاً اور دیلمی نے مسند الفردوس مین روایت کیا اور کہا ہی اسکو سدی نے کہا بغوی نے معالم التنزیل مین کہ مالک سے بھی روایت کیا گیا ہی اور مرفوعاً ابو الدرداء سے روایت ہے کہ قرآن کلام اللہ غیر مخلوق ہے اسکو ابن شاہین نے السنہ مین روایت کیا ایک آدمی کہتا تھا اے اللہ قرآن کے رب حبر (ابن عباس) نے اوسکو منع کیا کہ ایسا مت کہہ قرآن کا شروع اللہ کیطرف سے ہی اور اوسیکی طرف عود کریگا اسکو ابوالشیخ و بیہقی نے روایت کیا اور ایک روایت کے یہہ الفاظ ہین کہ قرآن اوسی سے ہے بیہقی نے اسکو دوسرے طریق سے روایت کیا اور ابو نصر سجزی نے اسکو ابانہ مین روایت کیا۔

وفيه صرح القرآن منه ورجاله ثقات وقال انس القرآن كلام الله وليس كلام الله بمخلوق اخرجه ابن عدی فی الكامل والبيهقی قال ابن عدی هذا الحديث وان كان موقوفا على انس فهو منكر لانه لا يعرف للصحابة الخوض فی القرآن قال البيهقی انما اراد به انه لم يقع فی الصدر الاول ولا الثانی من يزعم ان القرآن مخلوق حتى يحتاج الى انكاره فلا يثبت عنهم شیء بهذا اللفظ الذی رويناعن انس وروی ايضا مثله ولابن منه عن عمر وعلی وعبد الله بن مسعود ولكن قد ثبت عنهم اضافة القرآن الى الله تعالى وتجديدها بانه كلام الله تعالى كما روينا عن ابی بكر وعائشة وخباب بن الارت وابن مسعود والنجاشی وغيرهم والله اعلم (قلت) قد بدا منه شیء فی الصدر الاول كما مضی عن الفاروق والمرتضی بسند كل الرواة فيه ثقات وقال عثمان ابن سعيد الدارمی فی كتاب الرد على الجهمية سمعت اسحق بن ابراهيم الحنظلی ای ابن راهويه يقول قال سفيان بن عيينة قال عمرو بن دينار ادركت اصحاب النبی صلی الله عليه وآله وسلم فمن دونهم منذ سبعين سنة يقولون الله الخالق وما سواه المخلوق والقرآن كلام الله منه خرج واليه يعود واخرجه ابن عدی والحاكم والبيهقی وابو عمر فی التمهيد قال ابن راهويه وقد ادرك ابن دينار اجلة اصحاب رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم من البدريين والمهاجرين والانصار مثل جابر بن عبد الله وابی سعيد الخدری وعبد الله بن عمر وعبد الله بن عباس وعبد الله بن الزبير واجلة التابعين وعلى هذا صدر هذه الامة لم يختلفوا فی ذلك وقال اللالكائی بسنده عن

باین الفاظ روایت کیا کہ ٹہر جا ٹہر جا قرآن اوس کا کلام ہے اور اس سند کے لوگ معتبر ہین اور انس نے کہا قرآن کلام اللہ کا ہے
اور کلام اللہ کا مخلوق نہین اسکو ابن عدی نے کامل مین اور بیہقی نے روایت کیا ابن عدی نے کہا اگرچہ
یہہ حدیث انس پر موقوف ہے لیکن منکر ہے اسلئے کہ خوض صحابہ قرآن مین غیر معروف ہے۔ کہا بیہقی نے مراد ابن
عدی کی اس سے (یہہ ہے) کہ صدر اول وثانی مین قرآن کے مخلوق ہونیکا کوئی قائل نہین تہا کہ اوسکی تردید
کی حاجت ہوتی اس کئے یہہ الفاظ جو انس سے مروی ہین صحابہ سے ثابت نہین ہوسے اور نیز اسکی
مانند واضح تر اس سے عمر وعلی وعبد اللہ ابن مسعود رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے لیکن قرآن کو اللہ
کے طرف منسوب کرنا اور اوسکی تعظیم کرنا کہ وہ کلام اللہ کا ہے اونسے ثابت ہے جیسا کہ ہمنے ابوبکر و
عائشہ وخباب بن الارت وابن مسعود ونجاشی وغیرہم سے روایت کیا ہے واللہ اعلم مین کہتا ہون کہ مسئلہ
خلق قرآن صدر اول (زمانہ صحابہ) مین کچہہ ظاہر ہوگیا تہا جیسا کہ فاروق ومرتضی سے سابقا ایسے سند سے
گذر چکا ہے جسکے تمام رواۃ ثقات ہین اور عثمان بن سعید دارمی نے کتاب الرد علی الجہمیہ مین کہا مین نے
اسحاق بن ابراہیم حنظلی یعنے ابن راہویہ سے سنا کہ کہا سفیان بن عیینہ نے کہ کہا عمرو بن دینار نے مین نے
عرصہ ستر سال سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اتباع کو یہہ کہتے ہوسے
پایا کہ اللہ خالق وماسوا اوسکے مخلوق ہے اور قرآن کلام اللہ کا ہے اللہ سے اسکا خروج اور اوسی
کیطرف اوسکا عود ہے اسکو ابن عدی وحاکم (ونیز) بیہقی وابو عمر نے تمہید مین روایت کیا کہا ابن راہویہ
نے کہ عمرو بن دینار نے جلیل القدر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل بدر ومہاجرین و
انصار مین مثل جابر بن عبد اللہ وابی سعید الخدری وعبد اللہ ابن عمر وعبد اللہ بن عباس وعبد اللہ
ابن زبیر اور کبار تابعین کو پایا ہے اس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ صدر اول کے لوگون نے اس
مسئلہ (خلق قرآن) مین اختلاف نہین کیا لالکائی نے لبسند خود۔

القاسم بن العباس الشيبانی ثنا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار قال ادرکت تسعة من
اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقولون من قال القرآن مخلوق فهو کافر هذا
والذی قبله صحیحان قاله السیوطی وقال البخاری فی کتاب الرد علی المعطلة والجهمیة وبیان
خلق افعال العباد ثنی الحکم بن محمد الطبری کتبت عنه بمکة قال ثنا سفیان بن عیینة قال ادرکت
مشیختنا منذ سبعین سنة منهم عمرو بن دینار یقولون القرآن کلام الله ولیس بمخلوق واخرجه
ابن عدی والبیهقی قال البیهقی وقرأت فی کتاب ابی عبدالله محمد بن محمد بن یوسف بن ابراهیم
الدقاق بروایته عن القاسم بن ابی صالح الهمدانی عن محمد بن ابی ایوب الرازی قال سمعت محمد بن
سعید بن سابق یقول سألت ابا یوسف فقلت اکان ابو حنیفة یقول القرآن مخلوق فقال معاذ الله
ولا انا اقوله فقلت اکان یری رأی جهم فقال معاذ الله ولا انا اراه قال البیهقی رواته ثقات
وروی البیهقی عن الحارث بن ادریس سمعت محمد بن الحسن الفقیه یقول من قال القرآن مخلوق
فلا تصل خلفه وروی البیهقی من جهة الحاکم عن ابی یوسف کلمت ابا حنیفة سنة جرداء فی
ان القرآن مخلوق ام لا فاتفق رایه ورأیی علی ان من قال القرآن مخلوق فهو کافر قال الحاکم رواة
هذا کلهم ثقات (**قلت**) انما کان المناظرة الی السنة للتکفیر دون التنفیر وقال
ابن عبدالبر فی کتاب الانتقاء فی مناقب الثلثة الفقهاء حدثنا الحکم بن المنذر بن سعد قال
ثنا ابو یعقوب یوسف بن احمد بن یوسف قال وحدثنا ابو حامد ثنا صالح بن احمد بن یعقوب قال

قاسم بن عباس شیبانی سے روایت کیا کہ ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار کی زبانی حدیث کی کہا کہ مین نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے نو شخصونکو یہہ کہتے ہوے پایا کہ قرآن کو مخلوق کہنے والا کافر ہے جلال الدین سیوطی نے کہا یہہ اور اسکے ماقبل کی حدیث صحیح ہے اور بخاری نے کتاب الرد علی المعطلہ والجہمیہ وبیان خلق افعال العباد مین کہا جبکہ حکم بن محمد الطبری نے حدیث کی مین نے اونسے مکہ مین سنکر اسکو لکھہ لیا اونہون نے کہا کہ ہمسے سفیان بن عیینہ نے حدیث کی کہا کہ مین نے ستر سال اپنے مشایخ کو کہ منجملہ اونکے عمرو بن دینار ہین یہہ کہتے ہوے پایا کہ قرآن کلام اللہ کلام ہے مخلوق نہین اسکو ابن عدی وبیہقی نے بہی روایت کیا بیہقی نے کہا مین نے ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن یوسف بن ابراہیم الدقاق کی کتاب مین پڑہا کہ اونہون نے روایت کی قاسم بن صالح ہمدانی سے اونہون نے محمد بن ابی ایوب رازی سے کہا مین نے محمد بن سعید بن سابق کو کہتے ہوے سنا کہ مین نے ابو یوسف سے پوچہا کیا ابو حنیفہ خلق قرآن کے قائل تہے فرمایا معاذ اللہ نہ ابو حنیفہ خلق قرآن کے قائل تہے نہ مین ہون پہر مین نے کہا کیا ابو حنیفہ جہم کے ہم عقیدہ تہے ابو یوسف نے کہا معاذ اللہ نہ اونکا یہہ عقیدہ تہا نہ میرا ہے بیہقی نے کہا اسکے رواۃ ثقات ہین اور بیہقی نے حارث ابن ادریس سے روایت کیا کہ مین نے محمد بن الحسن فقیہ کو کہتے ہوے سنا جو خلق قرآن کا قائل ہو ہم اوسکے پیچہے نماز نہین پڑہتے اور بیہقی نے بطریق حاکم ابو یوسف سے روایت کیا کہ مین نے کامل ایکسال تک ابو حنیفہ سے مسئلہ خلق وعدم خلق قرآن مین مناظرہ کیا اسکے بعد میری اور ابو حنیفہ کی رائے متفق ہوئی ہے کہ قائل خلق قرآن کا کافر ہے حاکم نے کہا اسکے راوی ثقہ ہین مین کہتا ہون یہہ مناظرہ ایک سال تک اثبات تکفیر مین تہا نہ نصرت ولانے مین اور ابن عبد البر نے کتاب الانتقاء فی مناقب الثلثۃ الفقہاء مین کہا ہمسے حکم بن منذر بن سعید نے حدیث کی کہا ہمسے ابو یعقوب یوسف بن احمد بن یوسف نے حدیث کی (دوسری) ہمسے ابو حامد نے حدیث کی کہا ہمسے صالح بن احمد بن یعقوب نے حدیث کی ۔

سمعت ابی یقول سئل ابومقاتل حفص بن سلم وانا حاضر عن القرآن فقال القرآن کلام الله غیر
مخلوق ومن قال غیر هذا فهو کافر فقال له ابنه سلم یا ابت هل تخبر عن ابی حنیفة فی هذا بشیء فقال
نعم کان ابوحنیفة علی هذا عهدی به ما علمت منه غیر هذا ولو علمت منه غیر هذا لم اصحبه
(**قلت**) فی هذا کله ابطال لما عزی بعض المحدثین الی ابی حنیفة ومحمد بن الحسن من
القول بخلق القرآن وکل ما روی عن ابی حنیفة من هذا القبیل فینبغی ان یحمل علی انه کان یقول ان
قرآتنا للقرآن وکتابتنا له مخلوقة کما افاد فی الفقه الاکبر ففهم بعض الناس من کلامه ان اصل
القرآن الذی هو صفة لله تعالی مخلوق عنده او شدد علیه المشددون ومنعوا من هذا اللفظ
سداً للباب وکذا علی محمد کما شدد بعضهم علی البخاری فی قوله لفظی بالقرآن مخلوق **قال**
الاشعری فی الابانة ومن قال ان القرآن غیر مخلوق ومن قال بخلقه فهو کافر من العلماء وحملة الآثار
ونقلة الاخبار لا یحصون کثرة منهم حماد بن زید والثوری وعبد العزیز بن ابی سلمة ومالک بن
انس والشافعی واصحابه واللیث بن سعد وسفیان بن عیینة وهشام وعیسی بن یونس وحفص بن
غیاث وسعد بن عامر وعبد الرحمن بن مهدی وابوبکر ابن عیاش ووکیع وابوعاصم النبیل ویعلی بن
عبید ومحمد بن یوسف وبشر بن المفضل وعبد الله بن داؤد وسلام بن ابی مطیع وابن المبارک
وعلی بن عاصم واحمد بن یونس وابونعیم وقبیصة بن عقبة وسلیمان بن داؤد وابوعبید القاسم بن
سلام ویزید بن هارون وغیرهم انتهی وقد افرد بالتصنیف محمد بن اسمعیل البخاری کتاب الرد علی

کہ مین نے اپنے باپ کو کہتے ہوے سُنا کہ میرے موجودگی مین ابو مقاتل حفص بن سلم سے قرآن کے
متعلق سوال کیا گیا حفص نے کہا قرآن کلام اللہ کا غیر مخلوق ہے اور جسکا عقیدہ اسکے خلاف ہو وہ کافر ہے
اونکے فرزند سلم نے سوال کیا کہ اس مسئلہ مین ابو حنیفہ کا کیا مسلک ہے کہا ابو حنیفہ کا یہہ ہی مسلک تہا
مین نے اونکو اسی پر پایا اسکے خلاف اونسے مجھکو معلوم نہین ہوا اور اگر معلوم ہوتا تو مین اونکی صحبت
کو اختیار نکرتا مین کہتا ہونکہ اس تمام تقریر سے بعض محدثین کا ابو حنیفہ و محمد کیطرف خلق قرآن کے مقولہ کو
منسوب کرنا باطل ثابت ہوتا ہے- اور جو کچھہ کہ ابو حنیفہ و محمد سے ازین قبیل مروی ہے اوسکا یہہ عمدہ محمل ہے
کہ وہ قرأت و کتابت قرآن کو مخلوق کہتے تہے جیسا فقہ اکبر سے مستفاد ہے - بعض اشخاص نے
اونکے کلام سے یہہ سمجہہ لیا کہ اصل قرآن جو اللہ کے صفت ہے وہ اونکے نزدیک مخلوق ہے یا بعض
متشددین نے اس لفظ سے سد باب کیلئے اونپر اور امام محمد پر تشدد کیا- جیسا کہ بعض لوگون نے بخاری پر اونکے مقولہ
لفظی بالقرآن مخلوق[1] مین تشدد کیا ہے اشعری نے ابانہ مین کہا کہ قرآن کو غیر مخلوق کہنے والے اور معتقد خلق
قرآن کی تکفیر کرنے والے علماء و حفاظ حدیث و ناقلین اخبار زائد از شمار ہین از انجملہ حماد بن
سفیان ثوری و عبد العزیز بن ابی سلمہ و مالک بن انس و شافعی و اصحاب شافعی و لیث بن سعد و
سفیان بن عینیہ و ہشام و عیسٰی بن یونس و حفص بن غیاث و سعد بن عامر و عبد الرحمٰن بن مہدی و ابو بکر
بن عیاش و وکیع و ابو عاصم النبیل و یعلے بن عبید و محمد بن یوسف و لبشر بن مفضل و عبد اللہ بن داؤد
و سلام بن ابی مطیع و عبد اللہ ابن المبارک و علی بن عاصم و احمد بن یونس و ابو نعیم و قبیصۃ بن عقبہ و
سلیمان ابن داؤد و ابو عبید القاسم بن سلام و یزید بن ہارون و غیرہم ہین انتہی اور محمد بن اسماعیل
بخاری نے کتاب الرد علی المعطلہ والجہمیہ -

---

[1] سلہ
میرا قرآن پڑہنا مخلوق ہے -

المعطلة والجهمية وبيان خلق افعال العباد واورد فيه ابطال القول بخلق القرآن عن مشيخة
ابن عيينة منذ سبعين سنة منهم عمرو بن دينار وعن جعفر بن محمد وحماد بن زيد وابن المنكدر
ومنصور والاعمش ومسعر ومسلم بن احول وحماد بن ابی سليمان والثوری ومالك وابن عيينة
ووكيع وخالد بن عبدالله القسری ذابح جعد بن درهم عبدالله بن ادريس الاودی ووهب بن جرير
ومعتمر بن سليمان ويزيد بن هارون وابی بكر بن عياش وابن المبارك ويحيى بن سعيد
وعلی بن المدينی وابی الوليد وعبيدالله بن عائشة وحفص بن غياث وسليمان بن داود الهاشمی
وسهل بن مزاحم وابن مهدی وبشر بن المفضل وابی عبيد ومعاذ بن معاذ والحجاج بن
ارطاة وهاشم بن القاسم والربيع بن نافع الحلبی ومحمد بن يوسف وعاصم بن علی بن عاصم و
يحيى بن يحيى واهل العلم قال وقال الحميدی ثنا سفيان ثنا حصين عن مسلم بن صبيح عن شتير بن
شكل عن عبدالله قال ما خلق الله من ارض ولا سماء ولا جنة ولا نار اعظم من الله لا اله
الا هو الحی القيوم قال سفيان تفسيره ان كل شیٔ مخلوق والقرآن ليس بمخلوق وكلامه اعظم
من خلقه لانه انما يقول لكن فيكون فلا يكون شیٔ اعظم مما يكون به الخلق والقرآن كلام الله انتهى وذكر
البيهقی ابطال هذا المقال وتكفير قائلها واحدا لا مرين باسانيد كثيرة وطرق متعددة عن
مالك والليث والفضيل بن عياض وابن عيينة وابی بكر بن عياش وهشيم وعلی بن هاشم
وحفص بن غياث وعبدالسلام الملائی وحسين الجعفی ويحيى بن زكريا ابن ابی زائدة وعبدالله

کتاب الرد علی المعطلة والجہمیة و بیان خلق افعال العباد مین علحدہ کتاب لکھی ہے اوسمین ابطال خلق قرآن
ابن عیینہ کے مشائخ سے ستر سال سے نقل کیا اون شیوخ مین عمرو بن دینار بھی ہین ونیز جعفر بن
محمد وحماد بن زید وابن المنکدر ومنصور واعمش ومسعر ومسلم بن احول وحماد بن ابی سلیمان وسفیان ثوری و
مالک وابن عیینہ ووکیع وخالد بن عبد اللہ القسری ذابح جعد بن درہم عبد اللہ بن ادریس الاودی ووہب ابن
جریر ومعتمر بن سلیمان ویزید بن ہارون وابوبکر بن عیاش وعبد اللہ بن المبارک ویحیی بن سعید و
علی بن المدینی وابو الولید وعبید اللہ بن عائشہ وحفص بن غیاث وسلیمان ابن داود الہاشمی وسہل
ابن مزاحم وابن مہدی وبشر بن مفضل وابوعبید ومعاذ بن معاذ وحجاج بن ارطاة وہاشم ابن القاسم
وربیع بن نافع الحلبی ومحمد بن یوسف وعاصم بن علی بن عاصم ویحیی بن یحیی ودیگر علما سے ابطال خلق قرآن
کو روایت کیا بعد ازان کہا کہ کہا حمیدی نے کہ ہم سے سفیان نے حدیث کی اوس نے کہا ہم سے
حصین نے حدیث کی مسلم بن صبیح سے مسلم نے شتیر بن شکل سے شتیر نے عبد اللہ سے کہا کہ اللہ نے
آسمان وزمین ودوزخ وجنت کو (اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ) سے اعظم نہین بنایا۔ سفیان
نے کہا اسکی تفسیر یہ ہے کہ ہر شئی مخلوق ہے اور قرآن مخلوق نہین اور اللہ کا کلام اوسکی مخلوق سے اعظم
ہے۔ اسلئے کہ اللہ سبحانہ تعالی جب کسی شئی کیلئے فرماتا ہے موجود ہو وہ شئی موجود ہوجاتی ہے اور
کوئی شئی اپنے موجب ایجاد وخلق سے اعظم نہین ہوتی اور قرآن کلام اللہ کا ہے انتہی۔ اور بیہقی نے
ابطال خلق قرآن اور اوسکے قائل کی تکفیر یا ان دونوں باتون مین سے ایک کو باسانید کثیرہ وطرق متعددہ مالک ولیث و
فضیل بن عیاض وابن عیینہ وابوبکر بن عیاش وہشیم وعلی بن ہاشم وحفص بن غیاث وعبد السلام الملائی
وحسین الجعفی ویحیی بن زکریا بن ابی زائدہ وعبد اللہ۔

ابن ادریس وابی اسامۃ وعبدۃ بن سلیمن ووکیع وابن المبارک والفزاری والولید بن مسلم
وابن لہیعۃ وحماد بن زید وشریک بن عبداللہ ویحیی بن سلیم ومسلم بن خالد وھشام بن سلیمان
المخزومی وجریر بن عبدالحمید وعلی بن مسھر ومحمد بن فضیل وعبدالرحیم بن سلیمن وعبدالعزیز
ابن ابی حازم والدراوردی واسمعیل بن جعفر وحاتم بن اسمعیل وعبداللہ بن یزید المقرئ و
النضر بن محمد المروزی وعبداللہ ابن ابی داؤد ابوالولید والشافعی ونقلہ عن جمیع من لقیہ
وسوید بن سعید وحکاہ عن جمیع من حمل عنہم العلم وابن مھدی وعمران بن موسی الجرجانی و
یزید بن ھارون والبویطی والمزنی ویحیی بن یحیی وابی عبید القاسم بن سلام قال البیھقی ونقل
الینا عن ابی الدرداء مرفوعًا القران کلام اللہ غیر مخلوق وروی ذلک ایضا عن معاذ بن جبل
وعبداللہ بن مسعود وجابر بن عبداللہ مرفوعًا ولا یصح شیٔ من ذلک اسانیدہ مظلمۃ لا ینبغی ان یحتج
بشیٔ منھا ولا ان یستشھد بشیٔ منھا وفیما ذکرناہ کفایۃ وباللہ التوفیق انتہی وقد امتحن فی
ھذا احمد بن محمد فاستقام قیام مقام امام والقصۃ مشھورۃ فی الکتب التاریخیۃ وقد روی
الخطیب فی شرف اصحاب الحدیث عن ابی بکر ابن ابی داؤد ثنا احمد بن سنان عن رجل ذکرہ انہ
رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی المنام وکانہ قایم بین حلقتین فی احدھما
احمد بن حنبل وفی الاخری احمد بن ابی داؤد ای القاضی القائل بخلق القران والنبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم یقول فان یکفر بھا ھؤلاء واشار النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم الی ابن ابی داؤد واصحابہ

ابن ادریس و ابو اسامہ و عبدۃ بن سلیمان و وکیع و عبد اللہ ابن المبارک و فزاری و ولید بن مسلم و ابن لہیعۃ و حماد بن زید و شریک بن عبد اللہ و یحیی بن سلیم و مسلم بن خالد و ہشام بن سلیمان المخزومی و جریر بن عبد الحمید و علی بن مسہر و محمد بن فضیل و عبد الرحیم بن سلیمان و عبد العزیز بن ابی حازم و دراوردی و اسمعیل بن جعفر و حاتم بن اسمعیل و عبد اللہ بن یزید مقری و نضر بن محمد المروزی و عبد اللہ بن ابی داؤد و ابو الولید و شافعی سے اور تمام ان لوگون سے جن کو شافعی سے لقا ہے او سوید بن سعید اور اون کے جمیع اساتذہ و ابن مہدی و عمران بن مہدی الجرجانی اور یزید بن ہارون و بو یعلی و مزنی و یحیی بن یحیی اور ابو عبید القاسم بن سلام سے ذکر کیا و نیز بیہقی نے کہا کہ ہمکو ابو الدرداؓ سے مرفوعاً روایت پہونچی ہے کہ قرآن کلام اللہ کا غیر مخلوق ہے۔ اور معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن مسعود و جابر بن عبد اللہ سے اس کو مرفوعاً روایت کیا لیکن یہ روایات غیر صحیح اور اونکے اسانید مظلمہ ہین قابل احتجاج و استشہاد نہین ہین اور جو کچھہ ہم ذکر کرچکے ہین کافی ہے و باللہ التوفیق انتہےٰ۔

اور اس مسئلہ مین احمد بن محمد امتحان کئے گئے لیکن وہ مستقیم رہے اور تائید مذہب حق مین مقام امام مین قیام کیا۔ یہ قصہ کتب تاریخ مین باشہر وجوہ مسطور ہے اور خطیب نے شرف اصحاب الحدیث مین ابو بکر بن ابی داؤد سے روایت کیا کہ ہم سے احمد بن سنان نے ایک شخص سے حدیث کی کہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ دو حلقون کے درمیان مین کھڑے ہین ایک حلقہ مین احمد بن حنبل اور دوسرے مین احمد بن ابی داؤد قاضی قائل خلق قرآن ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین اگر وہ لوگ اوس کے منکر ہین اور ابن ابی داؤد اور اوس کے اصحاب کی طرف اشارہ کرتے ہین۔

فقد وكلنا بها قوما ليسوا بها بكافرين واشار بها الى احمد واصحابه ومن هنا قال المزنى صاحب الشافعى ابو بكر يوم الردة وعمر يوم السقيفة وعثمان يوم الدار وعلى يوم صفين واحمد ابن حنبل يوم المحنة ثم ليعلم ان هنا مباحث ثلثة بل اربعة القول بخلق القرآن والقول بخلق اللفظ بالقرآن والقول بخلق الملفوظ بالقرآن والقول باحداث القرآن فالاول قدم البحث فيه وقد اشتد انكار احمد ومن تبعه على من قال لفظى بالقرآن مخلوق ويقال ان اول من قاله الحسين بن على الكرابيسى احد اصحاب الشافعى الناقلين لكتابه القديم فلما بلغ ذلك احمد بدعه وهجره ثم قال بذلك داؤد بن على الاصبهانى راس الظاهرية وهو يومئذ بنيسابور فانكر عليه اسحق وبلغ ذلك احمد فلما قدم بغداد لم ياذن له فى الدخول عليه قال الذهبى فى الميزان فى ترجمة الكرابيسى وكان يقول القرآن كلام الله غير مخلوق ولفظى به مخلوق فان عنى التلفظ فهذا جيد فان افعالنا مخلوقة وان قصد الملفوظ بانه مخلوق فهذا الذى انكره احمد والسلف وعدوه تجهما وقال العينى فى تاريخه فى ترجمة الكرابيسى وكان الكرابيسى و عبد الله بن كلاب وابو ثور وداؤد بن على وطبقاتهم يقولون ان القرآن الذى تكلم الله به صفة من صفاته لا يجوز عليه الخلق وان تلاوة التالى للقرآن وكلامه كسب له وفعل له وذلك مخلوق وانه حكاية عن كلام الله وليس هو القرآن الذى تكلم الله به وحكى داؤد فى كتاب الكافى ان هذا كان مذهب الشافعى وانكر ذلك اصحاب الشافعى وقالوا هذا قول فاسد ما قال

اور منقد وکلنا بھا قومًا لیسوا بھا بکافرین کو پڑھکر احمد اور اونکے اصحاب کی طرف ایما فرمایا اس لئے کہا مزنی صاحب شافعی نے ابوبکر نے ارتداد اعراب کے وقت اور عمر نے سقیفہ کے روز اور عثمان نے ایام محاصرہ دار مین اور علی نے روز وقعہ صفین مین اور احمد بن حنبل نے زمانۂ امتحان مین آیہ مذکورہ کی مطابق استقامت فرمائی۔ اب یہ جاننا چاہیئے کہ اس جگہ تین بلکہ چار مباحث ہین قرآن کو مخلوق کہنا اور قرارت قرآن کو مخلوق کہنا اور قرآن کے الفاظ مقروء کو مخلوق کہنا اور قرآن کو محدث کہنا۔ امر اول کی بحث گذر چکی اور احمد اور اونکے اتباع نے قائلین خلق قرارت قرآن پر اشد انکار کیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ اصحاب شافعی جو اونکی کتاب قدیم کے ناقلین ہین اونمین حسین بن علی الکرابیسی سے اول اسکی قائل ہوئے احمد بن حنبل کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو اون کو مبتدع کہا اور متروک کیا پھر داؤد بن علی اصفہانی سرگروہ فرقۂ ظاہریۂ نیشاپور مین اسکی قائل ہوئے۔ اسحق نے اوپر انکار کیا اور احمد کو یہ خبر پہونچی جب داؤد بن علی بغداد مین آئے احمد بن حنبل نے اونکو اپنی مجلس مین داخل نہ ہونے دیا ذہبی نے میزان مین کرابیسی کے ترجمہ مین کہا اون کا یہ مقولہ تھا کہ قرآن کلام اللہ کا غیر مخلوق اوسکو پڑھنا مخلوق ہے اگر اونکا مقصد تلفظ ہے تو درست ہے اس لئے کہ افعال عباد مخلوق ہین اور اگر مراد ملفوظ ہے تو اسی پر احمد بن حنبل و سلف نے انکار کیا اور اسکو جہمیت قرار دیا اور عینی نے اپنی تاریخ مین کرابیسی کے ترجمہ مین کہا کہ کرابیسی و عبداللہ بن کلاب و ابو ثور و داؤد بن علی اور اون کے اہل طبقات کہتے ہین قرآن جو اللہ کا کلام ہے منجملہ اوس کے صفات کے ایک صفت ہے اوس کو مخلوق کہنا ناجائز ہے اور تالی قرآن کی تلاوت اور اوس کا کلام اوس کا کسب و فعل ہے اور وہ مخلوق ہے اس لئے کہ وہ کلام اللہ کی حکایت ہے اور وہ قرآن نہین ہے کہ جس سے اللہ نے تکلم فرمایا ہے اور داؤد نے کتاب الکافی مین حکایت کیا کہ شافعی کا بھی یہی مذہب تھا لیکن اصحاب شافعی نے اس کا انکار کیا کہ یہ قول فاسد ہے۔

چونکہ منع کرنا ہے امام احمد اور اونکے اصحاب کو اسطرح ایمان لائیں

الشافعي قط وهجرت الحنبلية اصحاب احمد بن حنبل حسينا الكرابيسي وبدعوه و طعنوا
عليه وعلى كل من قال بقوله في ذلك وقال الحافظ ابن حجر في فتح الباري والذي يتحصل
من كلام المحققين منهم انهم ارادوا حسم المادة صونا للقران ان يوصف بكونه
مخلوقا واذا حقق الامر عليهم لم يفصح احد منهم بان حركة لسانه اذا قرأ قديمة وقال البيهقي
في كتاب الاسماء والصفات مذهب السلف والخلف من اهل الحديث و السنة
ان القران كلام الله وهو صفة من صفات ذاته واما التلاوة فهم على طريقين منهم من
فرق بين التلاوة والمتلو ومنهم من احب ترك القول فيه واما ما نقل عن احمد بن حنبل
انه سوى بينهما فانما اراد حسم المادة لئلا يتذرع احد الى القول بخلق القران ثم اسند
من طريقين الى احمد انه انكر على من نقل عنه انه قال لفظي بالقران غير مخلوق وانكر
على من قال لفظي بالقران مخلوق وقال القران كيف يصرف غير مخلوق فاخذ بظاهر
هذا الثاني من لم يفهم مراده وهو مبين في الاول وكذا نقل عن محمد بن اسلم الطوسي
انه قال الصوت من المصوت كلام الله وهي عبارة ردية لم يرد ظاهرها وانما
اراد نفي كون المتلو مخلوقا ووقع نحو ذلك لامام الائمة محمد بن اسحق بن خزيمة
ثم رجع وله في ذلك مع تلامذته قصة مشهورة وقد املأ ابو بكر الضبعي الفقيه
احد الائمة من تلامذة ابن خزيمة اعتقاده وفيه لم يزل الله متكلمـــــــا

شافعی نے کبھی یہ نہین کہا اور اصحاب احمد بن حنبل نے حسین کرابیسی کو متروک اور مبتدع کہا اور اوس پر اور اوسکے اتباع پر طعن وتشنیع کی کہا حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین کہ محققین کے کلام کا ماحصل یہہ ہے کہ اونہون نے مقصد استیصال وحسم مادہ وصورت کیا کہ قرآن موصوف بخلق نکیا جاوے اور عند التحقیق کوئی اونمین سے اسکا قایل نہین کہ قاری قرآن کی زبان کی حرکت قدیم ہے۔ کہا بیہقی نے کتاب الاسما والصفات مین کہ سلف وخلف اہل حدیث وسنت کا مذہب یہ ہے کہ قرآن اللہ کا کلام اور اوسکی صفات ذاتیہ مین سے ایک صفت ہے اور تلاوت مین دو قول ہین بعض نے تلاوت ومتلو کے درمیان فرق کیا اور بعض نے اس سے سکوت مستحسن سمجھا لیکن احمد بن حنبل سے دونون تساوی منقول ہے اور اونکی غرض استیصال مادہ فی وسعت تاکہ کسیکو وسعت قول خلق قرآن کی باقی نرہے۔ پہر احمد بن حنبل سے دو طریقون سے نقل کیا کہ اونہون نے لفظی بالقرآن غیر مخلوق کے قائل پر انکار کیا۔ اور لفظی بالقرآن مخلوق کے قائل پر بہی انکار کرکے کہا کہ قرآن ہر طرح غیر مخلوق ہے جو لوگ احمد کی مراد کو نہ سمجہے اونہون نے ظاہر قول ثانی پر عمل کیا حالانکہ قول اول مین اوسکی صراحت موجود ہے۔ اور محمد بن اسلم طوسی سے بہی ایسا ہی منقول ہے کہ قاری کی قرأت کلام اللہ ہے۔ لیکن یہ عبارت ردیہ ہے اسکے ظاہر معنے مراد نہین ہین بلکہ نفی خلق متلو مراد ہے اور ایسا ہی امام الائمہ محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے کہا تہا پہر رجوع کرلیا اور اس مسئلہ مین اپنے تلامذہ کے ساتہہ اونکے مناظرہ کا قصہ مشہور ہے اور ابوبکر ضبعی فقیہ اشہر تلامیذ ابن خزیمہ نے اوپنے اعتقاد کو بیان کیا ہے اوسمین مذکور ہے کہ اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے۔

ولا مثل لكلامه لانه نفى المثل عن صفاته كما نفى المثل عن ذاته ونفى النفاد عن كلامه
كما نفى الهلاك عن نفسه فقال لنفد البحر قبل ان تنفد كلمات ربي وقال كل شئ هالك
الا وجهه فاستصوب ذلك ابن خزيمة ورضى به وقال غيره ظن بعضهم ان البخاري
خالف احمد وليس كذلك بل من تدبر كلامه لم يجد فيه خلافا معنويا لكن العالم من
شانه اذا ابتلى بمريد عنه يكون اكثر كلامه في ردها دون ما يقابلها فلما ابتلى احمد بمن
يقول القرآن مخلوق كان اكثر كلامه في الرد عليه حتى بالغ فانكر على من يقف ولا
يقول مخلوق وعلى من قال لفظي بالقرآن مخلوق لئلا يتذرع بذلك من يقول القرآن بلفظي
مخلوق مع ان الفرق بينهما لا يخفى عليه لكنه قد يخفى على البعض واما البخاري فابتلى
بمن يقول اصوات العباد غير مخلوقة حتى بالغ بعضهم فقال والمداد والورق بعد الكتابة
فكان اكثر كلامه في الرد عليهم وبالغ في الاستدلال لان افعال العباد مخلوقة
بالآيات والاحاديث واطنب في ذلك حتى نسب الى انه من اللفظية مع ان قول من قال
ان الذي يسمع من القارى هو الصوت القديم لا يعرف عن السلف ولا قاله احمد ولا
ائمة اصحابه وانما سبب نسبة ذلك لاحمد قوله من قال لفظي بالقرآن مخلوق فهو جهمي
فظنوا انه سوى بين اللفظ والصوت ولم ينقل عن احمد في الصوت ما نقل عنه في اللفظ
بل صرح في مواضع بان الصوت المسموع من القارى هو صوت القارى ولم ينقل عن احمد

اور اوسکا کلام بے مثل ہے اِس لئے کہ اللہ تعالے نے اپنی صفات کے مثل کو نفی کیا ہے جیسا کہ اپنی ذات
کو بے مثل و مانند ثابت کیا ہے۔ اور اپنے کلام کے تمام ہونے کی نفی فرمائی جیسے کہ اپنے
نفس کے ہلاک کی نفی فرمائی اور فرمایا (لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی (یعنے میرے
رب کا کلام ختم ہو لینے کے قبل دریا خشک ہو جائیگا۔ اور فرمایا (کل شیئ ھالك الاوجهہ)
یعنے ہر شئے ہالک ہے بجز اوس کی ذات کے۔ ابن خزیمہ نے اِس بیان کو پسند کیا اور رضامند
ہوے اور کہا اوسکے غیر نے بعض لوگون کا یہ خیال ہے کہ بخاری نے احمد کا خلاف کیا لیکن
ایسا نہین ہے بلکہ جو شخص اوسکے کلام مین فکر کریگا اوس مین معنوی اختلاف نہین پائیگا
مگر عالم کی شان سے ہے کہ جب کسی بدعت کے رد کرنے مین مشغول ہوتا ہے اوسکے
رد مین اکثار و مبالغہ کرتا ہے اور اوس کے مقابل کی طرف توجہ نہین کرتا اس لئے
جب احمد بن حنبلؒ قول خلق قرآن کے تردید مین مشغول ہوے تو اوسکی تردید مین کثرت
کلام کیا حتے کہ جس شخص نے قرآن کو غیر مخلوق کہنے مین توقف کیا اور مخلوق بھی نہین کہا
اوسپر بھی انکار کیا اور قائل لفظی بالقرآن مخلوق پر بھی انکار کیا تاکہ کسیکو قول القران بلفظی
مخلوق کی وسعت نرہے حالآنکہ ان دونون مقولون کے درمیان کا فرق اونپر مخفی نہین
تھا لیکن بعض پر مخفی رہتا ہے اور بخاری کو اون لوگون سے مناظرہ پیش آیا جو اصوات
عباد کو غیر مخلوقہ کہتے تھے حتے کہ بعض نے مبالغۃً سیاہی اور اوراق مکتوبہ کو بھی غیر مخلوق کہا اِسی لئے
بخاری کا اکثر کلام اونکی تردید مین واقع ہوا اور آیات واحادیث سے اس استدلال پر مبالغہ کیا کہ افعال عباد
مخلوق ہین اور یہانتک طوالت دی کہ فرقہ لفظیہ کی طرف منسوب کئے گئے حالآنکہ قاری کے صوت مسموعہ کو صوت
قدیم کہنے کا قول سلف سے غیر معروف ہے اور احمد اور اونکے اکابر اصحاب اسکے قائل نہین ہین اور اسکے احمد کے
طرف منسوب ہونیکا سبب اونکا یہ مقولہ ہے کہ جو شخص لفظی بالقرآن مخلوق کہے وہ جہمی ہے لوگون نے گمان کیا کہ
احمد کے نزدیک لفظ اور صوت مین فرق نہین ہے حالآنکہ احمد سے لفظ کی نسبت جو کچھ منقول ہے صوت کی نسبت نہین ہے
بلکہ مواضع متعددہ مین احمد کی تصریح ہے کہ قاری سے جو صوت مسموع ہوتی ہے وہ قاری کی صوت ہے اور اونسے کسی جگہ منقول نہین کہ

قط ان فعل العبد قديم ولاصوته وانما انكر اطلاق اللفظ وصرح البخاری بان اصوات العباد مخلوقة وان احمد لا يخالف ذلك فقال فی كتاب خلق افعال العباد ما يدعونه عن احمد ليس الكثير منه بالبين ولكنهم لم يفهموا مراده ومذهبه والمعروف عن احمد واهل العلم ان كلام الله غير مخلوق وما سواه مخلوق ولكنهم كرهوا التنقيب عن الاشياء الغامضة وتجنبوا الخوض فيها والتنازع الا فيما بينه الرسول صلى الله عليه وآله وسلم انتهى وذكر ابن حجر فی مقدمة الفتح ما وقع بينه وبين محمد بن يحيى الذهلی فی مسئلة اللفظ وما حصل له من المحنة بسبب ذلك وبراءته مما نسب اليه من ذلك واما القول باحداث القرآن فباطل ثم ديتوهم ان ذلك قول البخاری حاشاه من ذلك واما قوله فی صحيحه باب قول الله كل يوم هو فی شان وما يأتيهم من ذكر من ربهم محدث وقول الله لعل الله يحدث بعد ذلك امرا الى اخر ما ذكر فمراده احداث انزال لا غير بلا ضير وهو متبع فيه ما مضى عن المولى المرتضى ولكنه كلام الرب عز وجل منه بدأ واليه يعود

(التصريف للنقص والزيادة والتحريف)

عن القرآن الشريف على ارغام انف القائل به التحريف قال بالتحريف والنقص والعياذ بالله منه ابن ابراهيم القمی فصاحبه ابو جعفر الكلينی وابو منصور احمد الطبرسی وبعض من تقدم منهم وبعض من تاخر تبعا لروايات مفتريات طم عن بعض من تقدمهم ورد ذلك عليهم

والتصريف عن النقص والزيادة والتحريف

فعل عبد اور اوس کی صورت قدیم ہے البتہ اطلاق خلق لفظ قرآن سے اونہون نے انکار کیا ہے اور بخاری نے بتصریح کہا کہ اصوات عباد مخلوق ہین۔ اور احمد کو اس سے خلاف نہین ہے اوپر کتاب خلق افعال العباد مین کہا کہ جو اقوال احمد کی طرف منسوب ہین اکثر غیر واضح ہین اور نسبت کرنے والون نے اونکی مراد و مذہب کو سمجھا نہین ہے اور اہل علم اور احمد سے مشہور یہ ہے کہ کلام اللہ کا غیر مخلوق اور اوس کا ماسوا مخلوق ہے اور اشیاء فلسفہ کی تفتیش و خوض او نمین تنازع علما نے مکروہ سمجھا ہے مگر جس اعتقاد کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف بیان فرمایا اونہون نے اوس کے اثبات مین جد و جہد فرمایا انتہے۔ اور ابن حجر نے مقدمۂ فتح الباری مین اور بخاری اور محمد بن یحیی ذہلی کے درمیان مسئلہ لفظ قرآن مین جو مناظرہ ہوا اور بخاری کو اس کی وجہ سے جو تکلیف پہونچی اوس کو ذکر کیا ہے اور بخاری کی طرف اس بارے مین جو کچھ منسوب ہے اوس سے اونکی برائت ثابت کی ہے اور احداث قرآن کا قول باطل ہے بخاری کی طرف اس کی نسبت غیر صحیح بلکہ قبیح ہے اعاذ اللہ من ذلک۔ اور بخاری نے اپنی صحیح مین باب قول اللہ کل یوم ہو فی شان و ما یاتیہم من ذکر من ربہم محدث ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔ وغیرہ آیات مین جو ذکر کیا ہے الخ سے مراد احداث انزال ہے نہ احداث قرآن اور اونکو اتباع ہے حضرت مولی مرتضے کے ارشاد نقل شدۂ ماسبق کا کہ قرآن کلام رب عزوجل ہے اوسی سے اوسکی ابتدا ہے اور اوسی کی طرف نہایت ہے

تردید دعوے نقص وزیادت وتحریف از قرآن شریف علی رغم الف قائل خریف ۔ ابن ابراہیم قمی اور اوس کا شاگرد ابو جعفر کلینی و ابو منصور احمد طبرسی و بعض اون کے متقدمین و بعض متاخرین روایات کا و بعض متقدمین کے تابع ہو کر قائل تحریف ونقص قرآن ہوئے ہین العیاذ باللہ من ذلک

صاحب الكليني ابن بابويه القمي فصاحبه المفيد فصاحباه الشريف المرتضى وابو
جعفر الطوسي فابو علي الطبرسي صاحب مجمع البيان وكفى الله المؤمنين القتال قال
ابن بابويه في كتاب الاعتقاد اعتقادنا ان القرآن الذي انزل الله عز وجل على نبيه
محمد صلى الله عليه وآله وسلم هو ما بين الدفتين وهو في ايدي الناس ليس باكثر من
ذلك قال ومن نسب الينا انا نقول انه اكثر من ذلك فهو كاذب (**قلت**) اول
من نسب ذلك الى الائمة رواة الامامية الذين رووا ذلك عن الائمة فهم فيه اول
الكاذبين ثم وثم الى القمي والكليني ومن تاخر من اورده في كتب الاصول ولم يرده فقد
قبله واعتمده واعتقده فتلك سلسلة الكاذبين ولله الحجة البالغة قال الله المتعال
انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون واخرج الحافظ ابو طاهر السلفي في كتاب انتخاب حديث
الفرّأ عن علي بن ابي طالب قال ان هذا القرآن الذي في ايدي الناس هو الذي انزل على
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا زيادة فيه ولا نقصان الا حرف يقرأ به يعني
اختلاف حروف القراءات المروية في زبر القراءات عن اهل بيت النبوة والصحابة
فالتبعة من القراء السبعة المعروف بيانه بفرش الحروف قال حافظ القرأ والمحدثين ابو عمرو
الداني في كتاب عدد آي القرآن واما عدد اهل الكوفة فرواه حمزة الزيات عن ابن ابي ليلى عن
ابي عبد الرحمن السلمي عن علي بن ابي طالب موقوفا عليه (**قلت**) ابن ابي ليلى هذا هو

اور کلینی کا شاگرد ابن بابویہ قمی اور اوس کے تلمیذ مفید و نیز مفید کے ہر دو تلمیذ شریف مرتضیٰ اور ابوجعفر طوسی۔ اور نیز ابو علی طبرسی صاحب مجمع البیان نے اونکی تردید کی ہے او کافی ہوا اللہ مؤمنین کو قتال سے ابن بابویہ نے کتاب الاعتقاد مین کہا ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جس قرآن کو اللہ عزوجل نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا وہی ہے جو بین دفتین ہے اور مسلمانون کے پاس ہے اس سے زیادہ نہین ہے اور جو ہماری طرف نسبت کرتا ہے کہ ہم اس سے زیادہ کے قائل ہین وہ کاذب ہے **مین کہتا ہون** اس مقولہ کو اولاً فرقہ امامیہ کے رواۃ نے ائمہ کی طرف نسبت کیا ہے اس لئے وہ اول کاذبین ہین اور رفتہ رفتہ قمی و کلینی تک نوبت آئی پھر متاخرین نے کتب اصول مین اس کذب کو بلا تردید وارد کرکے بصدق و اعتماد و اعتقاد قبول کیا یہ سلسلہ کاذبین کا ہے و للہ الحجۃ البالغۃ۔ فرمایا اللہ متعال نے ہمنے ہی نازل کیا قرآن کو اور ہم اوسکے البتہ نگہبان ہین اور حافظ۔ ابو طاہر سلفی نے کتاب انتخاب حدیث القرا مین حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت کیا کہ جو قرآن لوگون کے پاس ہے وہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر نازل کیا گیا ہے نہ اوس مین کچھ زیادت ہے نہ نقصان ہے مگر حروف قرائت مین یعنے جو اختلاف حروف قرائت کتب قرائت مین حضرات اہل بیت النبوۃ و صحابہ و تبعہ و قراء متبعہ سے مروی ہے جس کے بیان کو فرش حروف کہتے ہین۔ حافظ القراء والمحدثین ابو عمرو دانی نے کتاب عدد آیات قرآن مین کہا کہ عدد اہل کوفہ کو حمزہ زیات نے ابن ابی لیلی سے اونہون نے ابو عبدالرحمن سلمی سے اونہون نے علی بن ابی طالب رض سے موقوفاً روایت کیا ہے (**مین کہتا ہون**) یہ ابن ابی لیلےٰ۔

عبداللہ بن عیسی بن عبدالرحمن بن ابی لیلی فانہ ھو الذی روی العدد عن السلمی قال ورواہ
عن حمزۃ الکسائی وسلیم بن عیسے وغیرھما انا فارس بن احمد انا احمد بن اسمٰعیل انا ابو بکر
الرازی انا ابو العباس المقری عن محمد بن عیسی قال حکی عدد اھل الکوفۃ عن علی فیما ذکرہ
سلیم عن سفیان عن عبدالاعلی عن ابی عبدالرحمن عن علی وسلیم عن حمزۃ عن ابن ابی لیلی
عن ابی عبدالرحمن عن علی ثم قال الدانی قال محمد یعنی ابن عیسے وجمیع عدد ای القرآن فی قول
الکوفیین خاصۃ ستۃ آلاف ومائتا آیۃ وثلثون وست آیات وھو العدد الذی رواہ
سلیم والکسائی عن حمزۃ واسندہ الکسائی الی علی وذکر سلیم ان حمزۃ قال ھو عدد ابی
عبدالرحمن السلمی ولا اشک فیہ عن علی الا انی لم اخبر عنہ انتھی (**قلت**) ورواہ
الحافظ ابو بکر محمد بن خلف بن حیان المعروف بوکیع القاضی صاحب کتاب الغرر من
الاخبار ثم الاستاذ ابو عبداللہ احمد بن عمر الاندرابی فی کتابہ الایضاح عن حمزۃ
عن عاصم عن ابی عبدالرحمن عن علی بہ وعلم عدد الآی اول علوم القرآن فانہ یتعلق بہ
التحدید والتعریف وبہ یغلق باب زعم الزیادۃ والنقص والتحریف من الملاحدۃ والزنادقۃ
وھو کما قال القاضی ابو بکر ابن العربی من معضلات القرآن ولذا قد کثر اعتناء المولی علی
المرتضی بہ ثم اھتمام قراء اصحابہ فعد اھل السنۃ اصح الاعداد ذلک العدد قال الفقیہ ابو اللیث
السمرقندی فی البستان والمختار من الاقاویل ھو عدد الکوفیین وھو العدد المنسوب الی

عبداللہ بن عیسی بن عبدالرحمن بن ابی لیلی ہین کیونکہ وہ وہی ہین جنہون نے عدد آیات کو سلمی سے روایت
کیا ہے۔ کہا ابوعمرو دانی نے کہ اور اس (عدد) کو روایت کیا ہی حمزہ سے کسائی اور سلیم بن عیسی وغیرہما نے
خبر دی ہمکو فارس بن احمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو احمد بن اسمعیل نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابوبکر رازی نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابوالحسن
مقری نے وہ محمد بن عیسی سے اونہون نے کہا کہ عدد کوفہ والونکا نقل کیا گیا ہی حضرت علیؓ سے ذکر کیا اسکو سلیم نے سفیان
سے وہ عبدالاعلی سے وہ ابوعبدالرحمن سے وہ حضرت علیؓ سے اور ذکر کیا اسکو سلیم نے حمزہ سے وہ ابن ابی لیلی
سے وہ ابوعبدالرحمن سے وہ حضرت علیؓ سے۔ پہر کہا ابوعمرو دانی نے کہ کہا محمد نے یعنے عیسی کے بیٹے کہ جملہ آیات
قرآن خاص کوفیونکے قول مین چہہ ہزار دوسو چہتیس ہین اور یہ وہی عدد ہے جسکو سلیم اور کسائی نے حمزہ سے
روایت کیا ہے اور کسائی نے اسکی سند حضرت علیؓ تک پہونچای ہے اور سلیم نے ذکر کیا کہ حمزہ نے کہا ہی کہ
وہ عدد ابوعبدالرحمن سلمی کا ہی اور مجکو اسمین شک نہین ہے کہ وہ حضرت علیؓ سے ہی مگر یہ کہ مجکو اوسکی خبر
نہین دی گئی۔ مصنف کہتے ہین مین کہتا ہون کہ اور اسکو روایت کیا ہے حافظ ابوبکر محمد بن خلف بن
حیان نے جو مشہور بقاضی وکیع و مؤلف کتاب الغرر من الاخبار ہے پہر استاد ابوعبداللہ احمد بن
عمراندرابی نے کتاب الایضاح مین حمزہ سے وہ عاصم سے وہ ابوعبدالرحمن سے وہ حضرت علیؓ سے
ایسا ہی اور علم آیتونکی عدد کا قرآن کے علمون مین پہلا علم ہے اسلئے کہ اوس سے علاقہ ہے حد و معرفت
آیت کا اور اوسی سے بند ہوتا ہے دروازہ زعم زیادت و نقص و تحریف کا ملاحدہ و زنادقہ کی جانب
سے۔ اور یہ علم عدد جیسا کہ قاضی ابوبکر بن عربی نے کہا ہے قرآن کے مشکل علمون سے ہی اور اسی
واسطے حضرت مولی علی مرتضی کا اعتناء پہر آپکے قرار اصحاب کا اہتمام اسمین بہت رہا اسلئے اہل سنت
اصح اعداد اسی عدد کو جانتے ہین۔ چنانچہ فقیہ ابوالليث سمرقندی بستان علوم مین کہتے ہین
کہ مختار اسبارہ کے سب اقوال مین عدد کوفیین ہے اور وہ وہی ہے جو حضرت علیؓ کی جانب
منسوب ہی اور ابوجعفر احمد بن علی نیشاپوری بڑے عالم اہل سنت کے کہتے ہین کہ عدد اہل
کوفہ منسوب ہے حمزہ کی طرف اور وہ اصح اعداد ہے کیونکہ وہ لیا گیا ہے حضرت مرتضیؓ سے

علی کرم الله وجہہ وقال ابوجعفر احمد بن علی النیسابوری عد اهل الکوفة منسوب الی حمزة الزیات وهو اصح الاعداد لانه ماخوذ من علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه انتهی وهذا البحث مبسوط فی کتاب علوم القرآن عن اهل بیت النبوة والعرفان بما یعز الزیادة علیه و ینبغی لمن یبتغی علمه الرجوع الیه فهذا القرآن المنزل المسطر یقرأ الامام المهدی المنتظر اذا ولد و ظهر کما قرأ ابا المولی علی واهل بیته لاغیر بلاضیر

(بیان کتاب علوم القرآن)

بیان کتاب علوم القرآن

للمولی المرتضی وهو اول کتاب فی هذا الشأن لیس له ثان۔ وقد یتوهم انه قرآن لم یجر فیه ما لیس فی غیره ولیس کما یتوهم قال الحسن العسکری ابوهلال بن عبدالله بن سهل فی کتاب الاوائل انا ابواحمد ای الحسن بن عبدالله بن سعد العسکری قال ثنا الصولی ای ابوبکر محمد بن یحیی قال ثنا الغلابی ای محمد بن زکریا الاخباری قال ثنا احمد بن عیسی قال ثنی عمی الحسن بن زید عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده قال لما قبض رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم تشاغل علی بدفنه فبایع الناس ابابکر فجلس علی یجمع القرآن فکتبه فی الخرق واکتاف الابل وفی الورق الحدیث وهو مرسل کالمتصل سنده متعاضد بالشواهد فلابی بکر ابن ابی داود فی المصاحف عن ابن سیرین قال لما توفی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ابطأ علی عن بیعة ابی بکر فلقیه ابوبکر فقال اکرهت امارتی فقال لا ولکن آلیت بیمین ان لا ارتدی بردائی الا الی الصلوة حتی اجمع القرآن فزعموا انه کتبه علی تنزیله قال ابن سیرین لو اصبت ذلک لکان فیه العلم سکت علیه الذهبی فی تاریخه وطبقات القراء ولابن سعد عنه قال نبئت ان علیا ابطأ عن بیعة ابی بکر فلقیه ابوبکر فقال

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف منسوب ہے اور ابو جعفر احمد بن علی نیشاپوری نے کہا اہل کوفہ کا عدد حمزہ زیات کی طرف منسوب ہے
اور وہ اصح الاعداد ہے اس لئے کہ وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ماخوذ ہے انتہیٰ۔ اور یہ بحث
اہل بیت النبوۃ والعرفان سے کتاب علوم القرآن مین اسقدر بسیط سے مسطور ہے کہ اوس سے زیادہ تفصیل
نایاب ہے جو اسکی دریافت کا طالب ہو اوس کتاب کو مطالعہ کرے اور ایسی قرآن منزل ومسطور کو امام مہدی
منتظر جسوقت پیدا وظاہر ہونگے موافق قرأت مولیٰ مرتضیٰ علی اور آپ کے اہل بیت کے بلاکم وکاست قرأت فرماینگے
(بیان مولیٰ مرتضیٰ علی کی کتاب علوم القرآن کا) اس شان مین یہ پہلی کتاب اور لاثانی ہے اور بعض نے وہم کیا کہ
حضرت علی کا یہ علیحدہ قرآن ہے اسمین وہ بیان ہے کہ اوسکے غیر مین نہین ہے یہ گمان بعض کا قابل اعتبار نہین کہا
حسن عسکری ابو ہلال بن عبد اللہ بن سہل نے کتاب الاوائل مین کہ ہمکو ابو احمد یعنی حسن بن عبد اللہ بن سعد العسکری
نے خبر دی اوسنے کہا ہم سے صولی یعنی ابو بکر محمد بن یحییٰ نے حدیث کی اوسنے کہا ہم سے غلابی یعنی محمد بن
زکریا الاخباری نے حدیث کی اوسنے کہا ہم سے احمد بن عیسیٰ نے حدیث کی احمد بن عیسیٰ نے کہا کہ مجھسے
میرے عم حسن بن زید نے جعفر بن محمد سے جعفر بن محمد نے اپنے باپ محمد سے محمد نے اپنے باپ زین العابدین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث کی فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی حضرت
علی آپکے دفن مین مشغول رہے۔ اور لوگون نے حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی حضرت علی
قرآن کو جمع کرنے کیلئے بیٹھے اونہون نے قرآن کو کپڑے کے ٹکڑون اور استخوانہاے شانہ شتر اور کاغذ پر تحریر فرمایا الحدیث
یہ حدیث مرسل بشکل متصل السند کے اور معتضد بشواہد ہے ابو بکر ابن ابی داؤد نے مصاحف مین ابن سیرین سے روایت
کیا کہ جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی نے بیعت حضرت ابی بکر سے تاخیر فرمائی
حضرت ابو بکر آپ سے ملے اور کہا کیا میری خلافت آپکو ناگوار گذری فرمایا نہین لیکن مین نے قسم کہائی ہے کہ قرآنکو جب تک
جمع نکرلون علاوہ نماز کے اور کسی کام کیلئے چادر نہین اوڑہونگا سو اوسوقت کے لوگ نے زعم کیا ہے کہ قرآن کو ترتیب نزول کے موافق
آپ نے لکھا ہے ابن سیرین نے کہا اگر وہ مجھکو دستیاب ہوجاوے تو البتہ اوسمین علم ہے ذہبی نے اپنی تاریخ اور طبقات
القراء مین اس روایت پر سکوت کیا۔ اور ابن سعد نے ابن سیرین سے روایت کیا کہ مجھکو خبر پہونچی ہے کہ حضرت علی
نے بیعت حضرت ابو بکر سے تاخیر فرمائی حضرت ابو بکر آپ سے ملے اور فرمایا کیا میری خلافت آپکو ناگوار ہے فرمایا۔

اكرهت امارتي فقال لا ولكن آليت بيمين ان لا ارتدي برداء الا الى الصلوٰة حتى اجمع القرآن قال

فزعموا انه كتبه على تنزيله قال محمد فلو اصبت ذلك الكتاب كان فيه علم قال ابن عون فسألت عكرمة

عن ذلك الكتاب فلم يعرفه اي على التنزيل وقال ابن الضريس في فضائل القرآن ثنا بشر بن موسى نبانا هوذة

بن خليفة نبانا عوف عن محمد بن سيرين عن عكرمة قال لما كان بعد بيعة ابي بكر قعد علي بن ابي طالب في

بيته فقيل لابي بكر قد كره بيعتك فارسل اليه فقال اكرهت بيعتي قال لا والله قال ما اقعدك عني قال رأيت

كتاب الله يزاد فيه فحدثت نفسي ان لا البس ردائي الا لصلوٰة حتى اجمعه قال له ابو بكر فانك نعم ما رأيت قال

محمد فقلت لعكرمة الفوه كما انزل الاول فالاول قال لو اجتمعت الانس والجن على ان يؤلفوه ذلك التاليف

ما استطاعوا وعوف بن ابي جميلة ومن فوقه ائمة الصحيح وهوذة احتج به ابن ماجة ووثقه ابن حبان وقال

روى عنه يعقوب بن ابراهيم الدورقي واهل العراق ومشاه البخاري فلم يتكلم فيه بشيء وبشر من اقران ابن المديني

وشيوخ يعقوب بن شيبة وامثاله كان احمد يكرمه وقال الدارقطني ثقة نبيل وقال ابو بكر الخلال جليل

مشهور وقال ابو الحسين بن ابي يعلى بن الفراء سمع الكثير من هوذة بن خليفة وقوله يزاد فيه اي كان يزاد

فيه تنزيلا من الله تعالى في حيوٰة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والآن انقطع نزوله بعده فينبغي

جمع كل ما نزل في موضع ولا مناط الجمع بالزيادة سيما مع كونه حافظا له لا يحمل الجمع على جمع الكتب

لا جمع القلب ويوضحه سؤال ابن سيرين وجواب عكرمة وقال ابن ابي شيبة في مصنفه ثنا يزيد بن هارون

انا ابن عون عن محمد قال لما استخلف ابو بكر قعد علي في بيته فقيل لابي بكر فارسل اليه اكرهت خلافتي

تہین لیکن مین نے قسم کہائی ہے کہ قرآن کو جب تک جمع نہ کرلون علاوہ نماز کے اور کسی کیلئے چادر نہین
پہونچا۔ لوگ گمان کرتے ہین کہ قرآن کو ترتیب نزول کے مطابق آپ نے لکہا ہے ابن سیرین نے کہا
اگر مجہکو دستیاب ہوجاوے تو البتہ اوسمین علم ہے کہا ابن عون نے مین نے عکرمہ سے اس قرآن کو یعنے جو مطابق
تنزیل ہو دریافت کیا تو اوسکو اسکا علم نہ تہا اور کہا ابن الضریس نے فضایل قرآن مین ہم سے بشر بن موسی نے
حدیث کی کہ ہم کو ہوذہ بن خلیفہ نے خبر دی ہوذہ نے کہا کہ ہمکو عوف نے خبر دی محمد بن سیرین سے محمد بن سیرین
نے عکرمہ سے کہ بعد بیعت حضرت ابی بکر کے حضرت علی بن ابیطالب نے اپنے گہر مین قعود فرمایا کسی نے حضرت
ابی بکر سے عرض کیا کہ حضرت علی نے آپ کی بیعت کو مکروہ جانا حضرت ابوبکر نے اپ کے پاس کسیکو بہیجکر دریافت
کیا آیا آپ نے میری بیعت کو مکروہ جانا فرمایا نہین واللہ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ مجہسے آپ نے کس لئے
کنارہ کشی فرمائی۔ فرمایا مین نے دیکہا کہ کتاب اللہ مین بڑہایا جاتا ہی اس لئے یہ قصد کیا کہ اوسکو جمع کر لینے
تک بجز نماز کے چادر نہ اوڑہون حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ نے عمدہ قصد کیا ہے کہا محمد بن سیرین نے مینے عکرمہ سے
پوچہا آیا اونہون نے ترتیب نزول کے مطابق قرآن کو جمع کیا ہی کہا کہ اگر جن وانس متفق ہوکر اوس ترتیب
پر تالیف کرتے تو نہ کر سکتے اور عوف ابن ابی جمیلہ اور اونکے اوپر کے رواۃ ائمہ صحیح بخاری کے ہین اور ہوذہ سے
ابن ماجہ نے احتجاج کیا ہے اور ابن حبان نے اوسکی توثیق کی اور کہا کہ یعقوب بن ابراہیم دورقی واہل عراق
نے اوس سے روایت کی ہی اور بخاری نے اوسکو ذکر کرکے اوسمین کچہہ کلام نہین کیا اور بشر علی بن المدینی کے اقران
یعقوب بن شیبہ اور اوسکے امثال کے شیوخ سے ہے احمد بن حنبل اوسکی تکریم کرتے تہے اور دارقطنی نے کہا کہ ثقہ نبیل ہے
اور ابوبکر خلال نے کہا جلیل مشہور ہی اور کہا ابوالحسین بن ابی یعلی بن فرا نے کہ ہوذہ بن خلیفہ سے اوسنے احادیث کثیرہ کو
سنا ہی اور حضرت علی کا یہ ارشاد کہ اوسمین زیادہ کیا جاتا ہی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیوۃ مین منجانب اللہ
نزول وحی سے قرآن بڑہایا جاتا تہا اور اب آپکے بعد اوسکا نزول منقطع ہوگیا اسلئے جملہ منزل کو ایک جگہ جمع کرنا ضرور ہوا
اور اوسکے جمع کرنے کو زیادت سے کچہہ علاقہ نہین علی الخصوص اس حال مین کہ آپ حافظ قرآن تہے مگر یہ کہ مقصود کتابت مین جمع کرنا ہو نہ قلب
مین۔ اور اس تقریر کو ابن سیرین کا سوال اور عکرمہ کا جواب واضح کرتا ہی اور ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین کہا کہ ہمسے
یزید بن ہارون نے حدیث کی یزید بن ہارون نے کہا کہ ہمکو ابن عون نے محمد بن سیرین سے خبر دی محمد بن سیرین نے کہا جب ابوبکر
خلیفہ ہوے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے گہر مین جلوس فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ہوئی تو اونہون نے آپ سے دریافت

قال لا لم اکرہ خلافتک ولکن کان القرآن یزاد فیہ فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جعلت علی ان لا ارتدی الا للصلوٰۃ حتی اجمعہ للناس فقال ابوبکر نعم ما رأیت وسندہ ائمۃ الصحیح
واخرجہ ابن اشتہ فی المصاحف من وجہ آخر عن ابن سیرین وفیہ انہ کتب فی مصحفہ الناسخ والمنسوخ وان ابن
سیرین قال تطلبت ذلک الکتاب وکتبت فیہ الی المدینۃ فلم اقدر علیہ واخرجہ ابو عمر فی الاستیعاب
عن یحیی بن سلیمان ثنا اسمٰعیل بن عُلَیَّۃ ثنا ایوب السختیانی عن ابن سیرین وفیہ قال ابن سیرین فبلغنی انہ
کتب علی تنزیلہ ولو اصبت ذلک الکتاب لوجد فیہ علم کثیر وقال عبد الرزاق انا معمر عن ایوب عن عکرمۃ
قال لما بویع لابی بکر تخلف علی عن بیعتہ وجلس فی بیتہ فلقیہ عمر فقال تخلفت عن بیعۃ ابی بکر فقال
انی آلیت بیمین حین قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لا ارتدی بردائی الا الی الصلوٰۃ المکتوبۃ
حتی اجمع القرآن فانی خشیت ان یتفلت وسندہ صحیح وکان عکرمۃ رواہ کالسابق عن مولاہ فلا ابن ابی حاتم
عن سماک قال عکرمۃ کل شیٔ احدثکم فی القرآن فھو عن ابن عباس وقول ابن سیرین فزعموا احلہ روایۃ عن جماعۃ
من الائمۃ غیر عکرمۃ واما قیل عکرمۃ لو اجتمعت فھو نفی ورأی لہ لا تحدیث واثبات عن احد من الاثبات
ورأیہ ونفیہ فی مثالہ کتفسیر آیۃ التطہیر وآیۃ المودۃ محل تھمۃ ولذا لم یعول ابن سیرین علیہ ولا التفت
الیہ علی انہ یردہ قول المولی علی المرتضی وسلونی عن کتاب اللہ عز وجل فواللہ ما من آیۃ الا وانا اعلم ابلیل
نزلت ام بنھار ام فی سھل نزلت ام فی جبل اخرجہ معمر فعبد الرزاق وابن سعد وابن راھویہ واحمد بن
سلمۃ النیسابوری والنسائی فی مسند علی وابن ابی حاتم فی کتاب الجرح والتعدیل وسندہ ائمۃ وابن الانباری

فرمایا آپ کی خلافت مجھکو ناگوار نہین ہی لیکن قرآن زیادہ کیا جاتا تہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی
مین نے اپنے ذمہ پر لازم کیا کہ بجز نماز کے چادر نہ اوڑہون یہانتک کہ قرآن لوگون کیلئے جمع کرون حضرت ابوبکر نے آپ کی رائے کی تحسین فرمائی اس
حدیث کی سند مین ائمہ صحیح واقع ہین و نیز اس روایت کو ابن اشتہ نے مصاحف مین بطریق دیگر ابن سیرین سے روایت کیا
کہ حضرت علی نے اپنے مصحف مین ناسخ و منسوخ کو کتابت فرمایا کہا ابن سیرین نے مینے اس کتاب کو تلاش کیا اور اسکے لئے
مدینہ کو خط لکہا لیکن مجھکو دستیاب نہوئی اور نیز اس روایت کو ابو عمر نے الاستیعاب مین یحیی بن سلیمان سے روایت کیا
کہا ہمسے اسمعیل بن علیہ نے حدیث کی اوسنے کہا ہمسے ایوب سختیانی نے ابن سیرین سے حدیث کی اور اس روایت مین ہے
کہ کہا ابن سیرین نے مجھکو خبر پہونچی ہے کہ حضرت علی نے ترتیب نزول کے مطابق قرآن کو تحریر فرمایا ہے اگر وہ کتاب دستیاب
ہوتی تو اوس مین علم کثیر پایا جاتا اور کہا عبدالرزاق نے ہمکو معمر نے ایوب سے اوسنے عکرمہ سے خبر دی کہا جب لوگون نے
حضرت ابوبکر سے بیعت کی حضرت علی اونکی بیعت سے کنارہ کش ہوکر اپنے گہر مین تشریف فرما رہے حضرت عمر آپ سے ملے
اور کہا کہ آپ نے ابی بکر کی بیعت سے کس لئے تخلف کیا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت مینے
قسم کہائی کہ فرض نماز کے علاوہ تا جمع قرآن چادر نہ اوڑہونگا اس لئے کہ مجکو اوس کے تلف ہونیکا خوف تہا اس حدیث
کی سند صحیح ہے اور گویا کہ عکرمہ نے اس روایت کو مثل روایت سابقہ اپنے مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے چنانچہ ابن ابی حاتم نے سماک سے روایت کیا کہ عکرمہ نے کہا جو کچھ مین تم سے قرآن کے متعلق کہتا ہون وہ ابن
عباس سے ہے اور ابن سیرین کا (زعموا) کہنا اور ائمہ سے علاوہ عکرمہ کے روایت کرنے پر محمول ہے اور عکرمہ کا
مقولہ (لَوِ اجْتَمَعَتْ الی آخرہ) نفی اور اوس کی رائے ہے نہ کسی مستند سے تحدیث و اثبات ہے اور
اوس کی رائے اور نفی ایسے مواقع مین مثل تفسیر آیہ تطہیر و آیہ مودت کی محل تہمت ہے اور اسی لئے ابن سیرین
نے اسپر اعتماد نہین کیا اور نہ اس کی طرف متوجہ ہوے علاوہ برین قول مولےٰ مرتضے رضی اللہ عنہ کا کہ دریافت
کرو مجہ سے کتاب اللہ عزوجل کو قسم ہے اللہ کی کوئی آیت نہین ہے مگر مین جانتا ہون کہ وہ دن مین نازل ہوئی کہ
رات مین۔ میدان مین نازل ہوئی ہے یا پہاڑ مین۔ اس کی تردید کرتا ہے۔ حضرت مولیٰ مرتضے کے
اس قول کو روایت کیا ہے معمر نے پہر عبدالرزاق و ابن سعد و ابن راہویہ و احمد بن سلمہ نیشاپوری نے اور نسائی نے
مسند علی مین اور ابن ابی حاتم نے کتاب الجرح والتعدیل مین اور اس سند کے رواۃ ائمہ ہین و نیز ابن الانباری نے

فی المصاحف وابو عمر فی العلم وقوم جم فقد علم انه کرم الله وجهه جمع القرآن قدیما علی تنزیله الاول
فالاول من سورة کما ذکره الباقلانی علی ما فی تفسیر القرطبی فابن کثیر مشعرا باستثناء من بعضها البعض
آیها و ترتیب نزول الآی فی سورة خالف تنزیلها ترتیب النظم کما کان تلقاه من رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم حیث کان له اعتناء بعلمه من اول تعلمه ثم جمعه بعد وفاته صلی الله علیه وآله وسلم کما تقرر فی
العرضة الاخیرة خشیة ان ینفلت فقصد به محافظة علم التنزیل والتحدید وارشد الی معرفة الناسخ
والمنسوخ وعلم اهل الرسوخ فکان کانه کتاب علوم القرآن یعلم منه علما جاظهریا وفهما عالباطنیا
اعطاها الله من لدنه ایاه فکان کانه العلم کله قال ابن حجر المکی فی المنح المکیة
واختلی ای المرتضی بعد موته صلی الله علیه وآله وسلم فکتب کتابا
فیه العلوم الجمة حتی قال ابن سیرین لو اصبت
ذلک الکتاب لظفرت بالعلم
کله

کمل الجزء الاول من کتاب الفقه الاکبر عن اهل البیت الاطهر ویتلوه الجزء الثانی من الایمان بانبیاء الله ورسله تعالی

المصاحف مین اور ابوعمرا نے العلم مین اور ایک گروہ کثیر نے اس مقولہ کو روایت کیا ہے اس سے
معلوم ہوا کہ آن حضرت کرم اللہ وجہہ نے اولاً قرآن کو مطابق ترتیب نزول جمع فرمایا ہر ایک سورہ
کو مطابق ترتیب نزول مقدم و موخر کیا جیسا کہ ذکر کیا باقلانی نے جیسا کہ تفسیر قرطبی اور تفسیر ابن کثیر مین ہے
اور بعض سورتون کی بعض آیات کے استثنا کو اور جس سورہ مین ترتیب نزول آیات خلاف ترتیب نظم
تہی اوس سے خبردار فرمایا جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سیکھا
تہا اس لئے کہ ابتداء تعلم سے اپ کو اس علم کی جانب اعتنا
تہا بھپر بعد وفات آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مطابق عرضہ اخیرہ بخوف
انقلابات جمع فرمایا اور محافظت علم تنزیل و تحدید آیات کا اس سے قصد کیا اور معرفت
ناسخ و منسوخ و علم اہل رسوخ کی طرف راہ بتائی گویا کہ علوم قرآن کی یہ ایک ایسی کتاب
تہی کہ جس سے بہت سے علوم ظاہرہ و معارف باطنہ معلوم ہوتے تہے جو اللہ تعالی نے
اپنی پاس سے اپکو عطا فرمائے تہے اور گویا کہ یہ کتاب شریف خزینۂ جملہ علوم تہی — ابن حجر مکی
نے المنح المکیہ مین کہا ہے کہ حضرت مرتضے نے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے خلوت نشین ہو کر ایک کتاب تحریر فرمائی جس مین علوم کثیرہ تہے حتی

کہ ابن سیرین تمنا کرتے تہے کہ اگر

مجھکو وہ کتاب میسر آتے

تو مجموعۂ علوم

حاصل

ہو جاتا

تمام ہو چکا پہلا حصہ کتاب الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہار کا اور اوسکے بعد ہی دوسرا حصہ بیان انبیا انشاء اللہ تعا

تقریظ

عالم فاضل کامل مولوی حیدر علیصاحب فیض آبادی

مصنّف منتہی الکلام وغیرہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد فاعلموا اخوانی وخلانی نوّر اللہ ربّی قلوبکم وقلبی انی لما طالعت کتب الشیعۃ

الشنیعۃ عرفت قطعا انہم یکیدون کیدًا ویصیدون صیدًا یقصدون دین الناس

قصد الوسواس الخناس فیصدونہم عن سواء السّبیل ویردّونہم الی سوء الاباطیل

فیقولون ان اھل السنۃ یقتدون بالاصحاب ویعضون علی سیرتہم بالانیاب وقد اعترف

مجتہدوہم حتی صاحب الاساس بحدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اصحابی کالنجوم بایہم

اقتدیتم اھتدیتم وان اختلافہم رحمۃ کما ذکرتہ مفصلا فی الکتاب الکبیر ازالۃ الغین عن بصارۃ

العین وذکرت ھفواتہم فی تاویلاتہ ثم یفترون علیہم انہم لا یھتدون باھل البیت الاطیاب

بل یعرضون عن سننہم کالنصاب ولا یروون عنہم الدلائل الاصولیۃ ولا یاخذون منہم المسائل

الفروعیۃ ولذا یوجد فی کتبہم درایات ابی حنیفۃ وروایاتہ وقیاسات مالک واساساتہ ومنقولات

الشافعی ومعقولاتہ ومسندات احمد ومجتہداتہ ولا یوجد فیہا من افادات آل النبی صلی اللہ علیہ

وعلیہم وسلّم وافاضاتہم شیٔ لا من اصول الدلائل ولا من فصول المسائل فکنت اتمنی بتجلیس

اللیالی ومرور الایام والشہور والاعوام وجود سفر ذی قدر یحق الحق الفاضل ویبطل الباطل

العاطل ھادما لمطاعن الفرقۃ الاساس قاصما الضغائن الریبۃ والالتباس یقلع اصولہم و

یقطع فروعہم یجدع آنافہم ویقمع اخلافہم واسلافہم یبادی نداء المجھا والھادی ان مقالاتہم

مین پناہ لیتا ہون اللہ کی شیطان مردود سے شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
سب تعریف اللہ کے واسطے اور سلامتی اوسکی اون بندون پر جنکو اوسنے چن لیا اب وہ جو اوسکے بعد ہے
وہ یہ ہے کہ تم معلوم کرو اے میرے بھائیو اور میرے دوستو اللہ جو میرا رب ہے وہ تمہارے دلونکو اور میرے دل کو
روشن کرے کہ مینے جب بدمذہب شیعون کی کتابین دیکہین مینے خوب پہچانا کہ وہ فریب کا تھٹے ہین او شکار کو
پہندے مین پہانستے ہین لوگونکے دین پر ارادہ کرتے ہین جو ارادہ اوسکا ہی جو وسوسہ ڈالتا ہی چہپ جاتا ہے سو یہ لوگ
اونکو سیدہی راہ سے روکتے ہین اور بڑی بڑی جہوٹی باتون کی طرف پہیر لیجاتے ہین اور کہتے ہین کہ اہل سنت اصحابون
کی چال پر چلتے ہین اور اونکی خصلتونکو دانتونسے پکڑے ہوے ہین اور اونکے مجتہدون نے اقرار کیا ہی صاحب اساس تک
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا کہ میرے اصحاب تارون کی طرح ہین تم اونمین سے جسکی پیروی کروگے
راہ پاوگے اور اونکا اختلاف رحمت ہے جیسا کہ مینے ذکر کیا ہے بڑی کتاب ازالۃ الغین عن بصارۃ العین
مین اور اوسکے معنے کے پہیرنے مین جو اونہون نے واہیات بکا ہے اوسکا مینے ذکر کیا ہے پہر وہ اہل سنت
پر یہ جو بہتان دیتے ہین کہ وہ اہل بیت کی راہ پر نہین ہین بلکہ اونکے طریق سے خارجیون کی طرح منھ پہیرنے
والے ہین اور اونسے روایت نہین کرتے اون دلیلون کو جو دین کی جڑ ہین اور اونسے نہین سمجھتے ہین اون
باتون کو جو دین کی شاخین ہین اور اسی لئے اونکی کتابون مین پائی جاتی ہین ابو حنیفہ کی سمجہی ہوئی باتین
اور اونکی روایتین اور مالک کے قیاس اور اونکی رکہی ہوئی بنیادین اور شافعی سے نقل کی ہوئی باتین اور اونکی سمجہی
ہوئی باتین اور احمد کی سند پہونچائی ہوئی باتین اور اونکی سمجہی ہوئی باتین اور اولاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی
اور ارشاد کی ہوئی باتونمین سے کوئی شئے اونمین نہین پائی جاتی نہ اصل دلیلون مین اور نہ جدا جدا مسئلون مین تو میری رات اور
دن اور مہینے اور سال اِس آرزو مین گزرتے تہے کہ کوئی شخص ایسا پیدا ہو جو ایسی کتاب لکہے جس مین
مذہب حق صحیح کو ثابت کرے اور غلط بات بیکار کو مٹا دے اور اس فرقہ کے طعنون کی بنیاد
کو ڈہا دیوے اور شبہ اور شک مین جو دشمنی دلون مین ہے اوسکو توڑے اور اون کی جڑین
اوکہیڑے اور اون کی شاخین کاٹے اونکی ناکین کاٹے اور اون کے پچہلون اور اگلون کو
اوکہیڑے اور پکار کر اِس بات کی آواز دیوے کہ اون کی باتین ایسی ہین جیسے پر پٹ

كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَآءً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وان اهل السنة هم الذين
يقتبسون انوار الائمة الاطهار كما يقتفون آثار الصحابة الكبار ولكني ما رأيت كتابا يكون لما تمنيت
نصابا ثم اذا ما وقع الفتن فى بلاد الهند كافة وعم المحن اهلها عامة كما حذرنا الله تعالى اياها بقوله
وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً وسافرت الى الحرمين المحترمين زادهما الله شرافة
وكرامة فاقمت هنالك ثلث سنين ثم سافرت الى العراق واقمت هناك ما يزيد على سنتين ما ظفرت
بكتاب كما ذكرت ايضا فلما وصلت تقدير امن الله تعالى الى حيدرآباد صانها الله سبحانه عن الخلل
والعلل والفساد رأيت هنالك نموذجا من الكتاب المستطاب المسمى احياء الميت بفضائل اهل البيت
فالفيت ذلك كما تمنيت بل فوق ما ابتغيت لقد افاد واجاد مصنفه رئيس العرفاء راس الاصفياء
صدر العلماء المستغنى عن الثناء فجمع وقمع وحكم واحكم فجرح وعدل وصحح وعلل وطب وكمب
ضبط وربط ووفق وحقق ورتب وهذب واكثر واختصر على تنقيد خبره وتجويد نظره وتجسس
عن عجره وبجره كيف لا وقد صنف كثيرا وان لم ار الا يسيرا فصار فى تدوينه وتحسينه
مؤيدا بالدعاء ممن رقى الى اعلى السماء عليه وآله التحية والثناء من رب العزة والكبرياء
فى حكاية حكاها لى عن منامه فطار فى هذا الخطب من الفرش الى العرش فلو تم ابوابه وفصوله
وفروعه واصوله على ما رأيت نموذجه لقلتم ما رأينا مثله وادعيتم انه لا عين رأت ولا اذن
سمعت ثم ان المصنف فسح الله فى مدته قد اهدى الى فهرست مؤلفاته بعد مضى اثنى عشر سنة

میدان مین ریت کہ پیاسا گمان کرتا ہے کہ پانی ہے جب اوسکے پاس آتا ہے تو اوسکو کچھہ نہین پاتا اور اہل سنت جو ہین وہی پاک امامون کی روشنی لے رہے ہین جسطرح بڑے بڑے اصحابونکے قدمونکے نشان پر چلتے ہین لیکن مینے کوئی کتاب ایسی نہین دیکھی جو میری آرزو کو پوراکرے پھر جب تمام ملک ہندمین فتنہ اور فساد واقع ہوئے اور یہان کے تمام سب لوگونپر سختیین پڑین جیساکہ اللہ تعالیے نے ہمکو ڈرایا ہے اور فرمایا ہے کہ ڈرو اوس فتنے سے کہ نہین پہونچیگا تم مین خاص اونہین لوگونپر جنہون نے بے انصافی کی اور مینے سفر کیا مکہ شریف اور مدینہ شریف کی طرف اللہ تعالیٰ اون دونون شہرون کی بزرگی اور عزت اور زیادہ بڑہادے پھر مین وہان تین برس رہا پھر مینے ملک عراق کی طرف سفر کیا اور مین وہان دو برس سے زیادہ رہا وہان بھی کوئی کتاب ایسی نہ پائی پھر جب مین اللہ کی ٹھیرائی ہوئی تقدیر سے حیدرآباد کی طرف آیا اللہ پاک اوسکو خلل اور علت اور فسادسے بچاوے تو یہان مینے ایک نمونہ دیکھا اوس کتاب پاک کا جسکا نام ہے

احیاء المیت بفضائل اہل البیت تو جیسی میری آرزو تہی ویسا مینے پایا بلکہ جیسا مینے چاہا تہا اوس سے زیادہ پایا بیشک فائدہ پہونچایا اور بہت عمدہ بیان فرمایا اوسکے مصنف نے جو سردار ہین اللہ کے پہچاننے والون کے اور افسر ہین چنے ہوے لوگونکے سردار ہین علم والونکے بے پرواہین تعریف سے سو اونہون نے جمع کیا ٹہیک باتون کو اور اوکھڑا غلط باتون کو اور محکم کیا اور اوسکو بچاکیا اور کسی راوی کو کچا کہا کسیکو معتبر کہا کسی بات کو صحیح کہا کسی بات کی غلطی بیان کی اور علاج کیا اور آوندھا دیا اور بند وبست کیا اور باتون مین موافقت دی اور تحقیق کیا اور ترتیب دیا اور چہانٹ کر رکھا اور بڑہا ہوا بیان کیا اور چھوٹا بیان کہا اور خبرونکو خوب پرکھہ لیا اور خوب طرحپر دیکھہ لیا اور گرہ کا تہتہ سب کو دیکھہ لیا یہ کیونکر نہو اونہون نے توبہت کچھہ تصنیف کیا ہے اگرچہ مینے تہوڑا دیکھا ہے تو اوسکے جمع کرنے مین اور اچھی طرح لکھنے مین اونکی مدد کی گئی کہ اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لئے اللہ سے دعا کی جو آسمان کے بڑے اونچے مقام تک چڑہے اونپر اور اونکی آل پر رحمت اور ثنا ہے جناب کبریا جل جلالہ کی طرف سے کہ انہون نے اپنی ایک خواب کی حکایت مجھہ سے بیان کی ہے سو وہ اس کام مین فرش سے عرش تک اوڑے ہین پھر اگر اس کتاب کے باب اور فصل اور جڑین اور شاخین اوس طرحپر تمام ہو وین جیسا مینے نمونہ دیکھا ہے توتم کہوگے کہ ہمنے ایسی کتاب نہین دیکھی اور تم دعوے کروگے کہ ایسی کتاب کسی آنکھہ نے نہین دیکھی اور کسی کان نے نہین سنی پھر مصنف نے اللہ اونکی مدت کشادہ کرے میرے پاس بارہ برس کی بعد اپنی تصنیف کی ہوئی کتابون کی فہرست بہیجی یعنے

اعملوا بدأنا تأليفه من اثنى عشر كتابا تكون لما بلغه من علوم اهل بيت النبوة نصابا اولها
كتاب فقه الايمان المسمى كتاب الفقه الاكبر عن اهل البيت الاطهر ثانيها كتاب اصول العلم
من الرواية والدراية عن اهل بيت الولاية والهداية ثالثها كتاب فقه الاسلام المترجم باحياء
الميت بفقه اهل البيت رابعها كتاب قراءة القرآن عن اهل بيت الذكر والاتقان الملقب باتحاف
قراء البشر بقراءات اهل البيت الخمسة عشر خامسها كتاب علوم القرآن عن اهل بيت النبوة
والعرفان سادسها كتاب اخبار العالم عن اهل بيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم سابعها كتاب
الحكمة والموعظة عن اهل بيت الفطنة والمعرفة الملقب بمنهاج البلاغة ثامنها كتاب الادعية
والاذكار عن اهل البيت الاطهار الملقب بالصحيفة الفاضلة تاسعها كتاب فقه الاحسان
عن اهل بيت الحكمة والعرفان عاشرها كتاب جوامع الاخبار والآثار عن اهل البيت الاخيار
حادي عشرها كتاب آيات النبوة عن روايات الفتوة ثاني عشرها كتاب الصحف المطهرة العلوية للحضرة
الموقرة العلوية فارجوا من الله تعالى تمامها وحسن اختتامها عاجلا حتى يطالع شمس التحقيق من مطلعها
ويسطع نور التصديق الى مخضعها ويعرف ان فقهاء اهل السنة وقراءهم وعرفاءهم ومتكلميهم ومحدثيهم
ومفسريهم وسائر اصناف علمائهم هم المتبعون لاخبار اهل البيت الطيبين وهم المقتفون لآثارهم
المهتدون بنجوم الهدى اصحاب سيد النبيين صلى الله وسلم عليه وعليهم اجمعين وان ذلك مع
اتباع كتاب الله هو التمسك كاملا بالثقلين والتمسك بالعملين وان كلا من الفريقين

جن کتابون کا تصنیف کرنا شروع کیا ہے وہ ۱۲ بارہ کتابین ہین کہ جو کچھ حضرت نبی صلی اللہ علیہ و
سلم کی اہل بیت کے علوم سے اونکو پہنچا ہے اوس کی پہونچی ہے۔ اول کتاب فقہ الایمان
جسکا نام ہے کتاب الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر۔ دوسری کتاب اصول العلم من الروایۃ
والدرایہ عن اہل بیت الولایہ والہدایہ تیسری کتاب فقہ الاسلام جسکا نام ہے احیاء المیت لفقہ
اہل البیت چوتھی کتاب قرائت القرآن عن اہل بیت الذکر والاتقان جس کتاب کا یہ خطاب
ہے کہ اتحاف قراء البشر بقرائت اہل البیت الخمسۃ عشر پانچوین کتاب علوم القرآن عن اہل بیت
النبوۃ والعرفان چھٹی کتاب اخبار العالم عن اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتوین کتاب
الحکمۃ والموعظۃ عن اہل بیت الفطنۃ والمعرفہ جسکا خطاب ہے منہاج البلاغہ آٹھوین کتاب
الادعیۃ والاذکار عن اہل البیت الاطہار جسکا خطاب ہے الصحیفۃ الفاضلہ ۔ نوین کتاب
فقہ الاحسان عن اہل بیت الحکمۃ والعرفان ۔ دسوین کتاب جوامع الاخبار والآثار
عن اہل البیت الاخیار گیارہوین کتاب آیات النبوہ عن رایات الفتوہ ۔ بارہوین
کتاب الصحف المطہرۃ العلویہ للحضرت الموقرۃ العلویہ۔

سو مین اللہ تعالے سے امید رکھتا ہون کہ اِن کتابون کو جلد اچھی طرح پورا کر دے یہانتک
کہ تحقیق کا آفتاب اوس کے مطلع سے نکلے اور نور تصدیق کا اوس کے مخزن سے بلند ہو
اور پہچانا جاوے کہ اہل سنت کی فقیہ اور سمجھ والے اور قرآن کے پڑہنے والے اور
اللہ کے پہچاننے والے اور بحث کرنے والے اور حدیث والے اور تفسیر والے
اور اون ہین کے سب قسم کے علم والے وہی اہل بیت پاک کے خبرون کے تابع
ہین اور وہی اون کے قدمون کے پیچھے چلنے والے ہین۔ اور سرور انبیا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب جو اللہ کی راہ کے تارے ہین اون سے راہ پانے
والے ہین اور قرآن مجید کی پیروی کے ساتھ ہی پورا عمل ہے دونون ہماری چیز ہیں
اور عمل کرنا ہے دونون کامون پر اور یہ دونون گروہ بیچ کے وسیلہ ہین

متوسطون بيننا وبين النبيّ صلّى الله عليه وآله وسلّم يوصلون الينا من داخل البيت وخارجه ما فاض منه بالملوين فشكر الله مسعاه وذكر رضاه به عند من والاه وابلغ اليه بكرمه ما يتمناه واسبغ عليه من نعمه ما يترجاه بجاه من اصطفاه وارتضاه واجتباه عليه وآله واصحابه واحبابه اعلى صلوات الله واجلى تسليمات الله رقم ذلك بقلمه الافقر الاحقر حيدر علي غفر له الولي عند سفره الى الهند ثانيا سنه ۱۲۹۳

تقريظ عالم جليل مولوی سید عبد الله حسینی رضوی نقوی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله حق حمده والصلوة على حبيبه محمد وآله من بعده وبعد فقد رأيت هذه الانموذجة الممزوجة من تلك الكتب المقصودة المحمودة واخواتها من الزبر المودودة واعجوبة الرسائل واجوبة المسائل فلقد الفيت مؤلفها عالم اهل البيت ناشر الشريعة ناصر الطريقة العلامة الفهامة لعلوم دين الامة عامة وخاصة لعلوم اهل بيت النبوة والفتوة والامامة والكرامة احق مصداق في هذا الزمان من بين علماء الآفاق للآية ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض ولكن الله ذو فضل على العلمين وللحديث ان الله يبعث لهذه الامة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها امر دينها فيرجى ان يدفع الله بها المفسدة الشنيعة بين اهل السنة والشيعة فهو المجدد المسدد على راس المائة الثالث عشر من

ہمارے بیچ مین اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ مین گہر کے اندر سے اور باہر سے
ہم تک پہونچاتے ہین جو رات دن مین آپ سے اونہون نے فیض پایا ہے اللہ تعالے اس مصنف کی
سعی کا عوض دیوے اور اونکے ساتہ اپنی رضامندی کا ذکر کرے اون لوگون کے پاس جو اوسکے
نزدیک ہین اور اپنے کرم سے اونکی آرزو تک اونکو پہنچاوے اور اللہ کی جن نعمتون کے وہ امیدوار
ہین وہ نعمتین اللہ اونپر پوری کرے اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کے وسیلہ سے
جن کو اوسنے چن لیا اور پسند کیا ہے اور چن لیا ہے اونپر اور اونکی آل واصحاب اور احباب پر
اللہ کی رحمتین اور بہت بڑے درجہ کی سلامتیان اللہ کی طرف کی لکہا یہ اپنے قلم سے فقیر
حقیر حیدر علی نے اللہ اوس کے گناہون کو معاف کرے اوسنے یہ لکہا جب ہند کی طرف
دوبارہ سفر کیا سنہ ۱۲۹۳ ہجری —

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جیسا حق ہے اوس کی تعریف کا اور اللہ کی بہت بڑی رحمت ہو اوسکے پیارے
بندے **محمد** پر اور اونکے بعد اونکی آل پاک پر اور بعد اوسکے یہ ہے کہ مینے دیکہا اس نمونہ کو جو ملا ہوا ہے
اون کتابون سے جو مقصود مین بہت خوب ہین اور اور کتابون سے جو مرغوب ہین اور عجب عجب
رسالے اور جواب مسئلون کے تو مینے پایا اوسکے مصنف کو عالم اہل بیت کا پہیلانے والا شریعت کا مددگار
طریقت کا بڑا علم والا بڑا سمجہنے والا تمام امت کے دینی علوم کا اور خاص حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور علی مرتضیٰؓ صاحب فتوت اور امامت اور کرامت کے اہل بیت کے علوم کا اور اسؑ نے
مین تمام دنیا کے علماء دین مین سے اوسپر خوب طرح اس آیۃ کا مضمون صادق آتا ہے کہ اگر یہ نہو تا کہ اللہ
دفع کر دیتا ہے لوگون کو ایک کے باعث سے ایک کو تو بیشک زمین خراب ہوجاتی ولیکن اللہ فضل والا ہے
سب جہان والونپر اور اس حدیث کا مضمون بہی اوسپر صادق آتا ہے کہ اللہ اوٹھاویگا اس امت کے
کے لئے ہر سو برس کے آخر اوس شخص کو جو اوس کے امر دین کو اوسکے لئے تازہ کردیگا پس امید رکہی جاتی
ہے کہ اللہ تعالے اوسکی جہت سے دفع کردے اس برے فساد کو جو سنیون اور شیعون کے بیچ مین ہے تو وہ

من الهجرة لهذه الامة امر دينها تبيينا وتدوينا من طريق اهل البيت الطاهرين بروايات اهل
السنة والجماعة وقد ذكروا ان على راس المائة الاولى كان مجدد امر الدين لهذه الامة
من اهل البيت الامام محمد بن على الباقر لعلوم الدين رض وعلى راس المائة الثالثة ولده
حفيده الامام على بن موسى الرضا رض ثم ظهر فى هذه الامة المجدد لعلوم اهل البيت رض
تدوينا وتبيينا على راس الثالث عشر المائة سنة وقد قال فى مقال انى فاطمى من جهة ابى وامى والله
المؤيد المسدد المشيد اللهم فعجل من اتمامها وحسن اختتامها امين يا الله قاله
بفمه ورقمه بقلمه احقر خلق الله الافقر الى رحمة الله عبد الله الحسينى عفا عنه الله

شكر الله مساعيك — واعطاك مرامك
وتولاك وارضاك — كما ارضى امامك
وسلام يغشاك — ومن كان امامك

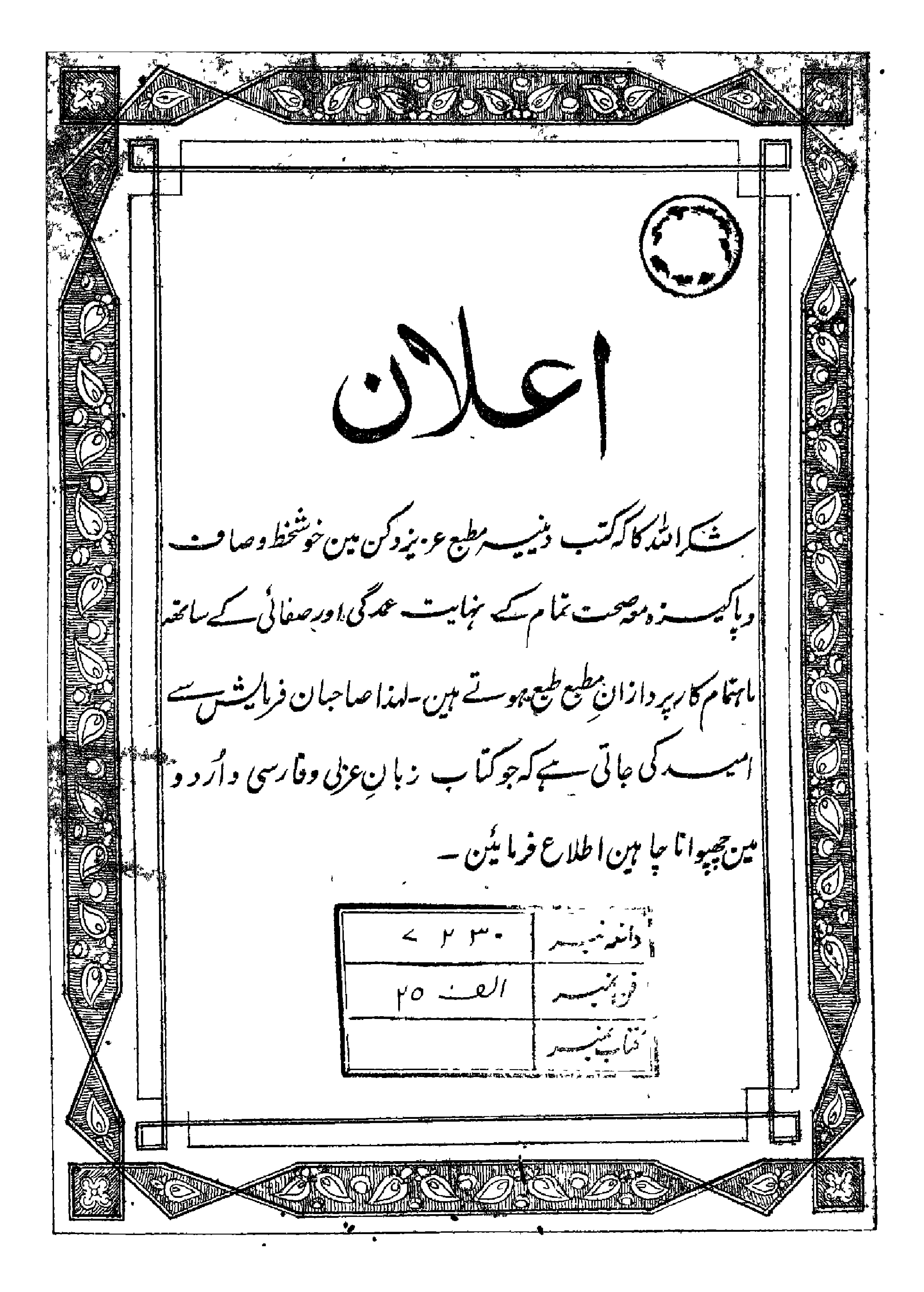
(الكاتبها محمد بن عقيل بن يحيى علوى) بحيدراباد الدكن

سنة ١٣١٢

تیرہوین صدی ہجری کے آخر مین نئے سرے سے تازہ کرنے والا ہے ٹہیک طرح پر بتانے والا ہے دین کی باتون کا بیان کرکے اور جمع کرکے اہل بیت پاک کے وسیلہ سے جو روایتین اہل سنت وجماعت کو پہونچی ہین اور علماؤن نے ذکر کیا ہے کہ پہلی صدی کے آخر مین اس امت کے واسطے امر دین کے تازہ کرنے والے اہل بیت مین سے امام محمد بن علی باقر تہے جو دین کے علوم کی باریکیان نکالنے والے تہے اور تیسری صدی کے آخر مین اونکے پوتے کے بیٹے امام علی بن موسی رضؓا تہے پہر اس امت مین ظاہر ہوا تازہ کرنے والا علوم اہل بیت کا جمع کرکے اور بیان کرکے اِس صدی کے آخر مین اور اونھون نے اپنے ایک بیان مین کہا مین فاطمی ہون اپنی دادی اور نانی کی طرف سے اور اللہ مدد کرنے والا ہے ٹہیک راہ بتانے والا ہے مضبوط کرنیوالا ہے یا اللہ اب جلد اِن کتابون کو اپنے فضل سے اچہی طرح تمام کردے آمین یا اللہ ۔ اِس بات کو اپنے منہ سے کہا اور اپنے قلم سے لکہا اللہ کی سب خلق سے زیادہ حقیر اور اللہ کی رحمت کے بہت محتاج عبداللہ حسینی نے اللہ اوسکے گناہ معاف کرے ۔

اللہ عوض دیوے تیری سعی کا اور تیرا مقصد اللہ تجکو دیوے اور تیرے کامونکا بنانیوالا ہووے اور تجکو خوش کرے جیسا تیرے امام کو خوش کیا اور میرا سلام تجکو گھیر لیوے اور اونکو جو تیرے آگے ہین ۔

یہ شعرین تقریظ کے عالم عرب سید محمد بن عقیل بن یحییٰ علوی کے ہین



اعلان

شکر اللہ کا کہ کتب دینیہ مطبع عزیز دکن مین خوشخط وصاف وپاکیزہ مصحح تمام کے نہایت عمدگی اور صفائی کے ساتھ باہتمام کاربردازان مطبع طبع ہوستے ہین۔ لہذا صاحبان فرمایش سے امید کی جاتی ہے کہ جو کتاب زبان عربی وفارسی واردو مین چھپوانا چاہین اطلاع فرمائین۔